

پیر چوگل، ہینگ انرجی، یوسوگی ریکی، چنا ٹرم، یوگا، فکر قمرانی، اروما قمرانی،  
مراقبہ، میگنٹ قمرانی، مائنڈ پاور، چچی پاور، این ایل بی اور دیگر ماورائی علوم پر  
مستند تحقیقی مضامین پر مبنی اردو میں پہلی تصنیف

# پیرانارمل علوم کا خلاصہ

از افادات

حکیم غلام سرور شباب

شائع کردہ

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

ادارہ فیضانِ روحانی پاکستان (معروف سابقہ راجہ لکھنوی فاؤنڈیشن)  
0300-2222222-0300-2222222-0300-2222222

Website: [www.roohaniyat.com](http://www.roohaniyat.com)





## انتساب

روحانیت کے متلاشی ان تمام افراد کے نام !!

جو ابھی روحانی رہنما کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور منزل سے کوسوں دور ہیں۔

روحانیت ان تمام مسافروں کے نام !!

جو اُن دیکھے چوراہے پر بٹیاں کھڑے کسی مصحوبی راہنما کے منتظر ہیں۔

آرزوئیں بہت بے جا ہو جاتی ہیں، یوسفؑ کی خریداری کو ایک بڑھیا بھی تو

تفکیقی، وہ یوسفؑ کو خریدے تو نہ کسی گمراہوں کو کھانا کھاتے دے گئی اور ہمیں راستہ دکھا گئی۔

کیا ہم روحانیت کے حصول کے لیے اُس بڑھیا کی طرح جو یوسفؑ کے

خریداروں میں تھی تھوڑی سی آرزو بھی نہیں کر سکتے۔ ہم روحانی مسافر تو نہیں اسبابِ خود بخود پیدا

ہوتے جائیں گے۔ آئیے ہم نئے عزم، جواں جذبوں، اپنی انگلیوں کے ساتھ سفر شروع کرتے ہیں

روحانیت تو خود ہماری کشاکی ہے، ہماری اپنی طلبِ حصولِ منزل کے لیے روشنی راستہ ہے۔

آؤ !!

اس راستہ پر گامزن ہو جائیں تاکہ منزل کا حصول ممکن اور یقینی ہو جائے۔

آپ کا اپنا قلم

عقلمند عموامی، مفسر

حکیم غلام سرور شیب

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں



|          |   |                                  |
|----------|---|----------------------------------|
| نام کتاب | — | ہی انارٹل علوم کا خلاصہ          |
| مصنف     | — | حکیم غلام سرور شیب               |
| کمپوزنگ  | — | شہزادہ گلبرگ احمد۔ سعد اللہ بانس |
| ڈیزائننگ | — | محمد انور ندیم (ایم۔ اے۔ لیڈ)    |
| سرسامی   | — | مئی 2007ء                        |
| ایڈیشن   | — | اول                              |
| تعداد    | — | ایک ہزار                         |
| صفحات    | — | 288                              |
| سائز     | — | 8 1/2 x 5 1/2                    |
| قیمت     | — | 250/- روپے                       |
| مطبع     | — | اکبراشین پرنٹرز، ایک روڈ لاہور   |

شائع کردہ

اعزیز انشٹی ٹیوٹ آف ہی انارٹل سائنسز۔ حویلی کھار (اوکاڑہ)

ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان کی ممبر شپ اختیار کرتے

درحقیقت تکی و روحانی علوم و فنون کی اشاعت میں مدد دیتا ہے۔

ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان  
© خلاصہ اسلام گریجویٹ کمالیہ  
فون نمبر 044-4008534

Website: www.roohaniyat.com

| شمار | عنوانات                           | صفحہ | شمار | عنوانات                               | صفحہ |
|------|-----------------------------------|------|------|---------------------------------------|------|
| 1    | انتساب                            | 3    | 24   | ذکر کی گزشتہ                          | 33   |
| 2    | اپنے اندر خوشبو پیدا کریں         | 4    | 25   | کاکت کا بیج سے تھری مال ہی ہیں        | 34   |
| 3    | اماوشن                            | 4    | 26   | دینی بیماریاں                         | 34   |
| 4    | انہی تھکر                         | 10   | 27   | پہر چکل ہلنگ انری ملریت علاج          | 34   |
| 5    | منہ کھلی                          | 14   | 28   | پیلے دھبے علاج کا طریقہ کار           | 36   |
| 6    | کچھ اپنے اندر امن مندر کی باتیں   | 17   | 29   | درجات کا مختصر تعارف                  | 37   |
| 7    | بی اما مل سائز کیا ہیں؟           | 20   | 30   | علاج میں انری درجہ کار کردار          | 38   |
| 8    | برقی لہروں کی دنیا - پائٹی شعاعیں | 22   | 31   | شلتاد اور آئرو                        | 43   |
| 9    | آرکسٹرس شعاعیں - موسیقی شعاع      | 23   | 32   | گروپ ہلنگ کے لئے                      | 46   |
| 10   | دائرہ شعاعیں - لفظی شعاعیں        | 23   | 33   | انری ہال کے ذریعے علاجی علاج          | 47   |
| 11   | کاسک شعاعیں - ریڈیو شعاعیں        | 24   | 34   | انسان اور پہر چکل انری                | 48   |
| 12   | قری شعاعیں                        | 25   | 35   | پہر چکل ہلنگ انری کیا ہے؟             | 49   |
| 13   | انکس - ریڈیو شعاعیں               | 27   | 36   | پہر چکل ہلنگ انری کے درجات            | 51   |
| 14   | ریڈیو مہاراج - شعاعی تشعشع        | 28   | 37   | پہر چکل ہلنگ انری کے فوائد            | 53   |
| 15   | ریڈیو انری راج                    | 29   | 38   | پہر چکل ہلنگ انری                     | 53   |
| 16   | پہر چکل ہلنگ انری ویز             | 29   | 39   | پہر چکل ہلنگ انری کے مہربوں           | 54   |
| 17   | پہر چکل ہلنگ انری کے فوائد        | 30   | 40   | دوران مہربوں محسوسات و مشاہدات        | 55   |
| 18   | پہر چکل ہلنگ انری                 | 31   | 41   | کیا پہر چکل ہلنگ انری کے مہربوں       | 57   |
| 19   | خیال کیا ہے؟                      | 31   | 42   | تھلر بننے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہوگا | 58   |
| 20   | سینس انری لیلڈ                    | 32   | 43   | کیا ہلنگ کے معجزات ایسی ہیں؟          | 58   |
| 21   | ذکر کیا ہے؟                       | 32   | 44   | کیا اس کا خاص مذہب سے تعلق ہے؟        | 59   |
| 22   | ایچ ایس پی (HSP)                  | 33   | 45   | ریڈی Reiki                            | 60   |
| 23   | ذکر کی چیز سے کیا ہے؟             | 33   | 46   | لا انری کارڈ کی کیا ذات ہے؟           | 62   |

## اپنے اندر خوشبو پیدا کریں

اگر پھول میں خوشبو ہو تو کسی بھی ذی روح کا متوجہ ہونا فطری عمل ہے۔ انسان میں بھی ایک خوشبو ہوتی ہے اس کے اوصاف کی خوشبو جس کی ہلک لوگوں کو اس کی جانب متوجہ کر کے اس کا رویہ بناتا ہے۔ آپ نے یہ خوشبو اپنے وجود میں پیدا کرنی ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو اپنے وجود کے اندر موجود گندگی کو صاف کرنا ہوگا۔ غیر کو مکمل صحت مند توانا رکھنا ہوگا۔ جب آپ کا ضمیر آپ کے جملہ جذبات سے اپنے حسب شکا کام لینے لگے تو آپ کچھ عرصے کے لئے اپنے اندر کے درد سے پرہیز حاصل کر لی ہے اور آپ اپنے عزم کی تکمیل میں سفر جاری رکھ سکتے ہیں

## ہمارا دشمن

انہی جتنی ناشدہ جھوٹ، شہوت، غصہ، حرص، یہ سب کے سب نشان ہیں، اشارے ہیں۔ موذی امراض کی علامت ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں کہ ان علامات کو ختم کیا جائے۔ یہ علامات تو ہمیں آگاہ کرتی ہیں کہ ہمارے باطن میں کوئی دشمن چھپا ہوا ہے۔ وہ دشمن کون ہے؟ ہمارے اندر چھپا ہوا ہمارا دشمن دراصل ہمارے اپنے آپ سے اپنی ذات سے عدم آگاہی ہے۔

|     |                                          |     |     |                                          |
|-----|------------------------------------------|-----|-----|------------------------------------------|
| 92  | دل کی جھل بھی خدا کی شاہکار موند ہے      | 115 | 102 | اسحق بن یحییٰ اسحاق لوندیکل قریح         |
| 93  | دل کا جھل بھی کلام                       | 116 | 104 | نہم کیا ہے؟                              |
| 94  | دل کا جھل بھی کلام                       | 117 | 105 | لاشعور شعور کو کیا اطلاعات دیتا ہے؟      |
| 95  | دل کا جھل بھی کلام                       | 118 | 105 | شعور مدہ ہے                              |
| 96  | دل پر اندھ توبی کے دھوکہ                 | 119 | 110 | لاشعور کی عقل کی کیمرہ کی ہے؟            |
| 97  | اروہ قرائی                               | 120 | 113 | لاشعور سے کائنات کیسے بنی؟               |
| 98  | اروہ قرائی کیا ہے؟                       | 121 | 113 | لاشعور کی عبادی وجود کا ناقص ہے          |
| 99  | اروہ قرائی تاریخ کے آئینے میں            | 122 | 113 | تمام کائنات کا لاشعور ایک ہی ہے          |
| 100 | عرقہ Essential Oils کیا ہیں؟             | 123 | 114 | لاشعور کا جھل بھی شعور کا جھل ہے         |
| 101 | اروہ قرائی کی روحانی قیود                | 124 | 115 | لاشعور کی اس سے قبل تمام ہر دہم رشتہ ہیں |
| 102 | عملی اروہ قرائی                          | 125 | 117 | شعور اور مدہ                             |
| 103 | ماس (Massage)                            | 126 | 117 | وقت کیا ہے؟                              |
| 104 | فصل (Baths)                              | 127 | 118 | لشعور کی پاؤں زانیت                      |
| 105 | سائنس اور ہمارے                          | 128 | 118 | زمانہ غیر متواتر                         |
| 106 | چہرے اور ہاؤس کے لئے                     | 129 | 118 | زمانہ متواتر                             |
| 107 | ادوہ کیا ہے؟                             | 130 | 118 | عالم کھوت اور عالم کھوت                  |
| 108 | دماغ کیا ہے؟                             | 131 | 119 | انسان کیا ہے؟                            |
| 109 | دماغی امیر                               | 132 | 120 | تین اقل درجے کی انجیز                    |
| 110 | زورِ اعظم کا کائناتی تصور اور تصورِ مردم | 133 | 125 | کون قرائی رنگوں سے طلاق                  |
| 111 | ہیوانوں اور ہیوانیوں کوئی قریح           | 134 | 126 | رنگوں کا حواص                            |
| 113 | آنکھیں بولتی ہیں                         | 157 | 146 | بین یا نگ اور اندر                       |
| 116 | رب العالمین                              | 158 | 147 | بین یا نگ اور انسان                      |
| 117 | کائنات کا علم                            | 159 | 147 | عمر سے طرب کے دہانہ پر احاطہ کرنا        |
| 118 | مشقی                                     | 160 | 150 | نظر نگ جا!                               |
| 119 | مادہ رانی دنیا                           | 161 | 151 | قلب کی طرف سے مرست کریں                  |

|    |                                   |     |     |                                      |
|----|-----------------------------------|-----|-----|--------------------------------------|
| 47 | رنگ کے پانچ روحانی اصول           | 68  | 66  | رنگ کا کاسٹر                         |
| 48 | رنگ کیا ہے؟                       | 69  | 68  | ماضی حال مستقبل اور رنگ              |
| 49 | رنگ کا سلب ہوتا                   | 70  | 68  | رنگ کے ساتھ Adjust کرنے کا طریقہ     |
| 50 | رنگ کا قیام                       | 71  | 69  | چنانچہ                               |
| 51 | رنگ کا طریقہ طلاق                 | 72  | 70  | چنانچہ کی ابتدائی تاریخ              |
| 52 | پیدا اصول                         | 73  | 72  | شعبہ ہادی اور چنانچہ                 |
| 53 | دور اصول                          | 74  | 72  | ایک لکھائی کی وضاحت                  |
| 54 | تیسرے اصول                        | 75  | 73  | چنانچہ اور جہانم                     |
| 55 | چوتھا اصول                        | 76  | 73  | چنانچہ کا استعمال                    |
| 56 | پانچواں اصول                      | 77  | 74  | چنانچہ اور مسائل کامل                |
| 57 | رنگ کے متعارف                     | 78  | 74  | عملی تربیت کہاں سے حاصل کریں         |
| 58 | رنگ کا پیدا ہونے کا طریقہ         | 79  | 75  | مردوں کی طبیعت پر چنانچہ اور چنانچہ  |
| 59 | رنگ کا دوسرا درجہ پیدا ہونے       | 80  | 75  | عقوبت کی طبیعتی امراض اور چنانچہ     |
| 60 | چھوٹے رنگ کے Cho ku Rei           | 81  | 77  | بستر کی طبیعت اور چنانچہ             |
| 61 | سے ہے۔ Sel Hei ki                 | 82  | 77  | ادوہ کی زندگی اور چنانچہ             |
| 62 | اونٹان سے شہر۔ Hon Sha Ze Sho nen | 83  | 78  | چنانچہ قرائی سے روزمرہ مسائل کا علاج |
| 63 | ادوہ کی کوئی Dai Koo Meo          | 84  | 79  | سیکھت قرائی                          |
| 64 | رنگ کی سبب اور کھلی حفاظ          | 85  | 80  | سیکھت کیا ہے؟                        |
| 65 | سبب کیا ہیں؟                      | 86  | 80  | علاج کے ابتدائی زندگی پر اثرات       |
| 66 | رنگ اور حیوانات و نباتات          | 87  | 81  | علاج کی طبیعت طلاق                   |
| 67 | رنگ اور سبب                       | 88  | 82  | علاج کی طبیعت میں احتیاط             |
| 89 | انکھ پر اثر                       | 112 | 95  | میں ناکل سائنس کی طبیعت              |
| 90 | دل کا روحانی پہلو                 | 113 | 97  | شعور کیا ہے؟                         |
| 91 | دل کی سائنس                       | 114 | 100 | لاشعور کیا ہے؟                       |

|     |                                      |         |                                  |
|-----|--------------------------------------|---------|----------------------------------|
| 140 | ایک سائنس                            | 162 153 | مکئی ٹکی پر لکھی چلو             |
| 141 | مول دھار پکرا                        | 163 154 | غوثی خوشی کھانا پکا              |
| 142 | شواہد تھنا سوریہ بن پکرا             | 164 154 | چھان بینیں مراقبہ                |
| 143 | مٹی پر پکرا                          | 165 155 | چھٹی کوکھ                        |
| 144 | انارٹ پانا تھا پکرا                  | 166 155 | شک ای (ڈی ٹی لک باری)            |
| 145 | دوسرا دوسرا (دشمنی) پکرا             | 167 155 | پاک (آخروائی گرام)               |
| 146 | اشن یا اجنا (آگیا) پکرا              | 168 155 | کی کوکھ (Qigong)                 |
| 147 | سورہ پکرا                            | 169 156 | تائی چی (Tai Chi)                |
| 148 | روپ سحر دھیان                        | 170 156 | Kinesiology                      |
| 149 | زہ پستہ دھیان                        | 171 157 | طبی دشمنی اور چٹانم              |
| 150 | کنڈائی شتی کیا ہے؟                   | 172 157 | ایک کچھ                          |
| 151 | یوگا کی ایک خاص مشق تھا یوگ          | 173 158 | یوگا کے تائی کے سوچ              |
| 152 | یوگا کے حاصل ہونے والے فوائد         | 174 159 | انسان کا جسم لطیف بین میں لی جسم |
| 153 | انسان کے گرد روشنیوں کا پلہ          | 175 160 | روشن دھندلہ پلہ                  |
| 154 | انسانی ہاتھ اور سات جسم کی توانائیاں | 176 161 | تقی ادوار                        |
| 156 | کائناتی توانائی                      | 177 161 | توت کا سینہ                      |
| 176 | اصل جسمانی وجود                      | 199 191 | جیاتی ہوا                        |
| 179 | جیاتی جسم                            | 200 191 | جیاتی سرک                        |
| 180 | انجری ادوار                          | 201 192 | Open psychics                    |
| 181 | تقریبی جسم                           | 202 194 | انجری علاج                       |
| 182 | جسم لطیف                             | 203 195 | میگنیٹک طریقہ علاج               |
| 183 | انوار کے ذریعے پانچوں کی کائنات      | 204 195 | ایٹھری روابط                     |
| 184 | انوار برائے صحت                      | 205 196 | تائی دھندلے                      |
| 185 | روشنی کی شہ                          | 206 196 | تائی دھندلے انوار                |
| 186 | لطیف جلد                             | 207 197 | علامات بین Symbols               |

|     |                                 |         |                                  |
|-----|---------------------------------|---------|----------------------------------|
| 186 | لطیف جلد                        | 207 197 | علامات بین Symbols               |
| 187 | کرلین فوگرافی                   | 208 198 | طاوت                             |
| 188 | سورہ اور انوار                  | 209 200 | رنگ Colour                       |
| 189 | ماہی انطرت و احیات کا تصور      | 210 200 | رنگ سائنس آواز اور خوشبو         |
| 190 | انوار اور پکرا یا چٹان          | 211 202 | انوار کی اصل اور طاوت            |
| 191 | ریح کی پٹی کا پکرا              | 212 204 | انوار کو پکرا سادہ دیکھا         |
| 192 | مقدس پکرا                       | 213 204 | قرآن اور سائنس                   |
| 193 | دل کا پکرا                      | 214 204 | پانچوں کی کائنات اور روحانی نقطہ |
| 194 | گلے کا پکرا                     | 215 205 | نیر و کھٹک پر کرائنگ (NLP)       |
| 195 | چٹائی کا پکرا                   | 216 205 | پہلا دروازہ یقین                 |
| 196 | سر کا پکرا                      | 217 205 | شکت اور انوار کی لہریں           |
| 197 | انوار کی رقم                    | 218 206 | برسور انوار کی انجلی             |
| 198 | انجری جیوی کوئی چاروں کیسے کریں | 219 207 | کیا آپ جانتے ہیں                 |

امین

## اظہار تشکر

میں اپنے تمام مشفق و مہربان احباب اور تلامذہ کا صمیم قلب سے سپاس گزار ہوں جنہوں نے ”ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان“ کی باضابطہ سرپرست و انتظامی اور روحانی علوم و فنون کی ترویج و ترقی اور اشاعت میں میرے ساتھ شامل ہوئے۔

## تلامذہ معاونین

- 1۔ ذیشان رشید۔ لاہور
- 2۔ محمد شجاع الدین۔ کوئٹہ
- 3۔ حاجی علی مراد ناگی۔ گھوٹکی
- 4۔ ذیشان گلزار۔ جہلم
- 5۔ خادم حسین سیال۔ جھنگ
- 6۔ حافظہ محمد شیب۔ انور۔ بہاول پور
- 7۔ عبدالغفار۔ لاہور کینٹ
- 8۔ منظور احمد۔ ملتان
- 9۔ قاری محمد یونس۔ کراچی
- 10۔

## مسیحائے دوران

عالی کتاب حاجی پیر سر فرراز احمد، سنی، نقشبندی، ربکی اینڈ سپر چکل بھٹرا ناٹون شپ لاہور سے ”پیر لادامل علوم کا خلاصہ“ کے بارے میں اپنے تاثرات یوں تحریر فرماتے ہیں

زندگی اپنی تمام تر نعمتوں کے ساتھ رواں دواں رہتی ہے۔ اور آدمی اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لاتا رہتا ہے اور وقت کا پیہر بھی جاری و ساری رہتا ہے۔ آدمی اپنے شب و روز اچھی، بُری کیفیت میں گزارتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ محسوس کرتا ہے کہ اب جسم میں توانائی کی کمی ہو رہی ہے۔ جلد محسوس آتی ہے۔ اب نئی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے اور میں سے وہ رنجیدہ اور ملول رہنے کو اپنا شعار بنا لیتا ہے۔ دوست احباب اس کو دیکھ کر اس کی خیر و غایت طلب کرتے ہیں۔ تو جواب ملتا ہے کہ یا اب سارے جسم میں درد رہتا ہے رات کو نیند نہیں آتی اور کبھی کبھی تو اس قدر الجھن ہوتی ہے کہ شریک حیات سے بھی الگ جاتا ہوں۔ محض دوست احباب مشورہ دیتے ہیں کہ کبھی کسی ڈاکٹر سے رجوع کرو۔ تو جواب ملتا ہے کہ اس منگائی کے دور میں ڈاکٹروں کی فیس ادا کروں یا بچوں کے تعلیمی مسئلہ کو جاری رکھوں کیا کروں؟ دماغ سوچ سوچ کر ماؤف ہو جاتا ہے۔ کچھ مجھ میں نہیں آتا۔

پھر ایک دوست بتاتا ہے کہ یا آج کل تو دنیا میں بہت سے متبادل طریقہ ہائے علاج موجود ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ مینجے ڈاکٹروں اور نمکیوں کے چکر میں پڑیں۔ اب تو لوگ ”ربکی دینا نوم بھر قمر الہی“، ”سینٹ قمر الہی“، ”اروہ قمر الہی“ وغیرہ کے ذریعے علاج کو اپناتے ہیں۔ پھر دوست اسے مسیحا کے دور میں ڈاکٹر، حکیم، مدبر، علوم و فطریہ غلام سرور شاہ صاحب سے علاج کا مشورہ دیتے ہیں کہ آپ متبادل طریقہ ہائے علاج میں شامل ہیں ویشا لوگ آپ کے علاج سے بالفعل ندامت مند و توانا ہو چکے ہیں۔ حالات کے ستم رسیدہ یا سحری و آئینی سریش یا پھر اپنے ہی عزیزوں کی ریشہ دوانیوں کے گزندہ ہوں بھی جناب شاہ صاحب سے روحانی فیض پا کر صحت یاب ہو جاتے ہیں اور زندگی سے نئی دگر پرواں دواں ہو جاتی ہے۔ یہ مختصری کرودا ہے مسیحا

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما۔ آمین

دورائ کی جیسے پوری دنیا میں لوگ حکیم غلام سرور شہاب کے نام سے جانتے ہیں۔

میری ذاتی رائے میں حضرت شہاب صاحب اس سے بھی کئی زیادہ آگے ہیں۔ کیونکہ آپ روحانی حکیم بھی اور جسمانی طبیب بھی ہیں اور ساتھ ساتھ متبادل طریقہ ہائے علاج کے ماہر بھی ہیں۔ آپ ربیکا، ہیرپنک، ہیلنک، انری، چنانٹوم، بکر قرانی، مینٹ قرانی، اردو قرانی، ہشون قرانی، یوگا ہمارا، قہیہ علوم سے نئی نوع انسان کی ذہنی، نفسیاتی، روحانی اور جسمانی تکالیف کا علاج کرتے ہیں۔ اور برعکس اس حقیقت کا معترف ہوں کہ آج کے دور میں ایسا فہم وادراک آپ کے پاس دیگر ماہرین سے ہوا ہے۔ علاوہ انہیں آپ نہایت ہمدرد، فہم گسار دوست اور انسانیت سے پیار و محبت کرنے والے عظیم شخص انسان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں جناب شہاب صاحب کو ”سمجھائے دوراں“ کہتا ہوں۔

آپ سے ایک زمانہ فیض یاب ہو رہا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں عزیز پاکستانی نہیں، پوری دنیا میں موجود ہیں اور کئی بات آپ کی ہر دل مرزئی کا منہ بولا ثبوت ہے۔ شاید کچھ احباب کو بتلانی کی وجہ سے میری یہ بات اچھی نہ لگے کہ قریبوں کے بٹل ہانڈہ دینے گئے ہیں مگر میری نگرش آپ کے علاوہ اور کوئی ایسا ”سمجھائے دوراں“ نہیں گزرا۔

ایک دفعہ جب آپ بھی جناب شہاب صاحب سے ملیں گے تو انشاء اللہ ان کے لیے میری طرح آپ کے بھی کئی جذبات و خیالات ہوں گے۔ اس سلسلہ میں صرف چند اہل علم مشہور احباب کے اسمائے گرامی آپ کی تقبلی کے لیے تحریر کرتا ہوں۔ جو میری طرح موصوف کے گرویدہ ہیں۔ فقیر غلام الرسول سین عارفی نقشبندی لاؤ کا نہ سندھ، حضرت علامہ بی صوفی نے بڑے ماہر باطنی، بیچہ وطنی، الی، ج حضرت بی صوفی محمد امین سیلی نقشبندی سروردی قادری چشتی کویت، حکیم سید جعفر شاہ بخاری، حکیم سید شفقت علی بخاری بہاول پور، حکیم سرور احمد ابدولمان، جناب علی افغان لاہور حافظہ برآمد لاہور، ڈاکٹر سید شفقت حسین جعفری، جہلم، حاجی نذیر حسین، صاحبزادہ محمد طاہر صدیقی لندن، انگلینڈ، ڈاکٹر شبیر حسین زبیب لی ایچ ڈی گلاسکو انگلینڈ، جناب سید جعفر الازہر آبادی

نیو جرسی امریکہ، ڈاکٹر محمد عمران چوہدری امریکہ، بیچ عبدالرزاق لاہور، حضرت علامہ بی مفتی محمد عبداللہ چشتی لاہور، ڈاکٹر مسعود احمد ملک لاہور، سید ضیاء عام حیدر بخاری لاہور، سید مجاہد صلیح ملک لاہور، جناب کرنل کھنواڑ پرونک ویدہ پلاہور، بیچ عمر حیات عمر لاہور، ایس بی رنجیتر ملک محمد اکبر اعوان لاہور، عامل محمد صدیق صابری لندن حاصل پور، صوفی میاں نیاز احمد جوہلی لکھنؤ، بیچ محمد شہزاد جیلانی القادری گنیم اکاڑہ کینٹ، قادری عبدالملک خان ساہیوال، حضرت بیچ سید وارث علی شاہ جیلانی القادری فیصل آباد، محترمہ سیدہ تنیسہ شہزادی لندن برطانیہ محترمہ محمودہ کوثر کینڈا آغا سید منور رضا زیدی دہلی، حکیم سید اعجاز حسین کالپی وزیر آباد، سید اعجاز حسین نقوی لاہور، جناب محمد صدیق انکب محمد قاروق قادری چشتی لاہور، اعجاز اللہ بیگ گلگت شمالی علاقہ جات۔ اور بہت سے نام ہیں جن سے میں واقف نہیں ہوں۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام دینی و دنیاوی معاملات میں سرشار فرمائے۔ آمین تم آمین

حاجی سرور احمد سیلی نقشبندی

370/15-B-1 لاہور

## من گفتنی

ہر وہ علم سائنس کے دمرے میں آتا ہے جو فکر و تخیل اور ذہن کو یقین کا حسن دیدے تو ہمارے ذہن کی صلاحیتیں اسے حقیقت کا روپ دینے کی کوشش میں سرگرواں ہو جاتی ہیں۔ سائنس دراصل ان مادی اور غیر مادی اشیاء کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ جس کے بارے میں یقین کرنا ناممکن ہو۔ مثلاً ایک صدی قبل اگر سائنسدان یہ کہتا کہ ہزاروں میل کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے شخص کی تصویر آپ صرف ہوا و ہواں لہروں کے ذریعے اپنے اپنے بند مکان میں دیکھ سکتے ہیں یا آج یہ جو شخص آپ کے سامنے زندگی کی مستقیم سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ مرنے کے بعد بھی آپ اس کی زندگی کے ان لمحوں کو دیکھ جاسکتا دیکھ سکتے ہیں۔ یقیناً لوگ اس سائنس دان کو پاگل کہتے، کیونکہ یہ ناممکن تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن آج آپ کے دربارہ یہ سب حقیقت ہے۔ یہ سب انسان کی ذہنی بلند پروازی کا حاصل ہے، ہر ناممکن کو ممکن کر دیکھا۔

کیا آپ نے کبھی اپنے وجود کا۔۔۔ مطالعہ کیا ہے۔ اپنے جسم اور اس کے غلیوں میں پوشیدہ و ظہور کو جاننے کی کوشش کی ہے۔ آپ کے وجود میں کئی بڑے اسرار تو ہیں مگر جس کے بارے میں شاید آپ یقین نہ کریں۔ کیونکہ یہ بھی سائنس ہے۔ سائنس انجانی، نامہونی چیزوں کی جانب صرف اشارہ کرتی ہے۔ تلاش کرتا انسان کی ذہنی صلاحیتوں کی تعمیر ہے۔

آپ یقین کریں کہ یہ جو آپ کا وجود ہے یہ صرف گوشت و پوست کی عمارت نہیں ہے۔ یہ اپنے اندر بے شمار اسرار رکھتے ہوئے ہے ان اسرار کی کھوج آپ کے لئے ایک انجانی طاقت کا سراغ ہے۔ اس وجود میں ایک ایسی عجیبی طاقت ہے جس کے ذریعے آپ دنیا کو نظیر کر سکتے ہیں اور یہ بھی نہیں کہ یہ غیاطم ہے۔ ہم آپ کو سیکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ علم صدیوں سے انسان کو مادیاتی مخلوق بنانے ہوئے ہے۔ کیونکہ یہ علم عام حضرات کی سوچ میں اختصار برپا کر دیتا ہے۔ وہ یقین اور غیر یقینی کیفیت کے درمیان وقت سے آنکھ مٹولی کھیتا رہتا ہے۔ ان دیکھی چیزوں پر یقین کر لیتا ہوں بھی آسان نہیں ہوتا۔ وہ دہرائے ہوئے ہیں جو قدرت کے

اشارے پر زندگی کو کھوج کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ایسے دیوانے ہی دنیا کی تعمیر کرتے ہیں۔ تجسس، دیوانگی میں اور جو دیوانگی جنون میں دھل کر مصروف جہد بن جاتی ہے اور ارادہ پشیمان، سبکی لوگ وہ عظیم کارنامے بنائے سر انجام دیتے ہیں جو عام لوگوں کے لئے ناممکن ہوتے ہیں۔

یہ انسان جو دنیا کو نظیر کرنے کے خواب آگھوں میں سمجھے جہد سفر ہے۔ مگر یہ اپنے اندر کی عقلی قوت کو نظیر کر لئے تو دنیا کی تمام رنگینیاں پھیلکی و پچھ محسوس ہونے لگیں گی چنگا اس قوت کے لئے کسی سائنسی آلات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ قوت انسان کے اپنے وجود کے اندر ہے۔ ان پر اسرار قوتوں کے مالک ہر قوم ہر ملک، ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے نام اور ان کی صفات اور ان کی تعریف کو بدل دیتے ہیں۔ کیونکہ اس علم کے جاننے والوں کی تعداد اس قدر کم ہے کہ لوگ انہیں مادیاتی مخلوق تصور کرتے ہیں۔

روحانی قوت کیا ہے؟ روحانی علوم کا سرچشمہ اول انسان کی اپنی ذات ہے۔ اپنے وجود کی متناہییت ہوتی ہے اور جب وہ علم کی منزل سر کر لیتا ہے تو وہ ولایت کی منزل میں قدم رکھتا ہے۔ پھر کائنات کی باتوں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے مالک حقیقی سے رجوع ہونے کی ترنا محسوس کرتی ہے۔ یہ انسان کی اپنی گون اور علم کی سچائی پر محض ہوتا ہے اور وہ اپنے مقصد میں کس قدر وقت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ مادیاتی علوم سے متعیش ہونے کے لئے مذہب مفرقے، رنگ نسل کی کوئی قید نہیں ہے اسے ہر شخص ہر اہل آرزو دیکھ سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے ہر انسان اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتا ہے روحانی قوت کو ہر اہل مذہب تسلیم کرتا ہے۔ کوئی غریب طور پر اس کا انکار کر لیتا ہے اور کوئی ایل و وجہت کے بعد۔

اس لئے ہم اس بحث میں نہیں الجھیں گے کہ ہندو، عیسائی، بدھ اور دیگر مذاہب کے لوگ مادیاتی علوم کو کیا رنگ دیتے ہیں اپنی صلاحیتوں کو کامیابی سے ہتھ بڑھانے کے بعد اسے کس نام سے پکارتے ہیں۔ ہمارے کہنے کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ علم حاصل کرنا ہر دین پر لئے والے انسان کا حق ہے یہ اور بات ہے کچھ لوگ علم تکہ کر دنیا کے لئے فلاح کا کام کرتے ہیں

اور کچھ لوگ اپنے علم کی برتری منوانے کے لئے اذیت و ظلم کا راستہ اپناتے ہیں اور شیطان بن جاتے ہیں۔

اس لئے کوئی بھی علم سیکھنے سے قبل آپ اپنے آپ سے عہد کریں کہ اس علم کی دولت جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے اور ہمارے ذہن کو اتنی صلاحیت عطا کی کہ ہم ان علوم کو سیکھ سکیں۔ ہم علم کی روشنی سے بہرہ ور ہونے کے بعد دنیا کی تمام مخلوق کی فلاح و بہبود کے لئے زندگی وقف کر دیں گے۔

جن لوگوں نے دنیا کو بدل دیا ہے وہ بھی ہماری طرح کے انسان تھے۔ رفتہ رفتہ ساری دنیا پیر انارٹل سائنسز میں داخل ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس سائنس کا ہر شخص محتاج ہے۔ ان علوم سے ہر فرد مستفید ہو سکتا ہے۔ پیر انارٹل علوم کے ذریعے ہر فرد کی چٹی (Sixth sense) یا دماغی صلاحیتیں بیدار کی جاسکتی ہیں۔ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیر انارٹل سائنسز حویلی لکھا ضلع اکوڑہ میں ماورائی علوم کی تعلیم اور عملی تربیت کا قاعدہ انتظام کیا گیا ہے بے شمار خاتمن و حضرات پیر انارٹل (ماورائی) علوم کی تعلیم اور عملی تربیت حاصل کر کے کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں۔ یہ مختصری کتاب ماورائی علوم کے شائقین کے لیے مرتب کی گئی ہے۔

حکیم غلام سرور شاہ

کچھ اپنے اندر اور من مندر کی باتیں

میں چُپ رہتا ہوں تو فانی الخیر کا اظہار نہیں کر سکتا۔ کچھ کہتا ہوں تو ڈر لگتا ہے۔ مجھے کچھ کہنا چاہیے ورنہ جو ظالم میرے سینے کے اندر ہے وہ مجھے نکمیرے گا۔ باتیں دنیا داری کی ہوں یا اپنے اندر کی دنیا کی ہوں مت کرنا ضرور ہوتی ہیں۔ تو کیوں نہ روحانی حوالے سے بات کی جائے جو کہ ایک امر واقع ہے۔ یہ بات صرف ہم ہی نہیں سب جانتے ہیں کہ بات کرنا انسان کی کمزوری ہے بلکہ جمہوری ہے یہ قوت تعلق ہی ہے جو اسے حیوان سے ممتاز و مایز کرتی ہے۔

☆ لیکن کیا ضروری ہے کہ وہ بات بھی کی جائے جس میں کوئی بات نہ ہو؟

☆ کوئی شائد چاہے تو بھی کہہ دی جائے؟ بات کہنے کے قائل کب فنی ہے؟

☆ حق کہنے کے لئے تقی باسکرات سے گزرتا چڑتا ہے؟

☆ کس طرح سولی تک پہنچتا ہے؟

☆ یہ ایک طویل سفر ہے یہ سارے مسئلے تقار اندر تقار سولیاں ہیں۔ اتنی سولیاں کون

چڑھ سکتا ہے؟ اور اگر کوئی چڑھ سکتا ہے تو پھر وہ منصور ہوگا۔

☆ کچھ کچھ داور عشق پر منصور بات بکڑی تھی بات کہنے سے

ہم اندر کی دنیا کے بسیوں کی سوچ کے مطابق بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو خلق تک نہیں آ پاتیں۔ انسان کے اندر ہی اندر گرداب کی صورت گھومتی رہتی ہیں۔ کبھی تمہ میں اتر جائیں تو مٹھی بھر سنگریزے آتھ گھل جاتے ہیں اور کبھی ظاہری اور باہری دونوں آنکھیں بند کر کے تیسری آنکھ سے دیکھیں تو نور کی ایک شعاع سی چھوٹی چھوٹی محسوس ہوتی ہے جو ارد گرد کے ماحول کو نورانی نور کر جاتی ہے۔ اندر کی دنیا، دنیا داری کی باتوں سے ماوراء ایک انوکھا ظلم ہے۔ عجیب سی چادر مگری ہے۔ اس کی بھول بھلیوں میں کھو جائیں تو پھر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ زندگی کو وہ آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں یا تیسری آنکھ کو بھی کام میں لا رہے ہیں۔ بات خالق کائنات اور اس کے محبوب مخلوق کی ہو تو سارے منہ پر ایک ہو جاتے ہیں۔ ہجر وصال کی الگ الگ کوئی حیثیت



و اہمیت نہیں رہتی۔ دونوں آپس میں ملا دیے جاتے ہیں۔ جس طرح شیر و شکر اور شکر و شیر کو کون الگ الگ کر سکتا ہے؟

شرط اتنی ہی ہے کہ دل پر جو ذمہ لگے، جو داغ ابھرے وہ پیر و فی اور پُر فریب دنیا کا چر کہ نہ ہو۔ عقیق حقیقی کا ذمہ ہو۔ ایسا ذمہ کہ جب تک داغ رہے تو لو نہ تار ہے اور ذمہ بنے تو پھول کی طرح کھل اٹھے۔ اگر زوال ہست کے بعد قبر سے خوشبو اٹھے اور جیتے ہی فنا میں بھاگ لطف آنے لگے تو فانی انسان کو مرید کیا چاہئے؟

لیکن یہ مسئلہ بھاری اور کاری ہوتے ہیں۔ ان سے بھر گزریں تو روحانی اعتبار سے امیر کبیر ہو جائیں گے اور اس کشت و ریاضت سے محروم رہ جائیں تو دونوں دنیاؤں میں فقیر رہ جائیں گے۔ اس نوعیت کی امیری فطری کے بارے میں راہ معرفت کا کوئی اہل مرتبہ ہی صحیح تخمینہ لگا سکتا ہے۔ ہم جیسے بے مایہ بے حیثیت اس بارے میں کچھ نہیں چاہتے مکمل اندازے میں ہیں۔ بس کبھی بھار اس کا کوئی جگنو چمک اٹھتا ہے کہ

دل سلامت ہے تو بھر ڈھم بہت داغ بہت

میرے محترم! بات بیک وقت دل کی سلامتی، اس کے زخموں اور دواؤں کی ہوتی زندگی کو سمجھنے کی کوشش میں کچھ باتیں کوکھ ہم تک آجائی ہیں جن کو کھ لینے کے بعد جیسے کا بوجھ کچھ کم محسوس ہوتا ہے۔ اس خوالے سے کچھ تو ال آپ کی فکر کرتا ہوں۔

بڑا روحانیت ہمارے گھر و شعور کی راتنی قائم ہے۔

بڑا خود آگئی کالج حیرت اور صد مات سے پھوٹتا ہے۔

بڑا دنیا میں ہر کام کے ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور ہونے کا وہی لمحہ ہماری تقدیر کا لمحہ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے کے تمام لمحے ہماری تدبیر کے ہوتے ہیں۔

بڑا مجھ سے کسی نے پوچھا نہ ہک تعریف کیا ہے؟ میں نے کہا ہر وہ کام جسے کر کے تمہارا ضمیر مطمئن ہو نہ رہا ہے۔

بڑا آنکھیں سب دیکھتے ہیں فکر کی کسی میں ہوتی ہے۔

بڑا جہول عبادت الہی کی لذت سے آشنا ہو جائے اس کے سامنے تمام لذائذ دنیا بچھ ہوتے ہیں۔ مگر یہ بے خبری آپ کو تک لگ سکتی ہے جب رُپ رحیم خود ایسا چاہے اور اس کا ایسا چاہنا آپ کی نیت پر منحصر ہے۔

بڑا غریب عیب نہیں ہے بے ضمیر ہو نا غریبی ہے۔ اگر آپ باضمیر ہیں تو آپ امیر و کبیر ہیں۔

بڑا انسان کے صاحب ایمان اور شیطان ہونے میں محض بال برابر فرق ہے۔ یا تو وہ خدا کے وجود پر یقین رکھتا ہے یا پھر نہیں رکھتا درمیان میں ایسا کوئی تیسرا راستہ نہیں نکلتا جس پر چل کر حق تک پہنچا جاسکتا ہو۔

بڑا آپ اپنے اندر کی روشنی یا تیسری آنکھ سے اس وقت تک دنیا کو نہیں دیکھ سکتے جب تک کہ آپ کی دنیا داری اور کاہر داری کی دونوں آنکھیں بند نہیں ہو جائیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح دوا آنکھوں پر بیک وقت دو مختلف نمبروں کے شیشے والی عینک لگا کر کسی چیز کا صحیح فوٹس نہیں لیا جاسکتا۔ آپ کو ایک نمبر سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

بڑا دنیا میں سب سے بڑا اور کڑا یقین اللہ تعالیٰ کی عاقب الوجود ہستی پر یقین رکھنا ہے۔ اگر آپ اس یقین تک پہنچ گئے ہیں تو پھر خدا تک بھی پہنچ گئے ہیں۔

آپ کا روحانی مسطر

حکیم غلام سرور شباب

### پیر انارمل سائنسز کیا ہیں؟

- 1- پیر انمل لفظ کے معنی ہیں وہ وقت جو ازل سے ایک نازل ہے۔ جس کا کوئی مادی قوت تجربہ نہیں کر سکتی۔
  - 2- ظاہری نازل سے ہٹ کر وہ قوت جو ظاہری حواس سے ماوراء ہے۔
  - 3- پیر انمل (کائنات کی روح یا انرٹی)
  - 4- پیر انمل (ہر چیز کے درمیان رابطہ)
  - 5- پیر انمل (ظاہری حواس سے ہٹ کر وہ رابطہ)
  - 6- کائنات 90 فیصد پیر انمل اور 10 فیصد مادہ ہے اس لئے ساری کائنات پیر انمل قوت پر مشتمل ہے۔
  - 7- پیر انمل ایسی قوت کا نام ہے جس کی وجہ سے کائنات میں موجود ہر شے کا رابطہ ایک دوسرے سے قائم ہے۔
  - 8- لامحدود قوت کائنات کے ہزارے میں موجود ہے جس کا نام پیر انمل ہے۔
  - 9- وہ توانائی جو ہر شے (کائنات میں موجود ہر چیز، ہر ذرہ) کو زندگی، حرکت اور نظم و ضبط دینے کا باعث بنتی ہے۔
- ماہرین مادی سائنس نے مادی وسائل کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ کائنات میں 10 فیصد مادی قوت موجود ہے اور 90 فیصد پیر انمل قوت ہے جس سے صرف پیر انمل سائنسز بحث کرتی ہے۔ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ پیر انمل سائنسز کے ذریعے کائنات کا مطالعہ آسان ہے۔ مادی سائنس کے ماہرین کا رجحان بڑی تیزی سے پیر انمل سائنسز کی طرف ہو رہا ہے۔ اگر ہر مادہ میں 90 فیصد پیر انمل قوت ہے تو کیوں نہ پیر انمل سائنسز کا مطالعہ وسیع بنائے پر کریں۔ دراصل انسان نے غلط راستہ اختیار کیا ہے۔ حقیقی تحقیق اور علم کے باوجود دنیا کے 70 فیصد لوگ یہ جانتے ہیں کہ انسان صرف اپنی 5 فیصد صلاحیتوں کو استعمال کر رہا ہے، باقی 95 فیصد قوتوں

کو چلا تا یا سمجھتا انسان کو نہیں آتا۔ انسان کی طاقت اور زندگی 5 فیصد مادی اور 95 فیصد پیر انمل قوتوں کے زیر اثر ہے اور اس میں جس 5 فیصد مادی قوت ہے وہ بھی پیر انمل قوتوں کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان پیر انمل قوت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر انسان میں پیر انمل قوت کی کمی آجائے تو وہ مہلک ہو جاتا ہے۔

یہی مثال حیوانات، نباتات اور جمادات کی ہے۔

انسان اپنی 95 فیصد قوت کو نہیں جانتا ہے۔ دنیا کے عظیم لوگوں نے بھی اپنی صرف ایک فیصد قوتوں کو استعمال کیا ہے۔ ثابت ہوا کہ انسان اپنے کل مطالعہ اور تحقیق کے باوجود کائنات کے متعلق صرف 1/2 فیصد علم رکھتا ہے۔ مادی سائنسز ایک لاکھ سال اور بھی پوری کائنات کا مطالعہ نہیں کر سکتیں اور نہ ہی یہ بتا سکتی ہیں کہ کائنات کہاں سے آئی ہے اور کہاں جا رہی ہے۔ اور اس کا ہدف و مقصد کیا ہے؟

بہت کم وقت میں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پیر انمل سائنسز کے مطالعہ کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اس سائنس کے مطالعہ کے کوئی مضامین نہیں ہیں۔

پیر انمل سائنسز کو جدید ذیل شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مائیکالوجی، کائنات کی پیر انمل لوجی، پیرینچل پاور، مائن اپل، میکینائزم، جین فیکس، بیک، پیکرلز، بریڈنگ، قرانی، کھجورانی، اور ماہرانی، دوشہ پیری پاور، مرقا اور بائیو انرٹی۔ یہ سب علوم پیر انمل سائنسز کے شعبوں میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار شعبے پیر انمل سائنسز میں آتے ہیں۔

فوائد

- 1- دینی اور دنیائی صلاحیتوں پر کنٹرول
- 2- مستقبل پر کنٹرول اور آئندہ زندگی پر کنٹرول میں لانا
- 3- امراض پر کنٹرول
- 4- پیر انمل سائنسز انسانی روح کو سرت اور سکون دیتی ہیں۔

ہیراناٹھل سائنس انسان کو زندگی کے سارے اوصاف، خوبیاں اور سائنس فراہم کرتی ہیں۔ ہیراناٹھل سائنس انسان کی فنی اور جسمانی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے اور انسان کو اصل اور طبعی زندگی کی طرف راغب کرتی ہے۔ وہ بیماریاں جو کہ لاعلاج تھیں جاتی ہیں مثلاً کینسر، بول کے امراض، خوف، ہلکت اور کچھ جلدی اور جسمی امراض کا علاج ہیراناٹھل سائنس کے ذریعے ممکن ہے۔

ہیراناٹھل سائنس کا اصل مقصد انسان کو پر سکون، خوشگوار زندگی دلانا اور بیماریوں پریشانوں، نا کامیوں اور غم پر جیسے کچھ مسائل سے نکل باہر کرنا ہے۔

### برقی لہروں کی دنیا

ہماری زندگی اور حیات سے شعاعوں کا ایک گہرا تعلق ہے۔ علم امیات کے ماہرین انسانی زندگی کے راز کو انہی شعاعوں اور برقی لہروں میں تلاش کر رہے ہیں۔ جوتاروں سے زمین تک آتی ہیں۔ مگر انھیں انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ شعاعیں ہمیں زندہ رکھتی ہیں اور ہلاک کر سکتی ہیں۔ اور ہمارے کاموں میں کل اعماز ہوتی ہیں۔ جدید تحقیقات میں شعاعوں اور لہروں کا حصہ ہر چیز سے زیادہ ہے۔ کھوکھلوں کے مہ شعاعوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ ہوا سے جوئے جہازوں کو روک سکیں۔ اس کے انجن کو بیکار کر دیں۔ ڈاکٹر اس فکر میں ہیں کہ برقی لہروں سے تمام امراض کا علاج کر سکیں۔ ماہرین حیات امید کر رہے ہیں کہ حیات انسانی کا زنجیری شعاعوں سے معلوم ہوگا۔

### پیشہ نشی شعاعیں

کمرن جونیئر سٹی میں ایک مشین تیار کی گئی ہے جس کا عمل حیرت انگیز ہے، یہ مشین انسانی خیالات کی برقی لہروں کی جانچ کرتی ہے، جو وہ جزا کی تعداد میں ہر سیکنڈ دماغ سے خارج ہوتی رہتی ہیں۔ ان لہروں کے ٹکس کا ٹوٹو گراف ایک باہر یک فلم پر لیا جاتا ہے اور خیالات کا ریکارڈ تیار کیا جاتا ہے۔ امریکہ کے ماہرین سائنس نے انسانی جسم کے سیکڑ (Cells) میں برقی لہریں پیدا

کرنے والے کرڈوں چھوٹے چھوٹے مائیکرو کوسم (Micro Cosms) کا پتہ لگایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم شعاعوں اور برقی لہروں کی دنیا میں رہتے ہیں۔ ہم ان شعاعوں کے سیلاب سے بچ نہیں سکتے جو چاروں اطراف سے ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ شعاعیں ہمارے جسم میں پیوست ہوتی ہیں۔ شعاعیں ہمارے جسم سے خارج ہوتی ہیں۔ شعاعیں ہم اس طرح جذب کرتے ہیں جیسے پانی کو اسٹیل جذب کرتا ہے۔ ہمارے جسم کے ذرات شعاعوں ہی سے بنے ہوتے ہیں۔ اور شعاعوں کی پیداوار ہیں۔ ہم میں سے ہر فرد شعاعوں کی ایک پوٹی ہے۔

### آکسفورس شعاعیں

1932ء میں فلگا گوئس جو عالمگیر نمائش ہوئی تھی۔ اس کو روشنی ہم پہنچانے کے لیے آکسفورس ستارے کی شعاعوں سے کام لیا گیا تھا۔ لندن میں آج کل ایک شفا خانے میں گھٹیا، پلورسکی اور نفوس کا علاج ہر سرخ فلی، ہیز اور زرد شعاعوں سے ہوتا ہے۔

### موت کی شعاع

وائرلیس کے موجد مائیکرو مائیکو نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں موسیقی کو ایک ایسی طاقت اور شعاع دکھائی تھی۔ جو چلتی ہوئی موٹر کار کو روک دیتی تھی۔ لندن میں موت کی شعاع کا جو مظاہرہ کیا گیا تھا۔ اس کا اثر یہ تھا کہ ڈور کے سطل پر چڑھوں اور ڈرگوشوں کو ہلاک کر دیتی تھی۔

### وائرلیس شعاعیں

وائرلیس کی ایک چھوٹی لہروں کی قسم ایسی ہے جو زندگی رکھنے والی مخلوق پر طاقت ور اثر ڈالتی ہے۔ امریکہ کی بحری دیرسچ لیبارٹری میں ایک پڑاسر امرش کے متعلق تحقیقات جاری ہیں جو وائرلیس کی چھوٹی لہروں میں کام کرنے والے آدمیوں کو لاحق ہو جاتی ہے۔ بڑی کی بعض بیماریوں کے علاج میں نفی بخار پیدا کرنے کے لیے ان شعاعوں کا استعمال کامیابی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

تفشی شعاعیں

سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کی چیزوں کے جتنے ذرات ہیں، وہ حقیقت میں شعاعوں کی چھوٹی چھوٹی پٹلیاں ہیں۔ شعاعوں کا سب سے بڑا مرکز سورج ہے۔ جو فی صفت 25 کروڑ بیقی ذرات خارج کرتا ہے۔ ہم جتنے ستارے آسمانی فضا میں دیکھتے ہیں، وہ سب کے سب قرص لہروں کا ایک سیلاب ہماری دنیا کی طرف بھیجے ہیں۔ اور زمین ہر وقت ان مختلف لہروں میں غسل کرتی رہتی ہے۔ جس طرح انسان کی زندگی کے لیے روشنی ایک ضروری چیز ہے۔ اسی طرح بعض شعاعیں ایسی بھی ہوتی ہیں، جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ آگ اور اوزون (Ozone) کا وہ کہہ جو سطح زمین سے تیس میل اوپر زمین کے چاروں طرف محیط ہے کسی طرح پھٹ جائے۔ تو سورج کی نہایت تیز اور ناقابل برداشت الطوائف (Ultra Violet) یعنی ماوراء بنفشی شعاعیں زمین پر اس طرح برسنے لگیں کہ صرف چند منٹ میں دنیا کے ہر جگہ کا خاتمہ ہو جائے۔ اور لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ بعض شعاعیں تو پ کے گلوں سے زیادہ طاقت ور اور مہلک ہوتی ہیں۔

کاسمک شعاعیں

جو شعاعیں ستاروں کی دنیا سے ہم تک آتی ہیں۔ یا کہ ہوا کے اوپر چل کر تپتی ہیں اسے سائنس کی اصطلاح میں کاسمک شعاعیں کہتے ہیں۔ سورج پر کبھی کبھی جو بے پید ہوتے ہیں تو ان کے اثرات سے زمین پر ایک برقی اور مقناطیسی طوفان بہاؤ جاتا ہے۔ یہ شعاعیں ہمارے جسم کے کروڑوں ذرات کو چھتا چور کر دیتی ہیں۔ یہ اتنی طاقت ور ہیں کہ سیسے کی چھڑ کو موزی دیوار کو آسانی سے عبور کر جاتی ہیں۔ بہت سی دھاتیں ان شعاعوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ دنیا کو بخشنی قسم کی حرارت پہنچتی ہے۔ ان کا دوسرا حصہ انجمنی شعاعوں کا حصہ ہے۔

ریڈیو شعاعیں

ڈاکٹر کارلر نے بین الاقوامی ایسٹیا کانفرنس اگست 1955ء میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان لہروں کا فیکٹر مولود بچوں کی صحت پر برا اثر چڑا رہا ہے۔ آنکھ و فطرہ ہے کہ شعاعوں سے جراثیم حیات معدوم ہو جائیں گے۔ نیز باجمہ بین الاقوامی تفریحی کمی کا نامہ پیش ہے۔ ان شعاعوں سے ایک بیماری مرض و جدو میں آئی ہے مرض ریلے یو (Radio Sickness) کہتے ہیں۔ ان شعاعوں سے بعض اوقات ایسا مہلک اثر ہو کہ بعض کے ہاتھ کاٹ دینے سے اور بعض مر گئے۔

قمری شعاعیں

چاند کو ہر پچ جانتا ہے۔ زمین سے سب سے زیادہ نزدیک ہے۔ سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ سمندر کا جود صرف اسی کے طلوع و غروب کا نتیجہ ہے۔ ہر ڈاکٹر جو دماغی امراض کا ماہر ہے وہ جانتا ہے کہ چاند دماغ کے حساس رگ وریش کو متاثر کرتا ہے اور چاند کی حالتوں سے دماغی امراض کا خاص تعلق ہے۔ علم نباتات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ نہ صرف چاند کے طلوع و غروب کے اثرات پودوں کی پیدائش و افزائش پر پڑتے ہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام پھولوں اور سبزیوں میں سٹاس اور ڈائلکے چاند کی روشنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں اگر چاند کی روشنی نہ ہوتی تو پھولوں میں مٹاس اور ڈائلکے پیدا نہ ہوتے۔ اور سائنس کا ایک پرانا نظریہ ہے کہ تمام نباتات پر چاند کی بھرائی ہے۔ یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ آگ لگنے کے واقعات زیادہ تر آگ دونوں میں ہوتے ہیں۔ جب چاند مکمل ہوتا ہے اس مثنیٰ دورے ڈاکٹروں پر یہ انکشاف کیا ہے کہ مکمل کے اندر ہوتے تھکرات پچی افزائش کے متعلق ہوتے ہیں۔ وہ چاند کی حرکات کے تحت ہیں۔ گرہن کا جو اثر زمین پر پڑتا ہے اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہیں۔ نیز ہپتاتوں کے ٹیبریکلر گراف سے معلوم ہوا ہے کہ تپ و بخار کا تارچہ چاند کی حرکات سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ حکماء یونانی بخار کا جزا صرف چاند کی تارخوں سے ظاہر کرتے ہیں۔ چاند کے متعلق جس کی روشنی ایک خاص قسم کی ہوتی ہے۔ یہ تحقیق ہوئی ہے کہ اس کا اثر صرف انسانی دماغ پر ہی نہیں جسم پر بھی ہوتا ہے۔ چاند

کی کروں گا وہ مخصوص اثر جو کمرہ نشینی پر پڑتا ہے۔ اب تک فطرت کا ایک راز ہے، جسے معلوم کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ اور موکی چیٹن گوپیاں جو دنیا بھر کے ریڈیو اسٹیشنوں سے کی جاتی ہیں۔ چاند کے اثرات سے افادہ کی جاتی ہیں۔

1960ء میں ڈیوگ پلینڈرشی امریکہ کے سائنس دان Dr. Leonard Ravitz کا تحقیقی مقالہ شائع ہوا۔ لیونارڈ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ چاند انسانی زندگی پر بڑی شدت سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس نے انسانی بدن سے وقتاً فوقتاً خارج ہونے والے برقی چارجوں کے بارے میں یہ بات نوٹ کی کہ چارجوں کے اخراج کی شرح براہ راست چاند کے گھٹنے بڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ جس وقت آسمان پر مکمل چاند موجود ہو تو اس وقت چارجوں میں تغیر بے پناہ ہوتا ہے۔ لیونارڈ کے زیر علاج ذہنی مریضوں سے اس معاملے میں کافی کارآمد معلومات حاصل ہوئیں۔ کیونکہ ان کی کیفیت چاند کے ساتھ ہی تبدیل ہوتی تھی۔ لیونارڈ نے مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اپنے مریضوں کے جذبات میں آنے والے تغیرات کی پیش گوئی کرنے کی اہلیت حاصل کر لی۔ چاند کے ساتھ مریضوں کو پاگل پن کا دورہ پڑنے کی روایت پرانی ہے۔ اسی طرح سے زندگی کے دوران بھی قمری اثرات کو کھل تو کھج پرستی پر محمول کیا جاسکتا۔

1938ء میں جاپانی سائنس دان نے 33000 بچوں کی پیدائش کے وقت اجرام فلکی کی پوزیشن کا احوال ملاحظہ کر کے یہ نتیجہ نکالا کہ بیشتر بچے اس وقت پیدا ہوئے جب بدرکمل تھا 1967ء میں ایک امریکی ماہر جنیٹکس نے 5 لاکھ کے قریب بچوں کی پیدائش کے اندراج کے ذریعے بھی نتیجہ نکالا۔

خواتین میں خاص وقتوں کے بعد بیضہ دانی سے انڈے کا اخراج ہوتا ہے۔ چیکوسلواکیہ کے ایک ماہر نفسیات Eugen Jonas نے انڈے کے اخراج اور چاند کی مختلف شکلوں کے درمیان حیرت انگیز تعلق کی نشاندہی کی۔ جو اس نے مشرقی یورپ کی خواتین کے لیے ایک چارٹ بھی بنایا جس کی مدد سے حمل کو یقینی بنانے کے لیے ایام معلوم کرنے کا طریقہ درج ہے۔ یہ چارٹ

98 فیصد تک درست نتائج دیتا ہے۔ ماہواری کے بارے میں یہ تصور بڑا پرانا ہے کہ اس کا دورانیہ دو کھل چاندوں کے درمیان عرصے کے مساوی ہوتا ہے۔ سویڈن کے ایک کیسٹ Dr. Svanite Arrhenius نے قریباً گیارہ ہزار خواتین کے کوآف کے اندراج کے بعد یہ کہا کہ عموماً خواتین میں ماہواری چاند طلوع ہوتے وقت اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ ادھر جرمنی کے دو ماہر چودہ برس کے دوران دس ہزار خواتین کے مخصوص ایام کے تجزیے کے بعد انہیں نتائج پر پہنچے۔

زخموں سے خون رستے اور چاند کی کشش کے درمیان بھی کوئی تعلق ضرور موجود ہے۔ امریکہ کے ایک طبیب Dr. Edson Andrews نے بار بار یہ بات نوٹ کی کہ مریضوں کے زخموں سے جریان خون چاند کی مختلف کیفیوں کے وقت مختلف ہوتا ہے۔ گھٹے کے ایک ہزار کے قریب آپریشنوں کے دوران ڈاکٹر نے محسوس کیا کہ مریضوں میں خون غیر معمولی طور پر بہہ رہا ہے۔ دیکھتے میں آیا کہ 82 فیصد مریضوں میں یہ حالت اس وقت واقع ہوئی جب چاند کے پہلے یا تیسرے رطل کا آغاز ہوا تھا۔ ایسٹن کا کہنا ہے کہ یہ اعداد و شمار اس نتیجہ خیز نکلے ہیں کہ گھٹے ڈرے کہ میں کہیں ساقسٹم کا طبیب نہ بن جاؤں اور صرف سیاہ رتوں میں آپریشن نہ شروع کر دوں۔ ان روایاتوں کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ماہرین علم نجوم کا یہ بنیادی دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے کہ اجرام فلکی انسان اور کرداروں کے ماحول پر غیر معمولی اثر ڈالتے ہیں۔

### ایکس ریز شعاعیں

فشی دنیا کی ایک مشہور بیماریا ہے۔ ڈاکٹروں کے لیے مریضوں کا پتہ لگانے کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ ان شعاعوں کا کھس کو فو کی طرح جسم کے تمام اعضاء کو کاغذ پر ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ شعاعیں سخت سے سخت دھماکے کے اندر سے نکلی انچوں تک کے خاص ایک کیسٹ پر ظاہر کر دیتی ہیں۔ حقیقی ہیرو کو اگر اس شعاع کے سامنے رکھا جائے تو فوراً معلوم ہوگا کہ یہ پتھر واقعی ہیرو ہے یا کھل کا ٹی ہے۔ بعض بندہ رگہوں پر حملہ کسٹم ان ریز سے کام لیتا ہے۔ اس کی رو سے وہ بندہ کھسوں اور مستردوں میں رہی ہوئی تمام چیزوں کو آپاسانی معلوم کر سکتے ہیں۔ جن پر محصول لینا

ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کا میدان وسیع ہے۔ یہ حیرت انگیز ایجا اور کشفان اور دیگر دوزمرہ کے کاموں میں استعمال کی جانے والی ہے اور اس کے لیے اچھے ہوئے عقدے سلجھائے جا رہے ہیں۔ اب روس اور امریکہ نے ایسی مشینری نصب کر لی ہے جو سیاروں سے آنے والی شعاعوں کا ریکارڈ کر سکے گی۔ 1894ء میں "ایکس ریز" دریافت ہوئیں، جو نہ صرف انسانی پوست و استخوان سے پار ہو جاتی ہیں، بلکہ کئی اونچے موٹے لوہے سے بھی گذر جاتی ہیں۔ آج ان شعاعوں کو مسخر کرنے کے بعد اہل مغرب نے دنیا کے طب میں ایک جہلمک چار کھا ہے۔

### ریڈیم ریز

ریڈیم کی قدر و قیمت سے ایک دنیا آگاہ ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے یورپ کے مشہور فاضل پروفیسر ملیکن نے ایک ایسی شعاع دریافت کی جو ریڈیم سے بھی زیادہ مفید طاقت ور ہے۔ پروفیسر آفریڈ ٹکن "کاسمک شعاعوں" Cosmic Radiation سے بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جو "کاسمک شعاعیں" عالم بالا سے تخلیق ارض سے پہلے روانہ ہوئی تھیں وہ زمین پر اب پہنچیں ہیں۔ یہ مقدار میں بہت کم اور طاقت میں بہت زیادہ ہیں۔ نباتات و جاندار (چھوٹوں) کا تنوع انہی کی وجہ سے ہے۔ آغاز آفرینش میں صرف ایک پھول کسی پودے پر لگا ہوگا۔ جب اس پودے کے بیج زمین پر پڑے تو کچھ بیج میں "کاسمک شعاع" داخل ہوگئی۔ فوراً اس میں ایک تغیر آگیا۔ چنانچہ اس بیج کے پھول رنگ و صورت میں دوسرے ہم جنسوں سے الگ ہو گئے۔ یہ نکل الگ وگاب کی مختلف اقسام ان شعاع کا کارستانی ہیں۔

### شعاعی جنگشن

ایک اونچے بھرفضاء میں سے دو قسام شعاعیں گذر رہی ہیں جو پانی، گھاس، عمارات اور شمس و قمر سے نکل کر ہر طرف پھیل رہی ہیں۔ اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس اونچے بھرجگہ میں کڑووں اجرام ستاری کی شعاعیں ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی گذر رہی ہیں۔ قطبی ستارے کی ضعیف ترین شعاع آفتاب کی طاقت و درموج نوکر چیر کر جا رہی ہے اور ایک بہت بڑا

ریلے جنگشن، اس اونچے بھرفضائی مقام کے مقابلے میں کچھ نظر آتا ہے۔

### ریکی انرجی ریز

کائنات میں شطائی قوت سے لہر یز ریکی انرجی ریز ہر لمحہ موجود رہتی ہیں۔ جنہیں ایک خاص طریقہ سے کائنات سے وصول کر کے ہاتھوں اور سانسوں کے ذریعے انسانوں، حیوانات اور نباتات میں منتقل کر کے بیماریوں سے نجات بخشی جاتی ہے۔ ریکی انرجی ریز کی کائنات سے وصولی اور بدن مرئیض میں منتقلی کے طریقہ کار کی صلاحیت حاصل کرنے کے لیے ریکی ماسٹر کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ یہ صلاحیت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ریکی ماسٹر سے اجازت اور عملی تربیت لی جائے۔ از خود کوئی بھی فرد یہ صلاحیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کتب کے مطالعہ سے اس علم کا حصول ممکن ہے۔ شطائی قوت سے لہر یز ریکی ریز کو ماضی، حال اور مستقبل میں بھی بھیجا جاسکتا ہے۔

### سپر چنل ہیٹنگ انرجی یوز

یہ شطائشی کی طاقت سے بھرپور کائناتی لہروں کا ایک چلاپ ہے جسے سپر چنل ہیٹنگ انرجی یوز کا نام دیا گیا ہے۔ جو ہر وقت کائنات میں موجود رہتی ہیں۔ اور ان لہروں سے انسانوں، حیوانات اور نباتات کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ بدن انسانی کی تمام تر امراض اور تکلیف ان سپر چنل ہیٹنگ انرجی یوز سے ختم کی جاسکتی ہیں۔ سپر چنل پاور ماسٹر خاص کوڈز اور فریکوئنسی ڈیکس کر کے ان یوز کو دماغ میں وصول کر کے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور اپنے سانسوں کے ذریعے انسانوں، حیوانات اور نباتات میں منتقل کر کے ان کو بیماریوں سے نجات بخشتا ہے۔ سپر چنل پاور ماسٹر ایک خاص طریقہ سے عام افراد کو بھی ان ہیٹنگ یوز کی وصولی اور منتقلی کا پروگرام فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ از خود کوئی فرد یہ علم حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کتب کے مطالعہ سے یہ علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ سپر چنل پاور ماسٹر اجازت دے اور عملی تربیت کرے۔ تب ایک سپر چنل ہیٹنگ انسانوں، حیوانات اور نباتات کا علاج کرنے

کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ سپر چوکل ہیلنگ انرجی ویز سے مریضوں کا قاصطے سے بھی علاج کیا جاسکتا ہے۔ اور قہرل آپریشن امراض کا بغیر جراثی کے کیا جاسکتا ہے۔

### سپر چوکل ہیلنگ انرجی کے فوائد

☆ اس انرجی سے کمزور، جوڑوں کا درد، پھول کا کھنچاؤ اور پرانی درودوں کو شتم کیا جاسکتا ہے

☆ اپنی ذہنی صلاحیتوں میں بے پناہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

☆ ذہنی اور نفسیاتی الجھنوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ یادداشت میں اضافہ اور ڈپریشن، خوف اور گھبراہٹ سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ جلدی امراض جو بھی ہوں ان کا علاج اس انرجی کیا جاسکتا ہے بلکہ گوراپن بھی لایا جاسکتا ہے۔

☆ ہائی بلڈ پریشر اور ہائیڈر پیکس کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

☆ پڑھائی میں عدم دلچسپی اور پڑھنے لکھنے میں سستی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

☆ خواتین و حضرات کی تمام مزمنی امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

☆ ادویات کے مضر اثرات سے کلی طور پر نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆ فیصلہ کرنے کی اہلیت اور خود اعتمادی میں انتہائی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ کسی قسم کے عقلی اثرات، جن بھوت، ارواح، فیض، چادو، نو، بھڑ بد و غیرہ سے نجات

☆ جسم میں زہر لیے مادوں کو سپر چوکل ہیلنگ انرجی سے ادا کیا جاسکتا ہے۔

☆ اس انرجی کے ذریعے منطقی سوچنے سے نجات اور جسم کے مدافعتی نظام کو طاقتور بنایا

☆ جاسکتا ہے۔ سپر چوکل ہیلنگ جب علاج کرتا ہے تو اس سے اس کو خود بھی بہت زیادہ

فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

☆ سپر چوکل ہیلنگ انرجی کی انیمیشن سے آپ اپنے اندر ایک ایسی توانائی محسوس کریں گے جس سے جسم بڑھ جائے اور زون کو تازگی اور سکون ملتا ہے۔

☆ یہ انرجی آپ کو ہر کام کے لیے توانا رکھتی ہے اور وقت عمل میں بے پناہ اضافہ کرتی ہے۔

☆ یہ انرجی نیند لانے اور نظام ہضم میں بہتری لانے میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہے

### سپر چوکل ہیلنگ انرجی یعنی روحانی شفا بخشی کی طاقت

سپر چوکل ہیلنگ انرجی کے بارے جاننے سے پہلے تعجیہ اہم چند امور کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ خیال کیا ہے؟ ہومین انرجی کیلئے کیا ہے؟ ذہن کیا ہے اور کس چیز سے بنا ہے؟ اس کے بعد ہم سپر چوکل ہیلنگ انرجی کو آبسانی سمجھ جائیں گے۔ سب سے پہلے ہم خیال کے بارے میں معلوم کرتے ہیں۔

### خیال کیا ہے؟

خیال کیا ہے؟۔۔۔ خیال ایک لہر ہے!۔۔۔ لہر کیا ہے؟۔۔۔ بجلی کی ایک رو ہے!۔۔۔ رو کیا ہے؟۔۔۔ واہریشن Vibratio ہے!۔۔۔ واہریشن کیا ہے؟۔۔۔ واہریشن دراصل الفا ریشم کا بہاؤ ہے!۔۔۔ جب یہ بہاؤ ٹھکڑوں میں بٹ جاتا ہے تو بہاؤ کی ہر قسم ایک انٹن بن جاتی ہے۔ یہ انٹن ایک سے بڑا روں لاکھوں کروڑوں بن جاتے ہیں۔ اس کی مثال یوں ہے کہ آپ مونسے پائپ سے پریشر کے ساتھ پانی پھینکیں، پانی کے ٹکڑے قطرات بنیں گے ان قطرات کو کسی بھی طریقے سے شمار نہیں کیا جاسکتا۔ یہی صورت خیال کی ہے۔ خیال جب آپتس Space سے نکراتا ہے تو ٹکڑا کر ایٹموں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور آپتس میں قیام کے لئے اربوں کمریوں گھر یعنی خانے بنالیتا ہے اور جب ایک ایٹم اپنی جگہ سے چھلانگ لگاتا ہے۔ چھلانگ لگانے کے بعد جس جگہ وہ گرتا ہے وہاں ایک خانہ بنا ہوتا ہے، یہی ہول اور خانہ ظلیہ Cell ہے۔ دوسری طرف جیسے ایٹم چھلانگ لگاتا ہے۔ اس کی جگہ دوسرا ایٹم آ جاتا ہے اور یہ



سلسلہ اتنا طویل ہے کہ اس پر ساری کائنات کے قیام کا انحصار ہے۔

قدرت کاملہ نے انسانی جسم کو بھی یہ خاصیت (Cells) سے بنایا ہے۔ یہ نسل Cell زندگی کی توانائی بخشتے ہیں اور اس توانائی سے زندگی قائم رہتی ہے۔ ان سیلز (Cells) یا خلیات کی جسم انسانی میں لگت در لگت ہوتی رہتی ہے۔ ہر خلیہ کے اندر بہت سارے اجزاء ہوتے ہیں اور انہی اجزاء سے زندگی قائم رہتی ہے۔ جس طرح خلیات میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی رہتی ہے، اسی طرح جسم میں بھی ہر وقت تیسر و تیسر کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ تیسر و تیسر کا یہ عمل ایک طرف نشو و نما میں اضافہ کرتا ہے تو دوسری طرف نشو و نما کو ماضی میں پرکار دہ کرتا ہے۔ جس خیال اور پانی کو خاک طریقہ سے ہزاروں، لاکھوں اٹم بن جاتے ہیں اسی طرح کائنات سے ہر چھک مہلک انرجی ہم ایک خاص طریقہ سے کائنات سے وصول کر کے اپنے ہاتھوں، سامنوں اور خیالات کے ذریعے ہمارے بدنوں، ذہنوں اور مثالی اجسام میں ترانسفر کر کے ان کو ہماروں اور ماضی سوچ سے دلاتے ہیں۔

### ہیومن انرجی فیلڈ

”ہیومن انرجی فیلڈ (HEF) سے لوگ صدیوں سے آگاہ ہیں انسان کے گرد اس حلقہ طبعی فیلڈ کو ماضی قدیم کی مختلف تہذیبوں نے اپنے طریقہ علاج میں استعمال کیا ہے۔ اسی انرجی کو ”اکسل انرجی“ (کائناتی توانائی) کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ جو تمام اجسام میں سرایت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔“

### ذہن کیا ہے؟

”ذہن موت کے بعد بھی متحرک رہتا ہے اور اپنی شکل تبدیل کر لیتا ہے۔ یہ اپنے مادی جسم سے قطع تعلق کر کے کسی اور دنیا سے اپنا رابطہ بحال کر لیتا ہے۔ ہم اپنے دماغ کو ذہن خیال کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ نہیں، ذہن گوشت پوست کے دماغ سے آزاو ایک غیر مادی حیثیت رکھتا ہے۔“

### ایچ ایس پی (HSP)

”ذہن اندر چرے میں HSP (وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے نہیں دنیا کو دیکھا جاسکتا ہے) کے ذریعے دیکھ سکتا ہے اور ہم کسی بھی مادی جسم کے اندر کام کرنے والی لہروں اور دماغی ساخت سے ماوراء ان اشیاء کے ارد گرد روشنیوں کے ہالے آشرل لائٹ یا اورائی انرجی (Aura) کے ذریعے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔“

### ذہن کس چیز سے بنا ہے؟

کچھ غیر مربوط Unstable پارٹیکلز مربوط Stable ہوتا ہے کہ ایک اسٹوڈنٹ فیلڈ بناتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نیرٹران، نیوٹرونس کے اندر غنیمہ (Stable) پیدا کرتا ہے لیکن نیوٹرونس کے باہر Unstable ہوتا ہے اور اس کی زندگی تقریباً 15 منٹ کی ہوتی ہے۔ ایک نیوٹران اسٹار میں Stable ہوتا ہے جبکہ دوسری صورت میں نہیں ہوتا۔ جب ہمارا ذہن ایک Stable کنڈیشن میں آ جاتا ہے اور ہم جذباتی ہونا چھوڑ دیتے ہیں تو ہم ایک وحدانی طاقت Blue Sense حاصل کر لیتے ہیں۔ Blue Sense رکھنے والا شخص مثبت طرز فکر کا حامل ہوتا ہے اور وہ تمام ماضی باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے۔

### ذہن کی تحریکات

Blue Sense کا حامل شخص جو اپنے ارادے کی قوت سے ذہنی تحریکات کے ذریعے جسم پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے یا بصورت دیگر اسے روشنیوں پر کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ صلاحیت فرد میں از خود بھی بیدار ہو جاتی ہے بعض اوقات طویل ریاضتوں سے بھی یہ صلاحیت بیدار نہیں ہوتی۔ ماورائی صلاحیت پر مختلف تجربات کر کے بھی نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ مثلاً NDE یعنی Near Death Experience اور OBE یعنی Out of Body Experience کے ذریعے ایک ایسے جسم کی شناخت کی گئی ہے جو مرنے کے بعد کسی اور دنیا سے



رابطہ قائم کر لیتا ہے۔

### کانکات کی ہر چیز سے لہریں نکل رہی ہیں

ہم ان لہروں کو فقط "جذبات" سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً یا راکب جذبہ ہے۔ نفرت بھی ایک جذبہ ہے۔ ہمدردی ایک جذبہ ہے۔ اسی طرح دیگر جذبات ہیں۔ یہ جذبات لہروں کی شکل میں ہی ہم تک پہنچتے ہیں اور ہم انہیں وصول کرتے ہیں۔ اگر ہمارے اندر مثبت جذبات ہیں تو ہمارے اندر سے مثبت اور سکون کی لہریں خارج ہوں گی۔ منفی جذبات رکھنے والوں سے منفی لہریں یعنی بے چینی کا احساس ہوگا اور اکتاہٹ محسوس ہوگی۔

### ذہنی تیاریاں

"بہت سی ذہنی تیاریاں ہیں جن میں ٹیپو فریٹنگ، ہسٹریا، ہنگووائی، فرسٹیشن، اسٹریس، ہاؤڈ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ جس طرح براہ راست جسم پر اثر انداز ہوتی ہیں اس طرح بہت سی جسمانی تیاریاں مثلاً کینسر، گردوں کا کالک، امراض قلب، اور ایڈیڈ وغیرہ کا تعلق بھی سائنسی طور پر ذہن سے ثابت کیا جا چکا ہے۔"

### سپر چوکل، ہیپٹک انرٹی طریقہ علاج

سپر چوکل ہیپٹک ایک نئے نسل طریقہ علاج ہے جسے ہم پوری دنیا میں متعارف کروانا چاہتے ہیں اور پوری دنیا میں اس طریقہ علاج کے ڈاکٹرز، سپر چوکل حکیم، سپر چوکل معالج، سپر چوکل ہسپتالز کی عملی تربیت کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانیت کی خدمت اور علاج کی جانے اور ترقی، سکھائی، یکتی انسانیت کو بیمار یوں سے نجات دلائی جاسکے۔

ہم جب بھی کسی قسم کی انرٹی، لائف فورس یا مادیاتی لہروں کی بات کرتے ہیں تو یہ سب کچھ سپر چوکل سائنس میں آتا ہے۔ سپر چوکل انرٹی جسے آپ لائف فورس بھی کہہ سکتے ہیں جو زندگی کو برقرار رکھتی ہے اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ سپر چوکل انرٹی ایک ایسی روحانی فورس ہے جو

مثلاً بخش انرٹی ہے۔ آپ اسے کوئی بھی فورس کہہ لیں، کوئی بھی طاقت کہہ لیں، مادیاتی لہریں کہہ لیں یا مثلاً بخش انرٹی کہہ لیں اسے کوئی بھی نام دیں۔ یہ لائف فورس ہے جس کی وجہ سے ہم زندہ ہیں۔ ہم جو سنتے، دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ ہم کیوں سنتے، دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں؟ ہمارے دماغ میں ہر وقت محسوسات کی مادی کیوں بنتی رہتی ہے؟ کچھ لہریں ہمارے دماغ میں ہر وقت آ رہی ہیں اور کچھ انرٹی ہر وقت ہمارے دماغ سے نکل رہی ہے۔ ہمارے دماغ میں ایک پروگرام بن رہا ہے۔ یہ سب کیوں ہے؟ یہ کچھ نہیں آتا؟ اسے پیر اداہل اور سپر چوکل سائنسز کے ذریعے ہی سمجھنا ہوگا۔ یہ ایک ایسی چیز ہے، ایک ایسی طاقت ہے، ایک ایسی انرٹی ہے، ایک ایسی فورس ہے جو ہمارے اندر موجود ہے اور ہمیں ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آ رہی ہے مگر یہ سب جو ہو رہا ہے بہت پاورفل طاقت کے ذریعے ہو رہا ہے۔ ہمارے اندر بھی ایک کپیوٹر ہے جس میں ہر طرح کی پروگرامنگ ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا کپیوٹر ہے جو بہت بڑا ہے اور اس کی پروگرامنگ بھی بہت بڑی ہے۔ اس جیسا کپیوٹر آج تک نہ کوئی بن سکا ہے اور نہ بن سکے گا۔ ہم سپر چوکل ہیپٹک انرٹی کے ذریعے انسانی دماغ کے اندر واقع کپیوٹر میں ایک پروگرامنگ کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم انرٹی دے سکتے ہیں۔ اور اس کی پروگرامنگ کے ذریعے ہم ایک یونیورسل انرٹی لے سکتے ہیں۔

جس طرح سورج کی روشنی میں ایک پلٹ لگا دیتے ہیں اور اس کے ذریعے توانائی ذخیرہ ہو جاتی ہے جسے شمسی توانائی یا سولر انرجی کہا جاتا ہے۔ جس سے ہم امروز زندگی کے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح کی انرٹی ہمارے اندر موجود ہے جسے ہم رکھی، سپر چوکل ہیپٹک انرٹی، لائف فورس اور مثلاً انرٹی کہہ سکتے ہیں۔ اس انرٹی سے ہم ایک دوسرے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی مریض ہو اس کا علاج کر سکتے ہیں۔ ہم ایک خاص طریقہ سے اس انرٹی کو (سیو) محفوظ اور ذخیرہ کر سکتے ہیں۔ آپ سوال کریں گے کہ ہم خود بخود اس انرٹی سے کیوں فائدہ حاصل نہیں کر سکتے؟ وہ اس لئے کہ ہمارے اندر وہ پروگرامنگ نہیں ہوئی ہوتی۔ جو

رہی ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ کی ایک پروگرامنگ کرتا ہے۔ مثلاً سائنس ویر، ہارڈ ویئر یا اسے آپ کوئی بھی نام دے لیں (فیڈ کر دیتے ہیں)۔ تو پھر ہم اس انٹرنی کو استعمال میں لاتے ہیں۔ جس کی ایک خاص فریکوئنسی ہوتی ہے جیسے بی ڈی، ڈیٹا بیس جیسے یا سو پائل فونز کے خاص نمبر یا کوڈز ہوتے ہیں۔ جب ہم ریڈیو بلی ویڈیو یا ڈیٹا بیس کا کوئی جھوٹا آن کرتے ہیں تو اس کی خدشات یا آواز آن شروع ہو جاتی ہے یا فون کا جو نمبر مانتا ہے تو مطلوبہ فرد سے فوراً بات ہو جاتی ہے۔ وہ خود وہ دنیا کے کسی بھی گوشہ موجود ہو۔ اسی طرح رہی انٹرنی اور سپرنٹنڈنٹ کی بھی ایک خاص کوڈ، ایک خاص نمبر، اور فریکوئنسی ہوتی ہے۔ اسی طرح رہی کے چار (4) کوڈز یا جھوٹا اور سپرنٹنڈنٹ کی آن (8) کوڈز یا جھوٹا ہیں۔

دراصل ہماری ہاڈی کے اندر وہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ کی ہاڈی کے رابطہ پیدا کر دیتا ہے، ہم آہنگ کر دیتا ہے جسے ہمیں (Hope) دیتا کہتے ہیں۔

طالبان، روحانی، مادہ، انی، علم کے لئے ہم رہی کے چار (4) جھوٹا آن کرتے ہیں اور سپرنٹنڈنٹ کی آن کے (8) جھوٹا آن کرتے ہیں۔

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی کے پہلے درجہ سے علاج کا طریقہ کار

میڈیکل میں ایک اچھے ڈاکٹر سے (میڈیکل کے لحاظ سے) صرف 25% مریض ٹھیک ہوتے ہیں۔ اور یہی حال اطباء اور دیگر طریقہ علاج کا ہے۔ جبکہ سپرنٹنڈنٹ کی ہاڈی کے ایک اچھے ہٹلر سے 75% سے 85% مریض ٹھیک ہوتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ کی ہاڈی کے طریقہ علاج میں (سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی کی ہاڈی) کام کرتی ہیں۔ اور یہ طریقہ علاج، دنیا کا زیروست اور سب سے طاقتور طریقہ علاج ہے باقی طریقوں کی نسبت اس میں زیادہ مریض ٹھیک ہوتے ہیں۔ اور اس طریقہ علاج میں وہ مریض بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں جو دوسرے طریقہ علاج سے لاعلاج ہوں۔

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی کے پہلے لیول سے ہی انسان، دردیات سے بے نیاز ہو جاتا

ہے اور اسے کسی بھی مرض کے لئے دوائی کھانے کی ضرورت نہیں رہتی وہ چنانچہ دوسروں کا علاج سپرنٹنڈنٹ ہیٹنگ انٹرنی سے کر سکتا ہے۔ پہلے درجہ یا لیول میں سپرنٹنڈنٹ ہٹلر کے دونوں ہاڈیوں میں شفا بخش انٹرنی کی ایک طاقت ورفورس آ جاتی ہے۔ اور سپرنٹنڈنٹ ہٹلر ہاڈیوں کے ذریعے مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ بدن انسانی میں جہاں کہیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ ہاڈیوں کو رکھتا ہے اور سپرنٹنڈنٹ کی ہاڈی کے ذریعے شفا بخش لہریں بدن انسانی میں چلتا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہیٹنگ (علاج) کے لئے مریض کو آرام دہ جگہ پر بیٹھا دیا جاتا ہے اور سب سے پہلے سر پر دماغ اگلے حصہ پر ہاڈیوں سے انٹرنی دی جاتی ہے۔ پھر ساتھ دھبے پر ہاتھ رکھ کر انٹرنی دی جاتی ہے۔ تمام بدن میں جہاں کہیں بھی مرض ہوتا ہے یہ انٹرنی اس جگہ تک تکلیف یا مرض کو ختم کر دیتی ہے۔ اور مریض بغیر ادویات کے تندرست ہو جاتا ہے۔ ہیٹنگ انٹرنی کے ذریعے تمام امراض اور تمام پریکٹس کا علاج بغیر ادویات کے کیا جاتا ہے۔

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی درجات کا مختصر تعارف

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی لیول 1

پہلے لیول میں ہاڈیوں میں (ایک روحانی شفا بخش طاقت) ہیٹنگ انٹرنی آ جاتی ہے اور ہاڈیوں سے شفا بن جاتے ہیں۔

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی لیول 2

دوسرے لیول میں سانسوں میں (ایک روحانی شفا بخش طاقت) ہیٹنگ انٹرنی آ جاتی ہے۔

سپر چیکل ہیٹنگ انٹرنی لیول 3

تیسرے لیول میں دوسری چیزوں میں ہیٹنگ انٹرنی فراہم کی جاتی ہے۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی لیول 4

چوتھے لیول میں زور سے علاج کیا جاتا ہے۔ زمینی فاصلہ خواہ جتنا بھی ہو اس کو کوئی حد مقرر نہ ہے۔ بے شک معائنہ کا ایک کنارہ اور مرئی دنیا کے دوسرے کنارے پر ہو۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی لیول 5

پانچویں درجہ میں ہادی میں انرجی سفر کو پیدا کیا جاتا ہے۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی لیول 6

چھٹے درجہ میں زور سے ہآسانی علاج کیا جاتا ہے۔ یہ درجہ لیول 4 سے زیادہ غاست ہے اور طاقتور بھی ہے۔ اس سے علاج کا طریقہ بھی آسان اور غاست ہے۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی لیول 7

ساتویں درجہ سے ہر قابل آپریشن امراض کا اس انرجی سے آپریشن کیا جاتا ہے مگر مہر دی کو کم کر سکتے ہیں اور تھک کر کنٹرول کر سکتے ہیں۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی لیول 8

آٹھویں درجہ سے وزن کو کم کیا جاسکتا ہے، جنسی امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے اور بہت سارے مسائل کا حل کیا جاسکتا ہے۔

### علاج میں پیرچونک ہیلنگ انرجی درجہ 4 کا کردار

پیرچونک علاج میں ہر پیرچونک ہیلنگ انرجی درجہ کا اپنی جگہ ایک خاص مقام ہے اور بیماری کے جلد خاتمہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور ہر درجہ کے ہونے اور استعمال معالج (Healer) کی ہیلنگ پاور میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتے ہیں۔ پیرچونک ہیلنگ کے اپنے لئے اس کا زیادہ استعمال دوسروں پر بے حد فائدہ مند ہے۔ پیرچونک ہیلنگ انرجی دوسروں پر استعمال کرنے سے تینے زہنگی اور انجائی خلیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ زہنگی کے بیشتر مسائل خود بخود حل

ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی درجہ 1

یہ درجہ ایک وقت میں ایک یا دوسریوں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے یہ زیادہ تر جسمانی بیماریوں مثلاً سردی، کمر درد، پیٹے کے جوزوں کا درد، چھوٹے جوزوں کا درد، پہلی کا درد، گھبراہٹ، دل ڈوبنا، پریشانی، بخار وغیرہ میں کارآمد ہے پیرچونک پاور ماسٹر جب اس درجہ کے صوبوں تکلیف کو دیتا ہے تو اس کے ساتھ دسب شفا بن جاتے ہیں اور تکلیف کے ہاتھوں میں شفا مل رہی آ جاتی ہیں اور بوقت علاج ہاتھوں سے نکل کر مرئی کے ساتھ حصے میں منتقل ہونا شروع ہو جاتی تھیں تکلیف اور مرئی دونوں محسوس کرتے ہیں جیسے قہر قہر ہوتی ہے یا پھر مرئی کشش سی محسوس ہونا شروع ہو جاتی بعض مرئیوں کو دوران علاج غصہ تکلیف مگر مرئی سناہٹ اور قہر قہر ہٹ بھی محسوس ہوتی ہے یہ قہر قہر ہٹ شفا انرجی کو وہاں لے جاتی ہے جہاں تکلیف ہوتی ہے اور یہ انرجی ہماری سوچ اور تصور کے ساتھ بھی کام کرتی ہے۔ اس سے نفسیاتی اور روحانی بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ اس درجے کے مددگار دوسرا اور تیسرا درجہ ہیں۔ ان تینوں کے بیک وقت استعمال سے مرئیوں کو فوراً آرام آ جاتا ہے اور یہ تینوں مل کر ہر قسم کی بیماریوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ پہلے درجہ سے کینسر بھی بیماریوں کے علاج کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس طرح لا علاج بیماریوں کے لئے دوسرے اور تیسرے درجے کی مدد ملنی پڑتی ہے یہ تینوں مل کر کینسر بھی بیماریوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ تاہم کینسر بھی بیماریوں کے لئے پانچویں درجہ کا کردار سب سے اعلیٰ ہے۔

### پیرچونک ہیلنگ انرجی درجہ 2

بے شک پیرچونک انرجی درجہ دوم سے تمام تر نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جاسکتا ہے لیکن اس کا خاص اثر نفسیاتی بیماریوں پر ہے۔ آپریشن، خوف، بے جا خوف، گھبراہٹ، تعلیمی مسائل، حافظہ اور یادداشت کی کمزوری، گونگے بہرے، پمن کان کے امراض، جسمانی اور روحانی امراض میں اس کا اہم کردار ہے۔ اس درجہ کی انرجی رُوح اور مثالی جسم Aura کو تازگی

دیتی ہے۔ بچوں کے علاج میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ بچوں کا رونا، ضدی پن، بچوں کا ڈر خوف وغیرہ کے لئے یہ درجہ خوب کام کرتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے عمری اسبلی امراض کے علاج میں نظر تیسرے درجہ سے بھی مدد لے سکتا ہے۔ دوسرا درجہ انسان کے مثالی جسم پر چرونی نے اس اثرات کو ختم کرتا ہے اور جسم کا دفاع کرتا ہے۔ یہ درجہ حیوانات کے لئے بہت مفید اور درد و علاج ہے۔ اس سے تمام تر جانوروں کے امراض کا بھی علاج کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس درجہ کو نباتات کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن نباتات کے لئے سپر چیکل ہیملنگ انرجی کا تیسرا درجہ زیادہ بہتر ہے تاہم دونوں کو بیک وقت استعمال کرنا نباتات اور حیوانات کے علاج میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

### سپر چیکل ہیملنگ انرجی درجہ 3

تیسرے درجہ کی سپر چیکل ہیملنگ انرجی تمام طریقہ ہائے علاج سے ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔ ادویات کے مضر اثرات کو ختم کر دیتی ہے اور علاج میں ہر درجہ کی ہیملنگ انرجی کی مدد کرتی ہے۔ اس کو ہر قسم کی بیماریوں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ نباتات اور حیوانات کے لئے بھی بہت مفید مریضوں کے علاج میں مفید ہے۔ یہ صرف بیماری کو ہی نہیں بلکہ جسم کے تمام قاسد مواد کو باہر نکال دیتی ہے۔ جسم کو ہر قسم کی بیماریوں سے نجات بخشتی ہے۔ گھروں کو توانا (Energi) کرنا۔ اور ان سے منفی اثرات (Negativity) ختم کرنا۔ مثلاً گھروں میں سے شریر جنات اور ارواح، دھواں، غیث، بھوت، پرت، مطلق اور گندی ارواح کے سبب اور سحر جادو کا لے۔ پتیلے، مطلق اور غلیظ گندے علم کے تمام بد اثرات کو بھی اسی درجہ کی انرجی سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ گھروں کے کشیدہ ماحول کو اس درجہ کی انرجی سے خوشگوار بنایا جاسکتا ہے اور یہ جان چیزوں مثلاً ککڑی، بھڑ، پانی، دھواں، کپڑے وغیرہ میں اس درجہ کی انرجی ڈالی جاسکتی ہے اور پھر یہ چیزیں جس منفی ماحول میں رکھی جائیں گی وہاں یہ مثبت انرجی خارج کرتی دیں گی۔ گویا ایک مطلق طبی لہریں خارج کرنے والا آلہ تیار ہو جاتا ہے۔ اس درجہ سے بظاہر سپر چیکل میڈیسن بھی تیار کر سکتا

ہے۔ جو ہر مرض سے نجات دلاتی ہیں۔ سپر چیکل ادویات براہ راست روح پر اثر انداز ہو کر بدن انسانی میں پیدا ہونے والی تمام امراض کو ختم کر دیتی ہیں۔

### سپر چیکل ہیملنگ انرجی درجہ 4

جب اس چوتھے درجہ کے ہو جس بظاہر نکل جاتے ہیں تو یہ انرجی پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے کی سو ارب (Billion) گنا زیادہ ہوتی ہے اس کا رابطہ کائنات میں پائی جانے والی تیز رفتار توانائیوں کے ساتھ بھی شلک کیا جاسکتا ہے۔ چوتھے درجہ کی ہیملنگ انرجی سے بظاہر دور قاصد سے علاج کر سکتا ہے۔ سپر چیکل طریقہ علاج ایک ایسا ذراثر اور حیرت انگیز ہے کہ ہو جس لینے کے بعد سپر چیکل بظاہر کے پاس چند منٹوں کے اندر اندر روزانہ مرلیش ہزاروں کی تعداد میں آغاز ہو جاتا ہے۔ اس درجہ سے اجتماعی علاج یعنی (Group Healing) کی جاتی ہے۔ جو کہ بہت ہی مفید ہے اس کا مددگار چھٹا درجہ ہے۔ جب سپر چیکل بظاہر کے مریضوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں تک بڑھ جائے تو چوتھے درجہ سے کام لیا جاتا ہے۔ بہت سے مریضوں کو ایک جگہ شلک کی شکل میں بیٹھا کر ہر طرح کی بیماریوں کا علاج منٹوں میں کیا جاسکتا ہے۔ انرجی کے لئے قاصد کوئی ایسی نہیں رکھنا مرلیش چاہے دور ہو یا نزدیک اس کا اثر ایک ہی جیسا ہوتا ہے۔ سپر چیکل ہیملنگ انرجی کے ضرورت مند دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں سپر چیکل بظاہر سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے اپنی بیماریوں کے بارے میں بتا کر علاج کروا سکتے ہیں۔ اس طریقہ کار میں سپر چیکل مریض کو کوئی ناخوشی نہیں ہوتی ہے کہ اس وقت پر آپ بیٹھ جائیں یا لیٹ جائیں میں آپ کو سپر چیکل ہیملنگ انرجی بھیج دوں گا۔ اس طریقہ علاج میں ناخوشی نہیں ہوتی ہے کیونکہ کبھی کبھی مریض پر اسے سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ فینڈی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے وقت مقرر کرنا ایک بہتر طریقہ ہے۔

### سپر چیکل ہیملنگ انرجی درجہ 5

اس درجہ کی انرجی کا تعلق جسم کے تمام بڑے انرجی سینٹر سے ہے۔ جب اس پانچویں

درجہ کے ہوئیں تھکڑا کر مل جاتے ہیں تو یہ انہی بیماریاں ہوتی ہے۔ جب یہ انہی بیماریاں ہوتی ہے تو جسم کی تمام غیر منظم اور غیر متوازن قوتیں منظم اور متوازن ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد ہونے سے اس درجہ کی انہی لہریں جسم کے (مثالی جسم) میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جسم کے کسی بھی حصے سے دوسرے کو کون کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ مگر اس درجہ سے زیادہ تھکڑا پانچ دن کے انہی سینٹر کو طاقت ور کرنے کے لئے استعمال میں آتے ہیں۔ جبکہ یہ درجہ کینسر اور چھانسی فی اوہی وغیرہ کے امراض کے لیے بھی خوب کام کرتا ہے۔ ایسی تمام موزی تکلیف جو پہلے چاروں درجات سے مکمل طور پر ختم نہ ہو رہی ہو اس درجہ کی انہی سے علاج کیا جاتا ہے۔ اس درجہ کی انہی بدن مرینوں کے ہر ایک طریقہ میں کھچ کر تکلیف کو ختم کر دیتی ہے نیز اس درجہ کی سپر چنک انہی جسم مثالی کی روشنیوں کو متوازن کر دیتی ہے جب اور اسی روشنیوں کو متوازن ہو جاتی ہیں تب تکلیف خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

### سپر چنک ہیلنگ انہی درجہ 6

اس درجہ کی بیماریاں یعنی سپر چنک پاور ماسٹر سے جوہیں لینے کے بعد ہوتی ہے۔ جب تھکڑا کو اس درجہ کے جوہیں مل جاتے ہیں تب اس کی سائیں جسم سے باہر کی سپر چنک انہی سے شلک ہو جاتی ہیں اور سپر چنک ہیلنگ انہی درجہ چہارم کی طرح ذرے سے ہی تھکڑا ماسوں کے ذریعے مرینوں کا علاج کر سکتا ہے۔ زمین کا قسطہ کو کتنا ہی کیوں نہ ہو چند گھنوں میں مرینوں تک نہ شفا ملی ہو اور کچھ کرائیں بیکاری سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔ ایک برا معتم سے دوسرے برا معتم تک مرینوں میں شفا ملی انہی کو کم از کم پانچ صفت تک محسوس کرتا ہے۔ یہ درجہ چوتھے درجہ سے زیادہ طاقتور اور زیادہ تیزی سے کام کرتا ہے۔ قاصداً مرینوں کا علاج کرنے کے لئے یہ درجہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے جس سے سپر چنک تھکڑا ماسوں میں مرینوں کو شفا ملی لہریں بھیج کر انہیں بیکاریوں سے نجات دلا سکتا ہے۔

### سپر چنک ہیلنگ انہی درجہ 7

اس درجہ کے جوہیں لینے کے بعد اس کی انہی بیماریاں ہوتی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہر طرح کی قوتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس درجہ کی انہی سے مرینوں کے آپریشن کئے جاتے ہیں۔ بدن انسانی میں ضرر سارا جڑ و ٹٹاں گردوں کی چھری مٹانہ کی چھری، پتہ کی چھری، ٹھنڈوں کا پتہ جاتا، بدن کے کسی بھی حصے میں رسیوں بن جاتا، امراض دلی، امراض معدہ وغیرہ جن کی تمام تر قائل آپریشن امراض کا علاج اس درجہ کی انہی سے کیا جاتا ہے۔ اس درجہ سے کیے جانے والے آپریشن بے ضرر ہوتے ہیں پھر لطف یہ کہ مرینوں کو جراحی کے تکلیف دہ مراحل سے بھی نہیں گزرتا جڑ و ٹٹاں اور مرینوں کو آپریشن بھی ہو جاتا ہے۔ مگر چند ہی مرینوں کو پرہیز ضرور کرنا پڑتا ہے جیسا کہ جراحی آپریشن کے بعد پرہیز ہوتا ہے۔

### سپر چنک ہیلنگ انہی درجہ 8

تھکڑا کو جب اس آٹھویں درجہ کے جوہیں سپر چنک پاور ماسٹر سے مل جاتے ہیں تب تھکڑا میں اس درجہ کی انہی بیماریاں ہوتی ہے۔ اس درجہ کی انہی سے انسان اپنا دوسرے کو کون کا حسن بڑھا سکتا ہے۔ یہ انہی بنیادیں سے متعلق ہے جنہیں کشش، پیاس اور سرخی کا باعث بنی انہی ہے۔ یہ انسانی زندگی اور حیات کو ارتقا بھی دیتی ہے اور ختم بھی کر سکتی ہے۔ اس انہی نے انسان زندگی میں اپنی مرضی سے خوشیاں لاسکتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے مرد اور عورت کے تمام تر جنسی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ جنسی اعضا کی خوبصورتی کے لئے بھی اس درجہ کی انہی کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جنسی قوتوں کو کنٹرول بھی کیا جاسکتا ہے اور انہیں بڑھا بھی جاسکتا ہے۔ چھوٹے مرینوں کو کشش کے لئے بھی یہ انہی خوب کام کرتی ہے۔ علاوہ انہیں اپنے وزن اور عمر پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے اس انہی کے ذریعے آپ اپنے وزن اور قد کو نارمل کر سکتے ہیں۔ جھریاں ختم کر کے چہرے کو انتہائی بد کشش بنایا جاسکتا ہے۔

پیرانارمل سائنس میں (مثالت اور دائرہ) کیا ہے؟

کائنات کی ہر چیز مثلث Triangle اور دائرہ Circles کے تانے بانے میں بنی ہوئی ہے۔ فرق یہ ہے کہ کسی نوع کے اوپر دائرہ غالب ہے اور کسی نوع کے اوپر مثلث غالب ہے۔ مثلث کا غلبہ قائم ایڈز اسپیس Time and Spacs کی تخلیق کرتا ہے اور جس نوع پر دائرہ غالب ہوتا ہے وہ مخلوق لطیف اور مادراتی کہلاتی ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی، جیسے جنات اور فرشتے اور ان جیسی دیگر مخلوقات ہیں۔

مثلث اور دائرے کا مطلب ہے۔ حاکم توانائیوں کا مجموعہ یا گروپ آف سپر چیکل پاورز انرجیز۔ اسے آپ کا کائنات اور سچی پراثر انداز ہونے والے ان ذرات کا مجموعہ بھی کہہ سکتے ہیں جس سے پوری کائنات اور زندگی وجود میں آئی۔ دوسرے الفاظ میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کائنات میں موجود ہر بنیادی اصلی اور حقیقی توانائی کا نام مثلث ہے۔ ایک مثلث میں سات توانائیاں موجود ہوتی ہیں۔ تمام مثلثوں کی شکل و صورت کچھ اس طرح ہوتی ہے جو کہ اوپر سے دائرہ اور دائرے سے مثلث توانائیاں ہوتی ہیں۔ مثلث انسان پر حاکم ہے اور دائرہ سپر چیکل پاورز پر حاکم ہے۔ جب انسان اپنے اوپر محیط مثلث کی گرفت کو ختم کر کے دائرہ میں داخل ہو جائے تو اس کا رابطہ سپر چیکل پاورز سے ہو جاتا ہے۔ ہماری کائنات پر مثلث محیط ہے اور سپر چیکل ورلڈ پر دائرہ محیط ہے۔ اسے آپ سمجھنے کے لئے اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ دائرہ (گن) اور مثلث (فیکن) ہے۔ مثلث عالم ناموس و امثال ہے اور دائرہ عالم امر ہے۔ یعنی عالم ملکوت سے چرہ برآں سپر چیکل ورلڈ سے حاکم توانائی عالم ناموس کی طرف نزول کر رہی ہیں۔ اس کے درمیانی فاصلہ میں سات اہم ستوں ہیں انہی آپ سات قسم کی توانائیاں بھی کہہ سکتے ہیں۔ آسانی کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مثلث زندگی ہے اور یہ کھٹکھاؤں مربوط ہے۔ مثلث کے اوپر دائرہ تمام نظام شمسی اور دیگر کھٹکھاؤں کے نظام کو نگاہ کرتا ہے۔ مثلث زندگی کی ابتدا ہے۔ اور دائرہ کائنات چکر زندگی کا خاتمہ یا قیامت ہے۔ سپر چیکل پاورز کائنات کی احساس ہے۔ جب کوئی سپر چیکل فرد

ایسی اشیاء دیکھتا ہے جو ہمارے حواس خمسہ سے بالاتر ہیں تو وہ انہیں ایک اور قسم کی فضا یا غما میں دیکھتا ہے۔ جسے چٹنی فضا یا سپر چیکل ورلڈ کہتے ہیں۔

سپر چیکل وینڈی ہر قسم کی لہروں مثلاً (آواز کی لہریں، عکس، روشنی یا خیالات کی لہروں) کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا ذریعہ ہیں۔

انسان ہے شمار صلاحیتوں کا مجموعہ ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ لہذا انسان کی ہر صلاحیت فطری طور پر تخلیقی قوت رکھتی ہے۔ آدمی جب اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتا ہے تو ان صلاحیتوں کے استعمال کا نتیجہ اپنے کام کی صورت میں دیکھ لیتا ہے اور اس کا تنقیدی ذہن اس کام کی خوبی یا خرابی سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے قسم کے حواس متصل ہیں۔ ایک حواس ناظم ایڈز اسپیس کے پابند ہیں اور دوسرے حواس ناظم ایڈز اسپیس کی پابندی سے آزاد ہیں۔ آزاد حواس کی ہر اطلاع آدمی کی ایک باطنی صلاحیت ہے۔ اس اطلاع پر انسان کے دو جسم ہر وقت متحرک ہیں۔ ایک خواب کا جسم یعنی جسم مثالی۔ دوسرا مادی جسم۔ جسم مثالی کی ہر حرکت قائم ایڈز اسپیس سے آزاد ہے۔ جب کوئی بندہ اپنے (Inner) یعنی ذات سے واقف ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے زمان و مکان (Time & Space) کا پردہ اٹھ جاتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ سب کچھ میرے اندر ہے۔ ذات انسانی کے اندر ایک نقطہ ہے اور یہ نقطہ کائنات کی مانگیر و قلم ہے۔ اس نقطہ کو جب پھیلے اور نشر ہونے کا موقع دیا جاتا ہے تو ساری کائنات دماغ کی سکرین پر فلم بن کر متحرک ہو جاتی ہے۔ اس نقطہ کی ہر پیرا اور وکٹش مثال برگد کے درخت کے سچے سے دی جا سکتی ہے۔ برگد کا سچ جو ششاش کے دانے سے چھوٹا ہوتا ہے، جب زمین ایک خاص پروسس کے تحت اس کو حرارت پہنچاتی ہے تو سچ کے اوپر کارپاؤت آرت جاتا ہے اور اندر سے برگد کا پودا نمودار ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی جسامت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے نیچے جاتا جس تک ٹھہر جاتی ہیں اور اس کی وسعت پھر بھی برقرار رہتی ہے۔ جب ششاش سے چھوٹے دانے میں ایک برگد کا درخت چھپا ہوا ہے تو انسان جو اشراف المخلوقات ہے اس کے اندر کیا کچھ نہیں چھپا ہوگا۔۔۔ غور کریں اور اپنے

اندہر جھانگیں اور پھر مشاہدات کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں ہر چوک پور عقل رکھی ہے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق آپ جتنی چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

جسم یا دماغ میں اطلاعات کہاں سے آتی ہیں یہ سوال ہزاروں سالوں سے مفکرین کا نقطہ تحقیق رہا ہے یونانی مفکر ارسطو کا نام فلسفہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل تصور کیا جاتا ہے۔ ارسطو کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فلسفہ کی بنیادیں انبیاء و کرام کی تعلیمات سے استوار کی تھیں۔ ان کے فلسفہ کی پیچیدگیوں کو نظر انداز کر کے جب ان کی تعلیمات پر غور کیا جائے تو اس خیال کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنی کتاب (Republic) میں تحریر کرتے ہیں کہ پیٹیدہ طاقت کا مقام ول پر ہے۔ ارسطو زندگی کی حرکت کو ”نیوما“ قرار دیتے ہیں۔ ماہرین نے ”نیوما“ کو بااختلاف روح قرار دیا ہے ارسطو کے مطابق نیوما انسانی جسم میں کثرت کی مانند حرکت کرتی ہے۔ چنانچہ ”نیوما“ کسی کی وجہ سے خیالات اور خواہشات ہوتی ہیں۔

”جسم“ روح کی تین اقسام کے تحت کام کرتا ہے۔ پہلی روح حقیقی (Natural Spirit) ہے جس کا مقام جگر ہے۔ دوسری روح حیاتی (Vital Spirit) جس کا مقام دل کے بائیں ونٹریکل پر ہے۔ جب کہ تیسری روح حیاتی (Animal Spirit) ہے جس کا مقام دماغ پر ہے۔

### گروپ ہیملنگ کے لئے

گروپ ہیملنگ کے لئے جتنے زیادہ مریض ہوں مثلاً میں، پچاس سو یا دوسو مریضوں کے گروپ کا علاج کرنے کے لئے یہ طریقہ استعمال کریں۔ سب کو شلٹ کی شکل میں بیٹھا دیں۔ اور خود کپڑے ہو کر لیول 4 کی سپر چیکل انری دیں۔ اور تمام مریضوں کو پہلے سے آگاہ کر دیں کہ جس جسم کو آرام آتا جائے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ اور دعا مانگتے کہ بعد اپنی آنکھیں کھول لے۔ اُسے گروپ سے الگ کر دیں۔

گروپ ہیملنگ کا طریقہ یہ ہے کہ لیول 4 کی ہیملنگ دیتے ہوئے مریضوں کو شلٹ

کی شکل میں بیٹھا کر خود شلٹ کے ایک کونے کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھوں سے شلٹ کی شکل بنا کر (انگوٹھے نیچے تاک کی طرف کریں اور انگلیوں کو اوپر ماتھے کی طرف کریں اور آنکھیں بند کر کے ہر چوک ہیملنگ انری دیں) مریضوں کو انری ملے گی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ مریضوں کو انری دی جا سکتی ہے۔

### انری ہال کے ذریعے فاصلاتی مریضوں کا علاج کرتا

سپر چیکل ہیملنگ انری لیول 4 میں آنکھوں کو بند کر کے دونوں ہاتھوں میں انری ہال پکڑیں پھر ہاتھوں کو گھماتے جائیں یعنی (موو) کرتے جائیں۔ اور چند بار درجہ 4 کی فریکوئنسی گھمائیں۔ جب انری ہال سے ہاتھوں کو انری محسوس ہو تو دنیا میں کسی بھی جگہ اپنے مریض کی طرف انری ہال فضا میں پھینک دیں۔ مریض جہاں کہیں بھی ہوگا اُسے شفا ملی انری محسوس ہوگی۔ اور دس سے پندرہ منٹ تک اُسے انری محسوس ہوگی۔ جس کا شفا ملی اثر چھین گئے تک رہے گا۔ چوبیس گھنٹے بعد دوبارہ اُسے انری ہال کے ذریعے شفا ملی لہریں (سپر چیکل ہیملنگ انری) بھیج دیں۔ چند بار کے علاج سے مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

سپر چیکل لیول 4 سے آپ انری ہال بنا کر دنیا کے کسی بھی کونہ میں کسی کی طرف پھینک سکتے ہیں وہ محسوس کرے گا۔ اگر کسی کی تصویر ہے تو اس پر بھی آپ لیول 4 کے ذریعے انری بھیج سکتے ہیں مریض جہاں کہیں بھی ہوگا اُسے شفا ہو جائے گی۔ کیونکہ تصویر اور فرد کے درمیان بھی باورانی لہروں کے ذریعے رابطہ ہوتا ہے۔ انری ہال بنانے کے لئے کھڑے ہو کر سپر چیکل لیول 4 کی فریکوئنسی ڈال کریں اور ہاتھوں کو تھوڑے فاصلے پر اوپر اُٹھائیے دائیں بائیں موو کرتے جائیں۔ تھوڑی دیر میں آپ اپنے ہاتھوں میں انری خارج ہوتی ہوئی محسوس کریں گے۔ پھر انری ہال کا آپ کو احساس ہونا شروع ہو جائے گا۔ جیسے ہی آپ کے ہاتھوں کے درمیان انری ہال محسوس ہو تو تصور سے جہاں آپ کا مریض ہے وہاں انری ہال پھینک دیں۔ انری ہال کی توانائی کو مریض دنیا کے کسی بھی کونہ میں 5 سے 10 منٹ تک محسوس کرے گا۔ اور اس کے اثرات

بدن انسانی میں 24 گھنٹے تک رہیں گے۔ یعنی ہر 24 گھنٹے تک اپنا دور کھڑی رہے گی۔ اگلے روز آپ دوبارہ انرجی بھیج سکتے ہیں۔ اس طرح چند بار سے آپ کا مریض تندرست ہو جائے گا۔ اس کے لئے فاصلے کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔ زمینی فاصلہ خواہ کتنا ہی ہو۔ آپ ہر چنک لیول چھ 6 سے بھی فاصلاتی مریضوں کا علاج کر سکتے ہیں۔ یہ لیول چار 4 سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اور آسان بھی ہے۔ آپ بائیں ہاتھ کی پہلی تین انگلیوں سے نرائی انگلی بنا کر اپنے ماتھے پر یعنی تیسری آنکھ کے مقام پر رکھیں اور لیول 6 کی فریکوئنسی ڈائل کریں اور انرجی سنڈ کریں۔ یعنی e-mail کی طرح چند لمحوں میں انرجی وہاں پہنچ جائے گی جہاں آپ کا مریض ہے اور وہ محسوس بھی کرے گا۔ اور اُسے جو مرض یا تکلیف ہوگی اس سے نجات حاصل کر لے گا۔ یہ طریقہ بڑا درست ہے۔

### انسان اور سپر چوکل انرجی

انسان کے اندر بھی ایک نظام کیکڑاؤں کی طرح ہے۔ انسان کے اندر بھی ایک یونیورسل فورس موجود ہے۔ اس کو ایک خاص طریقے سے حرکت دینا یا سہرچرل دینا میں داخل ہوتا ہے (SUPERNATURAL WORLD) سہرچرل دینا کیا ہے؟ یہ ایک ماورائی دنیا، مافوق الفطرت دینا ہے۔ نیچر کے قانون میں کہ ہم اپنی باؤں کو کچھ خاص حرکت دے کر نیچر کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں۔ جیٹا نائل سائنس میں سپر چوکل ہینگ اس ایک زبردست طریقہ علاج ہے جو بلیو اور دیات کے ہے۔ سپر چوکل ہینگ انرجی کورس میں کسی قسم کی ریاضت، کسی خاص مشق، کسی خاص عمل، کسی خاص چلنی کی ضرورت نہیں ہوتی ہیں اس لیے آپ کو زائفر کروایا جاتا جو مرتے دم تک نہ کوئی آپ سے جھگڑ سکتا ہے نہ آپ کے علم میں کسی واقع ہوئی اور نہ اس علم کی کبھی رجعت ہوگی۔ اور آپ کے مریضوں کے تعداد ہزاروں تک پہنچ جائے گی۔ سپر چوکل انرجی ایک زبردست روحانی فورس ہے جس سے آپ ہر مرض کا کامیاب علاج کر سکتے ہیں۔ نہ دوا خانہ بنانے کی ضرورت اور نہ کسی طرح کی میڈیسن لانے کی ضرورت ہے۔ چند گھنٹوں میں آپ کو ایک

سپر چوکل انسان بنایا جاتا ہے کہ پھر آپ اپنا اور دوسروں کا بھی علاج کر سکتے ہیں۔ میرا کوئی بھی کمزور سے کمزور شاگرد میڈیسن استعمال نہیں کرتا کیونکہ اس کے پاس ایک زبردست طریقہ علاج موجود ہے جسے ہم نے سپر چوکل ہینگ انرجی کا نام دیا گیا ہے۔ میرے بے شمار ایسے شاگرد ہیں جو یہ علم حاصل کرنے سے پہلے دوا سازی کرتے تھے میڈیسن استعمال کرتے تھے یا ادویات سے مریضوں کا علاج کرتے تھے مگر جب انہوں نے یہ طریقہ سیکھ لیا تو وہ ادویات سے بے نیاز ہو گئے۔

### سپر چوکل ہینگ انرجی کیا ہے؟

خلیہ کیوں بنتا ہے اور جب بنتا ہے تو کس انرجی کے ذریعے بنتا ہے؟ زندگی کیا ہے اور زندگی کی توانائی کیا اور کون سی ہے؟ ہم بتا دیں ہوتے ہیں اور جب بتا دیا جاتا ہے تو کبھی کبھی میڈیسن کھائے کیوں تندرست ہو جاتے ہیں؟ میڈیکل سائنس کی ترقی سے پہلے بیماریاں کم کیوں تھیں اور علاج کے عام طریقوں سے انسان جلدی کیوں تندرست ہو جاتا تھا یا کوئی طریقہ علاج استعمال کئے بغیر بھی بیماری کچھ عرصہ بعد خود بخود کیوں ٹھیک ہوجاتی تھی؟ کیا میڈیکل کی میڈیسن ہماری قوت حیات کو کمزور نہیں کرتی؟ ان تمام سوالات کے جوابات جیٹا نائل سائنس ہی دے سکتی ہے۔ سپر چوکل انرجی خلیہ کو فعال اور تازگی دیتی ہے۔ خلیہ کے لئے تمام ضروری مواد فراہم کرتی ہے اور اضافی مواد کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر مواد میں کمی دیکھی ہو تو اس کو بھی پورا کرتی ہے۔ اور خلیہ اس کا فاسٹ بن جاتا ہے کہ وہ فاسٹ دھڑکا سکے۔

انسان ہزاروں سال سے سپر چوکل یا پورز کی تلاش میں رہا ہے جس نے اسے تھوڑا بہت سمجھا بھی ہے اور حاصل بھی کیا ہے۔ رجحانا جانا ہے اس کے مطابق کم از کم ایک درجن کے قریب اس کے مختلف ماہر لکھے ہیں۔ مثلاً، ہایپو انرجی، ہایپو کیکٹ فورس، لائف فورس، پرائیام، ہیکٹل فورس، ڈیٹی قوت، کائناتی قوت، ہایڈرو میکٹک فورس، ہیکٹکٹک فورس، روحانی طاقت، پیکرازا، جیٹا نائل فورس، مانا، امین ریج، وائل ڈرس، انڈیانی ہٹلی، چنی پاورز، چپاس، ٹیلی جنسی، یا جھریک قوت،



اور انہماک اور غیر والے اور بھی بے شمار ہیں۔

زیادہ تر مادی لوگ انسان کو باطل خالی سمجھتے ہیں ان کے نزدیک انسان میں کوئی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ سوائے مادی ریشوں کے اور بس۔

ایک مافوق الفطرت قوت کی تلاش میں ازل سے انسان سرگرداں ہے۔

انسان روزِ ازل سے اب تک ایک برتر قوت کا عقیدت مند رہا ہے اور اس برتر قوت کی تلاش میں تھکا دینے والی ریاضیں بھی کی اور گوشہ نشین ہو کر چلے کٹی بھی کی اور نہ جانے کیا کیا مشقتیں کی ہیں۔ اس برتر قوت کی خاطر قسم قسم کے عقائد و دعوں میں آئے۔ برتر قوت کو ہر عقیدت مند الگ الگ تصور سے دیکھتا ہے ہر مذہب کے پیروکار خدا کے بتائے ہوئے بیانات، احکامات، الہامات، معجزات اپنے طور طریقے سے دیکھتا ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے پیروکار غلط سمجھتے ہیں۔ کہ خدا نے ایسے نہیں بتایا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں، ایسا بتایا ہے۔ دوسری طرف اس طرح کی باتوں نے انسانوں کے درمیان نفرتیں، حسد، تنگ نظری، غرور اور خود غرضی کی دھاریں کھڑی کر دی ہیں۔ دنیا میں انہیں بڑے مذاہب کی تقریباً ایک لاکھ شاخیں ملتی فراتے ہیں۔ یہ فراتے ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ فرقہ بنانے کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب ذہن میں یہ سوال پیدا ہو جائیں کہ ہمارے کردار، مسلک و غیر مذہب کے بارے میں درست نہیں ہے یا خدا نے یہ ایسا نہیں فرمایا ہوگا۔ یا خدا کے فرمان اور اس دور ہم چاہے اور سمجھتے ہیں۔ کچھ فراتے سائنسی علوم کو بھی گمراہی سمجھتے ہیں۔ جبکہ کہ سائنس کی اچھی اور مضبوط بنیادوں کو خوب استعمال بھی کرتے ہیں۔ سائنس بھی تو اس کائنات میں موجود چیزوں سے بحث کرتی ہے۔ یعنی ان چیزوں سے بحث کرتی ہے۔ جو برتر قوت (خدا) نے بنائی ہیں۔ تو اگر ہم خدا کی بنائی ہوئی چیزوں سے بحث کرتے ہیں تو ہم اعتراضات کا کیا فائدہ ہوگا۔ ان غلط فہمیوں نے ہمیں گمراہ کر دیا ہے۔ مانا کہ مادی سائنس کے کچھ مضمرات اثرات بھی ہیں لیکن سب سے زیادہ نفرتیں، تضادات، اختلافات، اعتراضات اور خود غرضیاں تباہ کن ہیں۔ سائنسی علوم کا کیا تصور ہے؟ تصور تو ہمارا ہے

کہ سائنس تو کیا مذہب کو بھی غلط استعمال کر رہی ہیں۔ خدا کے بارے میں ذکر شدہ نقطہ سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جب تک ہمارے اندر نفرت، حسد، تنگ نظری، غرور اور خود غرضی ہو تو ہم بتا رہے ہیں کہ جگہ ہماری ذرا بڑھ جائے گی۔ کیونکہ یہ سب بیماریاں ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم برتر قوت تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی برتر قوت کو کبھی پہچاننا جاسکتا ہے۔ برتر قوت میں محبت سے دیکھ رہی ہے نہ کہ غصب، نفرت اور تضاد سے، انسان کی طبیعت (نچر) مرنے اور مارنے والی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں ایک دوسرے کی تباہی کے بارے میں سوچنا چاہی ہے۔ ہمیں قدرت کے نظام کے مطابق چلنا چاہیے جس کے ذریعے مادی قوتوں کو حاصل کریں اور حقیقت سامنے آئے۔

سپر چوکل، ہیملنگ انرجی کے درجہ جات یا لیولز

لیول 1 (پہلا درجہ)

سپرٹ انرجی غلہ کو کلھل اور تانگی دیتی ہے۔ غلہ کے لئے تمام ضروری مواد مہیا کرتی ہے اور اضافی مواد کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر مواد میں کمی بیشی ہو تو اس کو بھی پورا کرتی ہے۔ اور غلہ اس قابل بن جاتا ہے کہ ٹشو دفا پاکسے۔

"A" یہ توانائی ہمیشہ کو ظر کا طریقہ سے نکلتی ہے جو گوشت، ہڈی، پوست Skin اور خون کو زندہ رکھتی ہے۔ یہ کچھ خاص مدت کے بعد ختم ہو جاتی ہے کسی جاندار میں اس توانائی کے ختم ہونے کا مطلب اس کی موت ہے۔

"B" یہ لازوال اور لافانی توانائی ہے۔ کوئی جاندار اگر گرمی جانتے تو بھی یہ اسی حالت میں توانائی انگلی کے اندر دیتی ہے۔ اس توانائی کو سپر چوکل پاور ماسٹر ایک خاص طریقہ سے بیدار (حوصلے) کرتا ہے۔ جس کی شدید، تیز اور خوشگوار لہریں جسم میں ڈورنا شروع کر دیتی ہیں۔ جب یہ توانائی بیدار ہوتی ہے تو پھر ہم کائنات میں موجود تمام توانائیوں سے شلک ہو جاتے ہیں اور ہم اپنے اندر سپر چوکل انرجی اور کائنات میں موجود حیاتیاتی توانائی (سپر چوکل پاور) دونوں کو

استعمال کرتے ہیں اس سے ہم اپنا دوسروں کا علاج کر سکتے ہیں۔

”C“ یہ دایات یعنی ”امرو اور گن“ والی توانائی ہے جو کہ توانائیوں کو ہم آہنگ (حوہیں) یا مربوط کرنے کے ساتھ خود بخود بیدار ہو جاتی ہے۔ یہ ایک تھریج یعنی شفا کی توانائی کو براہ راست وہاں لے جاتی ہے جہاں تکلیف یا بیماری ہوتی ہے اور ہماری سوچ اور تصور کے ساتھ بھی کام کرتی ہے۔

اب آپ کچھ دیکھیں ہوں گے کہ سب سے پہلے ہر چنگ پاور ماسٹر ہمارے ہاتھوں کی انرجی کو بیدار کرتا ہے جس سے ہاتھوں میں شفا کی لہر (ہیلتھ ویوز) آ جاتی ہیں اور ہاتھوں سے آگے نکل کر مریض کے جزائے جسم میں منتقل ہو جاتی ہیں اور ہاتھوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ جب اس توانائی کو اپنے اور دوسروں کو لوگوں کی بیماریاں ختم کرنے میں استعمال کر لیا جائے تو پھر اگلے مرحلہ یعنی (دوسرے درجہ) لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ تو ہر چنگ پاور ماسٹر آپ کو ہر چنگ ہیلتھ انرجی کے دوسرے درجہ کے حوصلے دے دیتا ہے۔ اب آپ اس توانائی کو استعمال میں لا کر پھر اگلے یعنی تیسرے مرحلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو ہر چنگ پاور ماسٹر تیسرے درجہ کے حوصلے آپ کو دے کر اس انرجی کو اچھا کر کے اور اسی طرح یہ سلسلہ حرکت چلا رہتا ہے۔

### لیول 2 (دوسرے درجہ)

اس کا تعلق سائنس سے ہے اور ہمارے نظام شخص کو حیات بخشتا ہے اس کا A حصہ آکسیجن جیسی توانائی کو جسم کے پچاس کھرب خلیات کو بھجوا ہے مگر ہر چنگ پاور ماسٹر B حصہ کے حوصلے دیتا ہے یعنی بیدار کرتا ہے تو شفا کی Healing توانائی ہماری سائنسوں کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے۔ اس طرح بذریعہ سائنس علاج کیا جاتا ہے۔

### لیول 3 (تیسرے درجہ)

اس انرجی کے حوصلے کہ ہر چنگ پاور ماسٹر سے جان چیزوں میں منتقل کر دیتا ہے جنہیں پھر میڈیسن اور ادویات کے طور پر علاج کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اور اس انرجی

سے ہر جاندار اور آسیب زدہ گھروں سے ہر جاندار اور آسیب کے اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر جاندار اور آسیب دار روحانی حیثیت، بصورت پریت وغیرہ سب کی بنیاد نیکیلیج ویوز ہیں۔ اور تیسرے درجہ انرجی نیکیلیج ویوز کو ختم کر کے پانچویں ویوز کی زیادتی کر دیتی ہے اس لئے گھروں کے کشیدہ ماحول کو بھی خوشگوار اسی انرجی سے بنایا جاتا ہے۔ یعنی گھروں کو ناز کر دیا جاتا ہے۔ اور اہل خانہ ایک دوسرے سے کچھ کچھ رہنے کی بجائے خوش و خرم رہتے ہیں۔ اہل خانہ کے لڑائی جھگڑے اور گھریلو اختلافات ختم ہو جاتے ہیں۔ ہر آدمی بیدار اور افراد کو اسی توانائی سے کوئی بے جان چیز انرجیاں کر کے دی جاتی ہے۔ جس سے ہر وقت مثبت ویوز کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ اور فرد فنی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

### لیول 4 (چوتھے درجہ)

جب یہ انرجی بیدار (حوہیں) ہوتی ہے تو اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے کئی سو ارب (Billion) گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا رابطہ کائنات میں پائی جانے والی تیز رفتار توانائیوں مثلاً (کاسمک بزم، کائناتی توانائی، جی ایل فوس، ہیرنچل فوس) وغیرہ کے ساتھ بھی منسلک کیا جاسکتا ہے اس انرجی کے ذریعہ مریض میں ختمی بھی ڈوری ہو سکتی ہے چنگ پاور ماسٹر انرجی کو انتہا میں لا کر اس کا علاج کر سکتا ہے۔

### ہر چنگ ہیلتھ انرجی کے فوائد

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس انرجی سے بدن انسانی میں پیدا ہونے والی تمام امراض بشمول نفسیاتی پر اظہار اور آسٹریل ہڈی کے ٹھٹھٹھ کو بھی اس انرجی سے دور کیا جاتا ہے۔ اور ایسے امراض جسے جدید میڈیکل سائنس نے لا علاج قرار دے دیا ہو ہر چنگ ہیلتھ انرجی سے ان کا علاج ممکن ہے۔ قاصداً مریضوں کا علاج وغیرہ بھی اس میں شامل ہے۔ یعنی مریض اگر دنیا کے ایک کونے اور مریض دنیا کے دوسرے کونے پر موجود ہو تو بھی علاج کیا جاسکتا ہے۔

### بچے اور پیر چنک ہیلنگ انرجی

چھوٹے بچوں کو نئے فرشتے بھی کہا جاتا ہے اور انہیں پھولوں سے بھی تعبیر دی جاتی ہے۔ بچے محسوس ہوتے ہیں اور ان کے ذہن مادائی دنیا سے بڑوں کی نسبت زیادہ آشنا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں کئی انرجی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جو ان میں بچے شعوری منازل طے کرتے ہیں تو ان میں کئی انرجی پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ کئی انرجی بچوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر چنک ہیلنگ انرجی بچوں پر زیادہ خوشگوار اثرات پیدا کرتی ہے پیر چنک ہیلنگ بچوں کے لئے بے ضرر اور زیادہ مفید و مکمل طریقہ علاج ہے۔ مزے کی بات یہ کہ سوتے ہوئے بچوں کے بدن پر ہاتھ رکھ کر آپ پیر چنک ہیلنگ انرجی صرف چند منٹ دیں تو بچے کو بہت خوش ہواش بھاش اور تازہ دم آگئیں گے۔ اگر روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بچوں کو ہیلنگ دیں تو ان کی لافلی صلاحیتیں بہت زیادہ بڑھ جائیں گی اور ان کی شخصیت مثبت ہوگی۔ لڑکپن کی بیماریاں سے محفوظ رہیں گے۔ ایسے بچے جن کو بچپن سے ہی پیر چنک انرجی دی جائے وہ بڑے ہو کر تازہ و رادار و عظیم شخصیت کے مالک بن جاتے ہیں۔ اگر پیر چنک انرجی حاملہ عورتوں کو دی جائے تو بچوں کی ولادت آسانی ہوتی ہے بڑے بچے دو دوں بڑوں کو سکون دیتے ہیں۔

### پیر چنک ہیلنگ انرجی کے حویس

حویس (Hops)

یونانی سے لیا گیا ہے اور کرتا دم آج تک کرتا ہلک کرتا چگاڑتا ہے۔ پیر چنک یاوری یونانی کہ ہے۔ پیر چنک یا سائنس میں کاکائے تو انہیں سے شکبہ ہونے کو حویس Hops کہا جاتا ہے۔ حویس ایک ایسا عمل ہے جس میں پیر چنک یاور ماٹرائی بہت سی بیماریاں تو قوت کو استعمال کیا لاتا ہے۔ اس عمل میں پیر چنک یاور ماٹرائی لا شعوری Un Consious اور شائگرد کی صلاحیتوں کو استعمال میں لا کر شائگرد کو حویس (Hops) دے دیتا ہے۔ حویس عمل کاکائی تو قوتوں پیر چنک یاور ماٹرائی شائگرد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ یعنی جب تک ماٹرائی

کو پیر چنک ہیلنگ انرجی کے حویس نہ دے شائگرد اس انرجی سے کام نہیں لے سکتا۔ دوسرے الفاظ میں ماٹرائی شائگرد کو ہیلنگ انرجی فراہم کر دیتا ہے۔ اور شائگرد بغیر کسی ریاضت اور بغیر کسی چلہ کشی کے پیر چنک ہیلنگ بن جاتا ہے۔

### حویس کے دوران شائگردوں کے محسوسات و مشاہدات

ماٹرائی پیر چنک ورلڈ میں ڈوب جاتا ہے اور تو انہیں کو ایک دوسری سے ملانے میں مصروف ہوجاتا ہے۔ شائگرد بہت سی قوتوں کو محسوس کرتا ہے۔ جس میں اول پورے جسم میں خوشگوار پیر چنک ویلڈ ڈورڈنا اور جسم کے ارد گرد تو انہیں کو ایک سرکل محسوس کرتا۔ خوشی اور سکون محسوس کرتا شامل ہے۔ شائگرد اپنے جسم کو بہت ہلکا محسوس کرتا ہے۔ شائگرد ہند آنکھوں سے پیر چنک ورلڈ کے مشاہدات بھی بعض اوقات کرتا ہے۔ مختلف قسم کے رنگ اور روشنیوں کو دیکھتا ہے۔ پیر چنک انرجی کے سلسل ہواؤ کی وجہ سے جسم میں ایک خوشگوار کپکپاہٹ (Vibration) محسوس ہوتی ہے۔ یہ حویس لینے کے دوران محسوسات اور مشاہدات ہیں۔ لیکن صرف یہ نہیں کبھی تو حویس کے دوران کچھ اور چیزیں بھی مشاہدہ میں آتی ہیں لیکن یہ تمام لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔

1۔ کبکھائی نظام میں اپنے آپ کو محسوس کرنا۔ اور مختلف روشنیوں دیکھنا۔

2۔ اپنے ارد گرد غیر مادی اجسام یا اشخاص کو محسوس کرنا۔

3۔ اپنے آپ کو ذہن سے اوپر اٹھتا ہوا محسوس کرنا۔ یعنی کشش ثقل سے آزاد ہونا۔

اس میں کوئی حیرانی دانی بات نہیں ہے۔ غیر مادی اجسام یا اشخاص، اور انی دنیا کے اشخاص ہو سکتے ہیں۔ کشش ثقل پر قابو پانا اور زمین سے اوپر اٹھتا ہوا محسوس کرنا مثبت قوت انہیں اور دائرہ کی قوت انہیں کی آپس میں ہم آہنگی کا وجہ ہے۔ جس میں کشش ثقل اس آواز کو دیتی ہے۔ اس میں خوشی کی بات یہ ہے کہ حویس عمل کے کوئی مضمرات نہیں ہیں سوائے مثبت اثرات کے۔ پیر چنک ہیلنگ انرجی کے بے شمار فوائد ہیں یہ غلامی، روحانی، جذباتی، جذبی اعصابی اور

جسمانی نظام میں مثبت اور خوش گوار تہیلیاں لاتی ہے۔ بہت سے لوگوں میں ناقص اور مضر صحت توانائیاں صوبیں عمل کے دوران ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ صوبوں سے نظم قوتوں کو منظم کر دیتا ہے۔ توانائیوں کی ناقص کارکردگی کو مثبت قالب میں ڈھال دیتی ہے۔ لوگوں نے جس وجہ سے بھی صوبوں لیا ہو وہ اپنے آپ میں تبدیلی ضرور محسوس کرتے ہیں ایک عام تبدیلی سکون کی کیفیت ہے۔ صوبوں دینے کے بعد سہرچنگ پاور ماسٹر شاگردوں کو پیشا کر کے دیابت کرتا ہے کہ آپ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ صوبوں کے دوران کیا محسوس کیا؟ اور آپ اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کرتے ہیں تقریباً بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسی خوشگوار پر لطف اور ہند سکون حالت تمام زندگی میں بھی محسوس نہیں ہوئی تھی کہ صوبوں کے دوران محسوس کی ہے۔ اب ہم پیشا پیشا اور تردادہ ہیں۔ اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم کسی دوسری لطیف دنیا میں ہوں یا جیسے نئی زندگی ملی ہو اور اس پریشان کن اور بے چہنہ دنیا سے ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا ہو جس میں ہم رہتے تھے۔ کچھ لوگ زیادہ تبدیلی محسوس نہیں کرتے مگر بہت ہی لطیف تہیلیاں رونما ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کو بعد میں سہرچنگ ہیملنگ انرجی کو استعمال میں لانے سے محسوس ہوتا ہے۔ اس ہیملنگ انرجی کو جتنا دوسروں اور اپنے آپ پر استعمال کرتے ہیں اتنی ہی محسوسات و مشاہدات اور خوشگوار تہیلیاں رونما ہوتی ہیں اور سہرچنگ توانائیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ سہرچنگ پاور کے زیادہ استعمال سے ہی ہم دوسری مافوق الفطرت قوتوں کو زیادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ سہرچنگ پاور کا استعمال مرقہ بھی ہے اور عبادت بھی ہے۔ اس کے استعمال سے ہمیں تسلا اور ارمینیاں قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور ہم اپنی صلاحیتوں پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ بھی ہماری کارکردگی پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی کے غم دکھ درد پر بیٹھنا اور بیماری کو سہرچنگ ہیملنگ انرجی سے ختم کرتے ہیں تو ان کے اندر آپ کے لئے مثبت سوچ کی انرجی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مثبت انرجی بھی ہماری صلاحیتوں اور کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے اور اگر آپ کے لئے دوسرے لوگ منفی سوچ رکھتے ہوں تو آپ میں بھی منفی انرجی اجاگر ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ سہرچنگ پاور سے اپنے منفی

خیالات کو فوراً مثبت بنا سکتے ہیں یا کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم زندگی کی منفی کمینڈوں کو منظم کر سکتے ہیں تو خوشیوں اور سکون کے ساتھ صحیح سلامت پانچنا چاہتے ہیں تو وہ دوسروں کی خدمت کرنے میں ہے۔ خوشی صحت اور ہر کام میں کامیابی دوسروں کی خدمت کرنے میں ہے۔ آج کل کی دنیا لینے اور دینے کی دنیا ہے اس لئے اگر آپ دوسروں کو خوشی دھتتے ہیں تو دوسرے بھی آپ کو خوشی دیں گے۔ جب آپ سہرچنگ پاور ماسٹر بن کر صوبوں دیتے ہیں یا سہرچنگ ہیملنگ بن کر علاج کرتے ہیں تو آپ ایک اچھا کام کرتے ہیں۔

### کیا سہرچنگ ہیملنگ پاور سلب بھی سکتی ہے؟

آپ یہ بات تو جان چکے ہیں کہ سہرچنگ ہیملنگ انرجی ایک باقاعدہ علم اور فن ہے۔ جسے صوبوں کے ذریعے سہرچنگ پاور ماسٹر سے حاصل کیا جاتا ہے۔ صوبوں کے بعد سہرچنگ ہیملنگ میں ایسی شفا کی انرجی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے نہ صرف وہ اپنا اور دوسرے افراد کا علاج کر سکتا ہے۔ بلکہ جانات و حیوانات کو بھی بیماریوں سے نجات دلا سکتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ ماراکی علوم یا وہدانی صلاحیتوں سے متعلق یہ بات بھی زبان زد عام ہے کہ یہ علوم اور صلاحیتیں سلب بھی ہو جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا ہو کہ سہرچنگ ہیملنگ کی پاور بھی سلب ہو سکتی ہے؟ اس سلسلہ میں ہم آپ پر یہ بات واضح کر دیں کہ جب کوئی فرد ایک مرقہ سہرچنگ ہیملنگ انرجی کے صوبوں سے لیتا ہے تو مرتے دم تک اس کی قوت کم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا فرد اسے سلب یا ختم کر سکتا ہے۔ ایک مرقہ جو فروزہ راجہ صوبوں اس قوت کو اپنے اندر جاری و ساری کر لیتا ہے تو یہ قوت اس کے ساتھ عمر بھر رہتی ہے۔ مگر اگر آپ اسے سہرچنگ پاور اساتذہ کا احرام نہیں کریں گے تو اس قوت میں تھوڑی بہت کمی واقع ہو نا شروع ہو جاتی ہے۔ اس بات سے قوسب ہی آگاہ ہیں اگر کوئی فرد تکاب جلم اور اساتذہ کا احرام نہ کرے تو وہ عظیم شخصیت نہیں بن سکتا۔ سہرچنگ ہیملنگ جو ہمیشہ اپنے اساتذہ کا احرام کرتے ہیں اور مسلسل رابطہ میں رہتے ہیں۔ انہیں سہرچنگ پاور ماسٹر سے اضافی قوتیں ملنا شروع ہوتی رہتی ہیں۔

ہم سپر چوکل ہیملنگ انرجی کو کس طرح اپنے اندر جاری کر سکتے ہیں؟

سپر چوکل ہیملنگ پاور کتب کے مطالعہ، چاند کشی، دو ٹکائف و تعلیمات اور پاضات سے ہم اپنے اندر کی بھی طرح جاری ساری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس میں تمام مرکزی اور مشکل ترین پاضاتیں سپر چوکل پاورز ماسٹر نے کی ہوتی ہیں، پاور وہ ایک خاص طریقہ ہے شاگردوں میں پاورز لائسنس کرتا ہے۔ جس میں وہ اپنی بہت ساری پیراٹل قوتوں کو استعمال میں لا کر شاگردوں کو سپر چوکل ورلڈ سے ہم آہنگ کر دیتا ہے۔

سپر چوکل پائلر بننے کے لیے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

سپر چوکل پائلر بننے کے لیے سالوں، مہینوں اور ہفتوں کا عرصہ درکار نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس کے لیے آپ کا ساتھ بجز یہ ہونا ضروری ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد جن میں خواتین و حضرات بچے، نوجوان اور بوڑھے سب سپر چوکل پائلر بن سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں سیکھنے والی بات زیادہ اہمیت نہیں رکھتی بلکہ عملی منتقلی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ سپر چوکل ہیملنگ روایتی طریقوں سے بن جاتی نہیں جاتی اور نہ ہی اس میں سال یا سال کی پریکٹس ضروری ہوتی ہے۔ اس کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ شاگرد اپنے استاد سپر چوکل پاور ماسٹر کے پاس موجود ہو۔ چند گھنٹوں میں لیکچر اور وہیں سے عمل کے بعد اسے عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔ اگلے لمحے وہ سپر چوکل پائلر بن کر اپنا اور دوسرے افراد کا علاج شروع کر دیتا ہے۔

کیا سپر چوکل ہیملنگ سے مضر اثرات بھی مرتب ہو سکتے ہیں؟

سپر چوکل ہیملنگ انرجی ایک مثبت اور درست انرجی ہے جس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نور سے پوری انرجی حاصل کی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ  
اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَنْ نُورِهِ فَلْيُشْكِرْهُ بِمِصْبَاحٍ الْمُبَارَكِ الَّذِي يُلْقِي فِيهِ زُجْجًا وَابْنُ خَازِنَةٍ مُكَتَّمًا مَحْمُومًا فَذِي يُؤَلِّفُ

ترجمہ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا مثال اس کے نور کسی ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں دیکھا ہو چراغ جہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور یہ فانوس ایسا ہو جیسے ایک ستارہ موتی کسی طرح چمکنا تھا۔ (سورۃ النور آیت 35)

سپر چوکل پاور ماسٹر ایک خاص طریقہ پر سپر چوکل ورلڈ میں ڈوب جاتا ہے جس کے لیے وہ اپنی بے شمار پیراٹل قوتوں کو عمل میں لاتا ہے۔ یہ عمل ہی نورانی کائناتی انرجی جسے ہم نے سپر چوکل ہیملنگ انرجی کا نام دیا ہے۔ سپر چوکل پاور ماسٹر کے رگ و بدن اور سانسوں میں یہی انرجی کافی مقدار میں سرایت کر جاتی ہے۔ جسے وہ صوبہ عمل کے ذریعے اپنے شاگردوں میں منتقل کر دیتا ہے۔ اس انرجی کا کافی استعمال ممکن ہے۔ اس لیے بدن انسانی پر اس کے کسی قسم کے مضر اثرات بھی مرتب نہیں ہو سکتے۔ نو زائیدہ بچوں بلکہ بچن میں موجود بچے کو بھی یہ انرجی دی جاسکتی ہے۔ جس سے بچہ اچھے اور ہونے والا بچہ مودنی بن جائے اور اچھا، سوکڑا، دھپ اور دیر دیکر بے شمار بیماریاں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس بات کی بھی وضاحت کر دی جائے کہ اس طریقہ علاج میں حق و مریض کی بیماری بطور کامل منتقل ہو سکتی ہے اور نہ ہی بیماری کو کوئی بیماری میں منتقل ہو سکتی ہے۔ گویا سپر چوکل ہیملنگ انرجی آپ حیات سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔ جو فرد بھی وہیں لیتا ہے۔ اس کے اندر سے خفی انرجی ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس کی شخصیت میں بے شمار تبدیلیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

کیا سپر چوکل پاور کا کسی خاص مذہب سے بھی تعلق ہے؟

سپر چوکل سائنس جسے ماورائی علم کی سائنس بھی کہا جاتا ہے۔ اس سائنس سے مذہب عالم کے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ روحانیت دنیا کے تمام مذاہب کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ ماورائی اور روحانی علوم و فنون حاصل کرنے کے لیے کسی خاص مذہب اور کسی خاص قسم کے عقائد کا پابند ہونا ضروری نہیں ہے۔ سپر چوکل ہیملنگ انرجی کا روحانیت سے گہرا تعلق ہے۔ سپر چوکل

ہیلنگ انرجی پر مریض کا لٹین ہو یا نہ ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ انرجی خود بخود اپنا کام کرتی ہے۔ ہر چوں کہ ہیلنگ انرجی دیکھنے اور سکھانے کے لیے بھی کسی خاص عقیدے کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے دنیا کے ہر مذہب کا کوئی بھی فرقہ دیکھ سکتا ہے اور ہر چوں کہ پاور ماسٹر بن کر دوسروں کو اس کے صوفیوں دے سکتا ہے۔ جس طرح فرسک، کیمسٹری، الیکٹریسیٹی اور میڈیکل سائنس دیکھنے کے لیے کسی خاص عقیدہ یا مذہب کا ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح ہیرا رمل (ہارمانی) علوم جن کا روحانیت سے گہرا تعلق ہے۔ اور روحانیت عقائد و مذہب کی قید سے آزاد ہے۔ جس سے مذہب عالم کے لوگ عظیم فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

## ریکی (Reiki)

ریکی دو جاپانی الفاظ کا مرکب۔ (رے) اور (کی) کے معنی یونیورسل یاور، گاڑ پاور، اللہ کی طاقت اور "کی" انسانی یاور۔ جب یہ دونوں قوتیں ملتی ہیں تو ریکی وجود میں آتی ہے۔ جیسے دنیا کے دوسرے تمام علوم میں کچھ نہ کچھ اختلافات ہیں، اسی طرح ریکی کے اندر بھی موجود ہیں۔ چند ماہرین کا یہ کہنا ہے کہ ریکی کی ابتدا حضرت عیسیٰ سے ہوئی لیکن یہاں ہم یہ بات کہیں گے کہ ماہرین یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس یہ قدرت تھی کہ وہ جس کو چھوتے تھے، صحت مند کر دیتے تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک نبی یا ایک پیغمبر ہونے کے باوجود ان کے اندر یہ صلاحیتیں تھیں تو یہ ریکی یا کسی اور علم کی رو سے نہیں تھیں۔ وہ انہیں اللہ کی طرف سے ملی ہوئی ایک قوت تھی۔ وہ اللہ کے نبی تھے۔ تو اس سلسلے میں ڈاکٹر میکاویہ سوئی (جاپان) ریکی کی تعریف بتاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ریکی کی تاریخ آج سے پانچ ہزار چھ سو بیس (5665) سال پہلے ہے۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی طرف جو ریکی کو منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ بدھاتی کا وقت حضرت عیسیٰ سے بہت پہلے کا ہے۔ اور پھر اس سلسلے میں ریکی جو ہے یہ جہت کے ایک گہرائی میں سینہ بسیدہ چلی آ رہی تھی۔ باقی دنیا اس علم سے بالکل ناواقف تھی کوئی نہیں جانتا تھا اور وہ جو جہت کا گہرا تھوہہ بھی اپنے لوگوں کے علاوہ اپنے خاندان کے علاوہ کسی

اور کو بتانا مٹا دیا۔ محکم سمجھا جاتا تھا۔ جاپانیوں سے انگریز اسے لے اڑے اور انہوں نے ریکی کو اس وقت پوری دنیا میں متعارف کرا دیا۔ پاکستان میں ریکی کو آئے ہوئے کوئی تیس چھپیس سال ہو گئے ہیں۔ لوگ اس سے متعارف ہوئے کہ یہ کیا ہے اور اس وقت پاکستان میں بہت سے ریکی ٹریکس سٹر ہیں جہاں ریکی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور بہت سے ریکی ہیلنگ سٹر (Reiki Healing Centres) ہیں جہاں پرفیشنل (Treatment) دی جاتی ہے۔

ریکی فلسفہ کی رو سے انسان کبھی بیمار نہیں پڑتا بلکہ بعض وجوہات کے سبب اس کے جسم میں موجود کائناتی توانائی کے توازن میں فرق آ جاتا ہے۔ اس وجہ سے جسمانی، نفسیاتی یا روحانی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسانی جسم میں خرابیاں محض بد پریشی اور دیگر معروف وجوہات کے سبب پیدا نہیں ہوتیں، اس کی ایک بنیادی وجہ حقوق العباد کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ جس کے سبب انسانی جسم کے گرد موجود غیر مرئی بالذہ "اورا" (Aura) کہتے ہیں، سکڑ جاتا ہے، جو اسے جسمانی، نفسیاتی اور روحانی عوارض میں جکڑ کر دیتا ہے، جب کہ نیکی اور شہت سوچ کی صورت میں غیر مرئی بالذہ "اورا" نکھیل جاتا ہے جو انسان کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ "ریکی" (Reiki) جاپانی لفظ ہے جس کا مطلب "کائناتی انرجی یا کائناتی قوت حیات" ہے۔ یہ جاپان کے ڈاکٹر میکاویہ سوئی نے دوبارہ دریافت کی جو پڑاروں سال سے انسان اپنی روحانی، جسمانی، دماغی اور جذباتی بیماریوں اور تکالیف کو ٹھیک کرنے کے لئے استعمال کرتا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریکی کی صورت میں اللہ کا نور انسانیت کو دوبارہ دستیاب ہوا ہے جس سے ہر رنگ، نسل مذہب ہر عمر اور طبقہ فکر کے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں بڑے بڑے ہسپتالوں میں علاج مردود دیکھنے طریقہ ہائے علاج سے کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ پاکستانی عوام کی غریب اکثریت انتہائی تنگی اور غیر ملکی ادویات کو خریدنے کی سکت نہیں رکھتی۔ اس کا واحد حل ریکی ہے جس میں ادویات کے استعمال کے بغیر نہایت ہی برائے نام اخراجات کر کے ہر کوئی شفا پا سکتا ہے۔

مغربی اور یورپی ممالک نے ہمیں انگریزی ادویات کی طرف لگا رکھا ہے لیکن خود نچر

کی جانب بڑھ رہا ہے جبکہ عالمی سطح کے دوا ساز ادارے محض اپنی ادویات کی فروخت کے لئے ایسی مصنوعات مارکیٹ میں لا رہے ہیں۔ جو انسان کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بن رہی ہیں یا ایسی صورت حال میں انسان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ وہ فطرت کی طرف لوٹ جائے۔ ان طریقہ میں رہی ایک نہایت ہی متاثرہ و متضرر طریقہ علاج ہے جو فطرت کے تقاضوں کو بطریق اسن پورا کرتا ہے۔ رہی کے ذریعے کئی کئی توانائی کو باتھوں اور تصور کے ذریعے انسانی جسم میں منتقل کیا جاتا ہے۔ جس سے مرلین جرن کن طور پر فراسٹا پیاب ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ”رہی“ کی تعریف یہ بھی ہے کہ تمام عناصر میں توانائی اور ہم آہنگی پیدا کر کے صحت مند بنانے کا نام ”رہی“ ہے۔ رہی کے طریقے سے علاج کرانے والے کے لئے خوف اور غصہ سے دور رہنا، دو یا تھری اختیاری کرنا، اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا، دوا اور اس کے بندوں سے غیر مشروط پیار کرنا بنیادی شرائط ہیں جنہیں ہم اتنی ہی سمجھتے ہیں۔ رہی علاج ہونے کے علاوہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بھی ہے۔ رہی کے ذریعے ان تمام امراض کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے جن کے سامنے دیگر طریقہ ہائے علاج بے بس ہیں۔ رہی ایک تعمیری اور مثبت توانائی ہے جس کے شہرے موصول انسان کو اعلیٰ طرف اور نیک سیرت بنادیتے ہیں۔

پاکستان میں، بعض رہائشی علاقوں، مگرلوں، ماہروں کے پیچھے سے گزر رہی تھیں ”ڈرہ گن لائن“ کی وجہ سے آٹھ فیصد مکانات اور انسان متاثر ہوئے ہیں اور وہ مختلف موذی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جتنی میں بدھت کے طور کا ”ڈرہ گن لائن“ کے علم کے ماہر ہیں۔ ”ڈرہ گن لائن“ کی چوڑائی ڈیڑھ فٹ ہوتی ہے جو زمین کے اندر سے گزرتی ہے۔ رات کو ایک بجے سے فجر تک اس کے ارتعاش میں اضافہ ہوتا ہے۔ متاثرہ مگرلوں میں بیویوں، بچوں اور خواتین کی بہتات ہوتی ہے جبکہ کتے وہاں سے ڈور بھاگتے ہیں۔ ”ڈرہ گن لائن“ کے اثرات کی وجہ سے کینسر، جلد پر لیشرمرور اور ارمیائی تآؤ جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

## ڈاکٹر میکاؤ ”رہی“ دریافت کرنے والے پہلے فرد ہیں

ڈاکٹر میکاؤ یسوی چند ساتھیوں کے ساتھ لویس ”گوری پانا“ چلے گئے مقدس پہاڑ ”گوری پانا“ دور سے دیکھنے میں آنکھوں کو بہت بھلا اور خوبصورت معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس پر اچھا خاصا سبزہ اور ہریالی تھی چڑھنے کے لئے کوئی مناسب راستہ نہ ہونے کی بدولت ڈاکٹر میکاؤ کو نہایت دقت کا سامنا کرنا پڑا مگر اعصاب کے عرصہ یہ ہونے سے کیا ہوتا ہے ان کا عزم جوان تھا اور اصل بات تو یہ ہے کہ انسان کبھی بوڑھا نہیں ہوتا البتہ اس کا عزم اور حوصلہ بوڑھا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بوڑھا تصور کرنے لگتا ہے۔

## پہلا کرشمہ

پہاڑی چوٹی پر پہنچ کر ڈاکٹر میکاؤ یسوی نے ایک جگہ منتخب کی جو ہوا رچی جس پر سہولت کے ساتھ بیٹھا جاسکتا تھا اس کے بعد ایکس پتھر جمع کئے اور منتخب کی ہوئی جگہ پر پشت سنبھالنے کے بعد مراقب ہو گئے اور ہر روز صبح سورج کے نکلنے سے پہلے آپ بیدار ہو کر ایک پتھر پیچھے دیتے اور پھر مراقب ہوتے۔ ایکس روز مسلسل روزے اور مراقبے سے گزرنے کے بعد جگہ ترکے میں آپ نے آنکھیں کھولیں اور ایکس پتھر کو پیچھے پھینک دیا۔

”اے خدا میں اکس سال سے جس شے کسی تلاش اور جستجو میں ہوں وہ مجھے عنایت کورہے۔“

یہ دعا کرنے کے بعد ایکس پتھر پیچھے پھینک دیا پتھر کے زمین پر پڑنے سے پہلے ایک روشنی مشرق سے نمودار ہوئی اور ڈاکٹر میکاؤ کے سامنے کافی روشنی اور بہت روشن اور چمکدار تھی ایک بحر انگیز آواز ابھری

”میں وہی ہوں جس کی تلاش میں تیرا صحرانگہ گھر نکس رہا رہے ہو“

ڈاکٹر میکاؤ پاس ناگہانی اور اچانک نمودار ہونے والی روشنی کو دیکھ کر خوف اور ہشت



پر پایا۔ پیدار ہونے کے بعد انہوں نے چند اور ساتھیوں کے ساتھ جو ان کے ہمراہ ہی تھے پہاڑ سے نیچے اترنے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک دن مسلسل روز و رات کھنے کے باوجود انہیں کسی قسم کی کمزوری اور تھکان محسوس نہیں ہو رہی تھی یہ ان کے ساتھ پیش آنے والا پہلا کرشمہ تھا۔

### دوسرا کرشمہ

ڈاکٹر میکاؤ کا مہابی، بخوشی اور بیگانگی کی جلی کیفیت میں بہت تیزی کے ساتھ "کوری" یا "ما" کے مقدس پہاڑ سے اتر رہے تھے جلدی اس بات کی تھی کہ وہ جلد از جلد بدھ لا ما کے پاس پہنچ کر اسے اپنی کیفیات اور کامیابی کے متعلق بتانا چاہتے تھے تیز رفتاری سے نیچے اترنے کے دوران ان کے پاؤں کا انگوٹھا ایک چتر سے جاکر پایا در دی ٹھیس ان کے بدن میں دوڑ گئی انہوں نے جبکہ کر پایا انگوٹھا دیکھا انگوٹھے کا شن اتر گیا تھا اور اندر کا گوشت جھک رہا تھا خون بھی تیزی کے ساتھ بہہ رہا تھا آپ نے اپنے ہاتھ، پاؤں کے انگوٹھے پر رکھ دیئے کہ کم از کم کچھ خون ہی راک جائے کچھ ہی دیر میں آپ کو احساس ہوا کہ درد کم ہو چکا ہے ہاتھ اٹھانے پر پتا چلا کہ خون کا رساؤ بھی ختم ہوتا جا رہا ہے اور بمشکل پاؤں میں صحت مند درد اور خون دونوں بند ہو گئے تھے۔ اپنے ہاتھوں میں انہیں توانائی ہی آتی ہوئی محسوس ہوئی اور جب ہاتھوں کا انہوں نے جائزہ لیا تو وہ بہت گرم تھے۔ یہ آپ کا دوسرا کرشمہ تھا۔

### تیسرا کرشمہ

مقدس پہاڑ "کوری" یا "ما" سے اترنے کے بعد انہیں قریبی شہر "کائے ادو" جانا اور پھر وہاں سے نو کیونگ بدھ لا ما سے ملاقات کے لئے سفر کرنا تھا۔ پہاڑ سے اترنے کے بعد انہیں بھوک لگنے لگی وہاں قریبی کوئی ہوٹن تھا مگر ایک گھر جو پہاڑ کے نزدیک ہی واقع تھا کچھ چیزوں کے عوض مسافروں کو کھانا وغیرہ فراہم کرتا تھا۔ ڈاکٹر میکاؤ نے وہاں پہنچ کر کھانا لانے کو کہا اس گھر کے مالک "پاپاسان" کی بیٹی کھانا کھلانے کی خدمت سرانجام دیتی تھی، جاپانی ناک نشے کی مالک وہ لڑکی جب ڈاکٹر میکاؤ کے لئے کھانا لے کر آئی تو اس کے سر اور جڑے پر ایک پٹی بندھی ہوئی

کا احساس طاری ہونے لگا آپ نے سوچا نہ معلوم یہ کیا بلا ہے مجھے فوراً بھاگ جانا چاہیے۔ روشنی چاند کی چاندنی کی مانند نہایت غمگینی تھی۔ ڈاکٹر میکاؤ کے ہاتھنے کے خیال پر ایک مٹھی آواز نے ڈاکٹر میکاؤ کے کانوں میں دس گوننا شروع کیا۔

"تیرا کہیں سال سے جس کی تلاش میں مادے مادے پھر رہے ہو جس کے لئے تیرے اکہس روز کا روزہ اور مراقبہ کیا ہے اور جس کے حاصل کرنے کے لئے ترڈعا گھونٹے وہ شے تمہیں ملنے والی ہے مگر تراب بھاگی جانے کے متعلق سوچ رہے ہو۔" آواز کی لطافت اور نفیسی نے ان کے اندر کا خوف کافی حد تک کم کر دیا وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر اپنے حواس جماتے کہ اس انجانی خوف پر قابو پانے کے بعد انہوں نے کہا۔

"اگر ہمہ روشنی میرے لئے ہے تو میں اس کو قبول کرنا ہوں۔"

روشنی کچھ اور چند ابر ہوئی اور پیشانی کے راستے اس نے ذہن میں جذب ہونا شروع کر دیا ڈاکٹر میکاؤ نے محسوس کیا کہ وہ مر چکے ہیں اور آسمانوں میں چہل قدمی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے اس انجانی دنیا میں کبھی قدم نہ رکھا تھا ان کے اس پاس، اوپر نیچے ہر طرف سفید، سرخ، ہرے، لال، نیلے، پیلے رنگوں کا میلہ سا لگا ہوا تھا یہ قوس قزح انہیں بہت جلدی معلوم ہو رہی تھی انہوں نے سنا وہ نامائوس آواز کہہ رہی ہے ان روشنیوں میں جنہیں بعض روشنی ہی سے بنی ہوئی شبکیں نظر آ رہی ہوں گی ان کو اچھی طرح یاد کر اور ہرگز انہیں نہ بھولو یہ روشنی کی اشکال صحت کا دروازہ دھکولنے کے لئے چابیوں کی مانند ہیں یہ دراصل کرشماتی کتبیاں ہیں۔ ڈاکٹر میکاؤ یہ سوچنے لگے

"میں نے انہیں اچھی طرح یاد کر لیا ہے اور میں انہیں مر چھوڑ نہیں بھولوں گا۔"

اور پھر ڈاکٹر میکاؤ کیسوی کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اپنے آپ کو ایک جگہ پہاڑ کی چوٹی



تھی۔ ڈاکٹر میکاؤ نے پوچھا۔ "تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟"

"میرے۔۔۔ جڑے میں۔۔۔ شہید رہے۔ دردِ عالم زیادہ تھا اس لئے لڑکی کے منہ سے صبح طرح الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے ڈاکٹر میکاؤ نے کہا "اگر تم کو تو میں تمہارا یہ درد و رش کروں" لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ڈاکٹر میکاؤ نے اپنی بیٹی بھلی پانچ منٹ تک لڑکی کے جڑے پر رکھی اور اس کے بعد جڑے کا درد اور سوجن کم ہونا شروع ہوئی اور چند ہی منٹ میں کا فور ہوئی گھر کے مالک "پاپاسان" نے آپ کی اس خدمت کی وجہ سے کھانے کے پیسے لینے سے انکار کر دیا مگر اس نے ڈاکٹر میکاؤ کو مشورہ دیا کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پاس ضرور چلے جائیں کیونکہ انہوں نے کئی دنوں سے بھوکا ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ کھانا کھالیا تھا حیرت انگیز بات یہ رہی کہ حد سے زیادہ کھانے کے باوجود انہیں کسی قسم کی بدہضمی کی شکایت نہیں ہوئی یہ ڈاکٹر میکاؤ کا تیسرا کرشمہ تھا۔

### چوتھا کرشمہ

چوتھا کرشمہ ڈاکٹر میکاؤ سے اس وقت ظاہر ہوا جب بدہضمی کی خانقاہ زین پہنچے آپ نے وہاں دیکھا کہ ایک بدھ لاما جوڑوں کے انتہائی سخت درد میں مبتلا ہے۔ آپ نے یہ دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو بدھ لاما کے جوڑوں پر رکھا اسے یہ کہی تو انہی سے سیر کرنے کے بعد ہاتھ ہٹائے جلد ہی درد غائب ہو گیا اور بدھ لاما نے مسکراتا شروع کر دیا وہ آپ کے اس علاج پر بہت شکر گزار تھا۔ آپ بدھ کا کہ پاس گئے اور بدھ کو اپنے تجربات کے متعلق بتایا اور مزید رہنمائی کی درخواست کی بدھ نے کہا

"ابنے آپ مسکو دروافت مکرے مکے لئے ذہن (مراقبہ) اجاڑی دے مگو"

اس کے بعد ڈاکٹر میکاؤ نے ٹوکیو کے قریب "ملک گدا کر" میں علاج معالجے کا کام شروع کر دیا چونکہ وہاں کے باسیوں کی اکثریت گدا گر تھی اور مالک تاک کہ سر اوقات کرتی تھی اس لئے اس کو "ملک گدا کر" کہا جاتا تھا۔

### رہی سیکھنے والوں کے لئے پانچ روحانی اصول

یہ پانچ روحانی اصول ڈاکٹر میکاؤ کے وضع کردہ ہیں۔ رہی سیکھنے والے افراد کے لئے ان پر عمل کرنے کی پابندی لازمی قرار دی گئی ہے۔ انسان کے جسم کی بیماریاں جس قدر اہمیت کی حامل ہیں اسی قدر اہم اندر موجود فحشی سوچ ہے اور سب سے پہلے ذہن کو صحت مند بنانا چاہیے۔ ڈاکٹر میکاؤ کو اندازہ ہوا کہ ان پانچ روحانی اصولوں پر عمل کرنے سے نہ صرف خود ان کے اپنے اندر تبدیلی آ رہی ہے بلکہ رہی کی توانائی بھی روز بروز گھٹتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر میکاؤ نے رہی کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاپان کے مختلف شہروں اور جزیروں میں جاری رکھا ان کا انتقال 1926ء میں ہوا۔ 1900ء سے 1926ء کے درمیانی عرصے میں آپ نے سولہ رہی کے ساتھ تیار کئے ان مولانا ساتھ میں سے ایک ڈاکٹر شوچر وہلپاشی بھی تھے جن کے متعلق یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ان کی بدولت رہی کا فن زندہ رہا اور ان کی کوششوں کی بدولت پھیپھار۔

ڈاکٹر شوچر وہلپاشی رہی ماسٹر ہیں جنہوں نے ٹوکیو جاپان میں پھیپھار رہی کھلیک کھولا جنگ عظیم دوم شروع ہونے سے چند ہی دنوں میں ڈاکٹر شوچر کو مارتے میں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جنگ عظیم دوم شروع ہو گئی جس میں مردوں کی کثیر تعداد ماری جائے گی اس پر آپ نے دو خواتین کو رہی سکھانے کا ارادہ کیا تاکہ رہی کا علم جنگ کی چور و چیتوں سے بے پروا ہو کر زندہ رہ جائے۔ ڈاکٹر شوچر کے پاس ایک خاتون (ہوالیہ کا نا کا) علاج کے لئے تشریف لائیں مس ہوالیہ 1900ء میں پیدا ہوئیں تھیں۔ آپ کے والدین جاپانی تھے جب آپ کے امریکہ کے جڑے ہوئی میں رہائش اختیار کی تھی۔ مس ہوالیہ کے دو بچے تھے جب کہ شوچر کا انتقال ہو گیا تھا آپ نے ڈاکٹر شوچر کو بتایا کہ انہیں مختلف ڈاکٹروں نے آپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے اور آپ کیسفر ایڈکس مگر دے میں چتری جیسی بیماریاں کا شکار ہیں مگر آپریشن سے انہیں بہت خوف آتا ہے اس لئے ان کے پاس آئی ہیں۔ ڈاکٹر شوچر دس مس ہوالیہ کی پرانی بیویاں چند ماہ میں علاج کر دیا اور دس ہوالیہ مکمل صحت یاب ہو گئیں۔ آپ اس سے اتنا متاثر ہو گئے کہ آپ نے رہی سیکھنے کا فیصلہ کر لیا اور رہی ماسٹر بن

’چُنائے الفاظ سے کی جاتی ہے اور یہی Reiki کے مجموعی لفظ کا مطلب“ کائنات اور کائنات میں پائی جانے والی تمام کوشیا کو زندگی دینے والی توانائی ہے“

### رہنمائی کا سلب ہونا

اب تک کی گفتگو سے آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ رہنمائی ایک باقاعدہ علم یا فن ہے جس کے ذریعہ رہنمائی جانتے والے افراد میں ایسی شفا کی توانائی پیدا ہو جاتی ہے جس کی بدولت دوسرے انسان کو بیماریوں سے نجات دلا سکتا ہے تو جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ باورانی علوم یا ودھانی صلاحیتوں سے متعلق یہ یقین بھی عام ہے کہ یہ علم یا صلاحیتیں سلب بھی ہو جاتی ہیں اور ہندو یوگی جو اپنی زندگی کے ماہ و سال سمجھے جنگوں اور غارتوں میں کڑی تپ (شقت) میں گزار دیتے ہیں ان کے ہاں تو یہ عقیدہ بھی پایا جاتا ہے کہ اگر ہم جنگوں سے دامن چھڑا کر شہروں میں آئیں اور یہاں رہائش اختیار کر لیں یا شادی کر لیں تو یہ سب منت اور اس کی بدولت حاصل ہونے والی حقیقی اکارت ہو جائے گی اور ہم کو رہے گا نذر ہو کر رہ جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ اگر یہی توانائی سلب ہو سکتی ہے؟ اس بارے میں ہم آپ کو رہنمائی کا سفر کی راہ سے مطلع کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک ایک دفعہ جو فرد بھی رہنمائی کو اپنے اندر جاری و ساری کر لیتا ہے تو یہ اس کے ساتھ تمام عمر رہے گی اور اس کو کوئی بھی شخص سلب نہیں کر سکتا۔

### رہنمائی کا قیام

اب ہم اس بات کی جستجو کریں کہ اگر آپ رہنمائی Reiki کہاں پائی جاتی ہے آیا یہ کل کر خود ہمارے پاس آئے گی یا ہمیں اس کو حاصل کرنے کے لئے کوئی مسافت وغیرہ طے کرنی پڑے گی اس بارے میں قطعاً پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ رہنمائی کو جانے کے لئے اللہ دین کے چراغ کو گزرنے کی ضرورت ہے۔ رہنمائی توانائی ہر جگہ ہر طرف موجود ہے اور جاندار اشیاء میں سے ہر وقت پہنچ رہتی ہے اور کچھ رہنمائی کا سفر کی راہ میں تو ہم سب اسی رہنمائی توانائی سے ہی پیدا ہوئے ہیں بہت ممکن ہے آپ اس پر اعتراض اٹھائیں گے۔۔۔ چلیں مان لیتے ہیں کہ ہم

پیر لادامل علویز کا خلاصہ  
نہیں۔ رہنمائی سمجھ کر آپ واپس جزیرہ ہوائی چلی گئیں اور وہاں آپ نے رہنمائی ٹیکٹ کھول لیا۔ 11 دسمبر 1980 میں مس ہاواہی کا انتقال ہوا۔ آپ کی کوششوں سے انہیں افراد کی ماسٹر بن گئے جن میں سے بیشتر کا تعلق امریکہ اور کیوبا سے تھا۔ مس ہاواہی نے اپنے انتقال سے قبل امریکن رہنمائی ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی جس کے قیام کا مقصد وہاں رہنمائی کے فن کو عام کرنا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں ہزاروں رہنمائی ماسٹر ہیں بہت سے رہنمائی ماسٹر رہنمائی کے علم کو دیگر طریقہ ہائے علاج مثلاً ایلیپٹھی، ہومیوپتھی، رنگ و روشنی سے علاج، کرشل تھراپی، چناکس وغیرہ کے ساتھ استعمال کر رہے ہیں تاکہ علاج کے اثرات مزید بڑھ جائیں اور مریض تیزی سے صحت کی منزلیں طے کرنے لگے۔

رہنمائی ماسٹرز کے نزدیک شفا کی قوتوں کے وسائل کا منبع و ماخذ نچر یا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و مقدس ہے اور نوع انسانی اس کائنات میں ایک آلہ کی طرح ہے جس کے ذریعے اللہ امن، سکون جیسی قوتوں کو رواں رکھتا ہے۔ صحت بھی اللہ کی بے لوث محبت سے پیدا ہوتی ہے اور اللہ کی بے لوث اور بے غرض محبت سونے ہوئے انسان کو بیدار کر دیتی ہے جس سے نہ صرف وہ خود مستفید ہوتا ہے بلکہ دیگر افراد بھی اس سے فیض پاتے ہیں یہ تھا کہیں منظر جس میں رہنمائی نے جنم لیا اور نشو و نما کے ابتدائی مراحل طے کئے۔

### رہنمائی کیا ہے؟

رہنمائی Reiki جاپانی زبان کا لفظ ہے جو بذات خود دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ ایک ”رے“ Rei اور دوسرا لفظ ”کی“ ki۔ ”رے“ Rei سے مراد کائنات کو زندگی دینا، یا اس جہاں کو زندگی سے منور کرنے کے ہیں جیسے سورج اپنی شعاعوں سے زمین کو چالوں سے تازہ کرتا ہے۔ اس کو روحانی شعور کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور ”کی“ ki کو توانائی کے نام سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس سے مراد ایسی توانائی یا قوت زندگی ہے جو تمام زندہ اجسام میں سے دور کرتی ہے اور ہر لمحہ ان میں سے گزرتی ہے۔ ”کی“ کی وضاحت روشناس ہندی میں پاتا، چینی زبان میں

سب اسی توانائی سے پیدا ہوئے ہیں اور یہ قوت زندگی ہر لمحہ ہمارے اندر دوہجی کرتی رہتی ہے تو بھر بھر فرار و گور کی ماسٹر ہونا چاہئے تھا پھر اس توانائی کو پیدا کرنے کے لئے ہمیں چند خاص قسم کی مشینیں کیوں کر بنانی ہیں؟ اس بارے میں آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ یہی کے ماہرین کے مطابق رہی کی قوت حیات کو پیدا نہیں کیا جاتا بلکہ اسے ہم پیدا کرتے ہیں اور اس کی ضرورت اس کے پیش آتی ہے کہ ہمارا داخلی رویہ اور طرزِ اخلاق اس کو پرالگ کردیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے قدرتی بہاء زندگی جو ہمارے اندر جاری و ساری ہے وہ لاکھوں سالوں تک لپٹا شروع ہو جاتی ہیں اور ہم اس اثر جمی سے اپنی روحانی پیاس پوری طرح بجھا نہیں پاتے یہ عقلی ہماری شخصیت اور جسمانی صحت میں مختلف امراض کو جنم بدل کر سامنے آتی ہے۔

زمین کی طرح انسان کی ہستی سے بھی لہریں خارج ہوتی ہیں جن کا اثر مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ اگر یہ لہریں ایک ایسے آدمی سے نکلیں جس کے اعمال و خیالات میں پاکیزگی ہے تو وہ دوسروں میں محبت پیدا کرے گی اور یہ سلسلہ لوگ بعض آدمیوں سے محبت یا نفرت کیوں کرتے ہیں۔ یہیں سے عمل ہو جاتا ہے۔

”یعنی ہمارے ذہن کی فکر آہستہ آہستہ اس کی توانائی کے بہاؤ کو متاثر کرتی ہے۔ خصوصاً جب ہر غصے میں ہوئے ہیں یا اس وقت جب ہمارے Inner باطن میں سوچوں کا ہجوم یا ارتعاش زیادہ ہوتا ہے۔“

### رہی کا طرزِ علاج

رہی کے ماہرین کے مطابق رہی کے مبتدی کو اس سمجھت میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کسی بیماری کو اپنی طرف کھینچے اور دوسرے فرد کو اپنی توانائی منتقل کرے

”ہر کسی کو نادانی کی منتقلی یا انتقال بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہہ دیکھی کا استاد جب اپنے دماغ اپنے جسم پر یا

مروہض کے جسم پر رکھنا ہے تو توانائی اسی جانب سفر شروع کر دیتی ہے۔“

رہی میں بیماریاں کا طریقہ تشخیص بھی کوئی بہت پیچیدہ قسم کا نہیں ہے اور اس کے لئے آپ کو طویل عرصے تک طبی تعلیم حاصل کرنے کے عہدِ آزما پر طے سے گزرنے کی ضرورت ہے۔ رہی کے نظریے کے مطابق اگر کوئی فرد بیمار ہے تو اس کوئی انسان جوڑوں کے درد میں مبتلا ہے تو وہ توانائی جو اس آدمی کے جسم میں گردش کر رہی ہے میں جوڑوں کے مقام پر گئی وجہ سے کوئی عدم توازن یا رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ رہی کا استاد صرف اتنا کام کرتا ہے کہ وہ اس توانائی میں پیدا ہونے والے قفل کو دور کرتا ہے اور اس میں پھر سے توازن قائم کر دیتا ہے۔ یعنی کوئی آدمی توانائی کے اعتبار سے کسی بھی وقت حالت توازن میں ہوگا یا پھر عدم توازن کا شکار ہوگا اور توازن کو صحت سے جب کہ عدم توازن کو بیماری سے موسوم کیا جاتا ہے۔ توازن ہی کائنات میں کامیابی کے ذریعے کرنے میں ہوگا و معاون ثابت ہوتا ہے۔ رہی قراپس کہتے ہیں

”ہر کسی کی توانائی دل سے دی جاتی ہے اور انرجی دہندہ اکثر یہ بات محسوس کرتا ہے کہ یہ بے لوث محبت ہے ایسے بے لوث محبت ہے جس کی بدولت ہمارے اندر سکون امن اور اعتدال پسندی کے چھبے پھوٹ پڑتے ہیں اور اس حالت کو صحت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔“

رہی کی مدد سے صرف انسانوں ہی نہیں بلکہ چمڑ، پرند، حیوانات، نباتات کو بھی ان دیکھے امراض کے اندھے کوہِ سب سے نکالا جاسکتا ہے جس سے یہ آگاہی حاصل ہوتی ہے کہ جو زندگی ہمارے رگوں، پٹلوں اور اعصاب کو ہمارا بخش رہی ہے وہی زندگی انہیں بھی چلائی، بھرائی، نکھائی، پاتی رہی ہے۔

اور پٹل ایسی باتیں آف رہی کی بانی رہی ماسٹر ماری ہیں جن کی

”بیاری عدم توازن کا نتیجہ ہوتی ہے اگر ہم کسی بیمار فرد کے روحانی، ذہنی یا جذباتی پہلوؤں کو گہرائی میں دیکھیں تو ہمیں بیاری کو پران چڑھانے والی جڑیں مل سکتی ہیں۔ اگر آپ اپنی زندگی خوف کے سائے تلے گزارتے ہیں تو عدم توازن کا آپ کے جسم کے مختلف حصوں میں مظاہر کیا جاسکتا ہے۔ بیشتر امکانات یہ ہیں کہ آپ معدے کے امراض میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ خوف اور ڈر سے توانائی میں سکر واقع ہوتا ہے“

### پہلا اصول

”صرف آج کے دن میں غصہ نہیں کروں گا“

درج بالا جملہ رنگی کا پہلا اصول ہے اور اس میں موجود حکمت کا آپ اس طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ ”یہ جملہ روز آپ نے اپنے جی میں درہاتا ہے اکثر افراد بہت سے اہم کام اپنی مصروفیت یا کام چوری کی وجہ سے کل کے دامن میں ڈال دیتے ہیں کیا یہی عادت ہم غصے سے نجات کے لئے استعمال نہیں کر سکتے؟ غصہ ہی وہ رنگ ہے جو بے لوث اور بے غرض محبت کے ختمے کو پھوٹے نہیں دیتا ہے۔ جب ہم کسی ایسے فرد کی انایا خواہشات مجروح ہوتی ہیں جس کا مقصد دنیا یا فانی شے سے ہو تو وہ غصے کی آگ میں جتنا شروع ہو جاتا ہے اور اس سے ناقابل بیان حد تک نقصانات سامنے آتے ہیں اور فرد کی زندگی سے لے کر قوموں کی زندگی تک میں اس کی بدولت پیدا ہونے والے مضراثرات کی امرتیل آتی ہے جو معاشرے کے سرسبز باغیچے کو دیران کر دیتی ہے۔

### دوسرا اصول

”صرف آج کے دن میں کسی شے کا غم نہیں کروں گا“

ڈاکٹر میکا کو سوئی کا بتایا ہوا دوسرا زریں اصول بھی غم سے نجات کے لئے ایک حکیمانہ ترغیب ہے۔ اس دنیا کو دارالممل کیا جاتا ہے یعنی عمل کی جگہ اس جہان فانی میں اگر آدمی کندم ہوتا

ہے تو کندم ہو جاتا ہے اور نگرہ ہوتا ہے پھر باقیوں کو دشمن اور جسم کو لیوان کر دینے والی نگرہ کی فصل کاٹتا ہے۔ مختصر یہ کہ پیش آنے والے تدریجی حالات پر اللہ سے دعا کرنی چاہئے اور غم سے حتی المقدور اجتناب برتنا چاہئے جب ہم کسی شے کا غم میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اس گھڑی اپنے آپ کو کائنات سے الگ کر لیتے ہیں اور دنیا کی زبرداریوں میں اپنے لئے گتے میں حریہ یہ کہ غم کی حالت میں سوچ بھی محدود ہو جاتی ہے۔ مسائل کے حل کے راستے نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں یعنی انسان خود کو غم کی غلامی میں دے دیتا ہے۔

### تیسرا اصول

”آج میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شمار کروں گا۔“

انسان اگر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانوں کا شمار کرنا شروع کر دے تو بہت ممکن ہے کہ گنتی کرے کہ اس کی عمر تمام ہو جائے اور موت وارد ہو جائے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کو اپنی شایات کے احاطے میں لے آئے۔ اللہ کی جانب سے ان وسائل کے خزانے صرف انسان کے لئے ہی نہیں تمام مخلوق کو عالم کے لئے کھلے ہیں۔

رنگی ماسٹر ماری ہال اس تیسرے اصول کی بابت لکھتی ہیں کہ

”جب ہمارے نعمتوں کا احساس کمرے میں اور چھوٹی بڑی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے مزید نعمتوں کو اپنی جانب کشش کر رہے ہیں۔“

### چوتھا اصول

”آج میں اپنا کام ایمانداری سے کروں گا۔“

جب ہم دوسروں سے ایمان و سوز و پناہ اختیار کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے ہم خود سے قلع نہیں ہیں مگر جب ہم اپنے آپ سے ایماندار ہو جاتے ہیں تو خود اپنے دست بن جاتے ہیں

پہنچا سکتا اور بیماری کی شدت کو کم کر سکتا ہے۔

## رنگینی کا پہلا درجہ یا یلوی

اس درجے میں اور کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے اور آپ جسم مثالی یا اورانی حرکات سے واقف ہونے لگتے ہیں۔ بے فرض اور بے لوث محبت آپ کے رگ و پے میں رچ بس جاتی ہے۔ اس پہلے درجے کا طالب علم جسم پر زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے اور جسم کا جو حصہ توانائی میں ہے تر تھینا پیدا ہونے کی وجہ سے متاثر ہوتا ہے وہاں اپنے ہاتھ رکھ کر توانائی کو متوازن کر دیتا ہے۔ اس ابتدائی درجے میں باطنی، جسمانی اور جسم مثالی یا اورا میں توازن اور ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

رنگینی کے اس ابتدائی درجے میں چار مرکز یا توانائی کے پیکڑا پیدا اور متحرک ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بتایا کہ اس ابتدائی درجے میں رنگینی ماہرین کے مطابق چار پیکڑا Chakra توانائیوں سے معمور ہو جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

Heart Chakra-1

Throat Chakra-2

Third Eye or Brow Chakra-3

Crown Chakra-4

Heart Chakra کے متحرک ہونے کی وجہ سے انسانی دل بے لوث محبت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ Throat Chakra کی بدولت اعتماد اور گفت و شنید کی لیاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ Third Eye or Brow Chakra اور امی توانائی کو روشن کرتا ہے جس سے وہ آدمی اس کائنات کو چلانے والی توانائی جسے رنگینی کہا جاتا ہے سے وقف حاصل کرتا ہے جب کہ Crown Chakra میں توانائی کی روانی سے ہندی روحانی شعور کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔

## رنگینی کا دوسرا درجہ یا یلوی

اب ہم رنگینی کے دوسرے درجے کا کچھ احوال بیان کرتے ہیں جس میں رنگینی کا واسطہ

تو زندگی میں حسن و رکشی دوڑ جاتی ہے اور جب ہم اپنے اندر کے انسان کے ساتھ ایمان داری سے پیش آتے ہیں۔ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہیں تو تب ہی ہم دیانت اور صداقت کا تقاضا پنے دوستوں کو دینے کے اہل بن پاتے ہیں۔

## پانچواں اصول

”آج میں ہر ذی حیات کے ساتھ رحم دلی کا سلوک کروں گا“

ڈاکٹر میک ڈونلڈ مونی کا یہ پانچواں اصول ہے۔ اللہ جبار و تعالیٰ نے اس کائنات کی بنیاد محبت پر رکھی ہے انسان اپنی پیداوار کے پہلے دن سے موت تک محبت کا ستارہ ہوتا ہے اور اس محبت کو پانے کے لئے ہی اس زندگی کے سفر میں سرگرداں رہتا ہے۔ کبھی وہ محبت کو ماں باپ اور بہن بھائی کے روپ میں تلاش کرتا ہے۔ تو کبھی اس کا مرکز وجود دینا، پیسہ اور ہیرے جو ہرات کی چمک بن جاتے ہیں۔ مگر جو سعادت مند لوگ کائنات کی محبت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ ازلی تسکینی پوری ہونے لگتی ہے اور وہ رب کائنات کی رضا کے سامنے زندگی بسر کرتے ہیں۔

محبت یا رحم دلی کو اگر کائناتی زبان کہا جائے تو قطعاً غلط نہ ہوگا کیونکہ بشمول انسان ہر وہ ذی روح جس میں حیات دوڑ رہی ہے محبت کو جاننا، سمجھنا اور اس کا انہماک میں بات چیت کرتا ہے۔ یہ بات اب عباداتی اور کتابی باتوں کے درجے سے نکل کر فوس سائنسی حقائق میں شامل ہو چکی ہے۔ کہ ہر ذی روح پر محبت کا جادو چل جاتا ہے۔

## رنگینی مندرج

رنگینی کے تین درجے ہیں اور ان تین درجہ پر عبور رکھنے والا فرد ”رنگینی ماسٹر“ کہلاتا ہے، جو کسی دوسرے فرد کو رنگینی سکھا بھی سکتا ہے، پہلے درجے میں مہارت رکھنے والا طالب علم اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کا علاج بھی کر سکتا ہے۔ مزید یہ کہ جانوروں، نباتات اور حیوانات بھی اگر بیماریوں کے چنگل میں پھنسے ہوں تو انہیں بھی اس سے نجات دلا سکتا ہے، جبکہ دوسرے درجے کا ماسٹر کسی بھی مریض کو جو اس سے کتنا ہی دور کسی بھی طبے میں پر ہائش پنہاں نہ ہو رنگینی توانائی

## 1- چو-کو-رے-Cho ku Rei

ان کرشماتی الفاظ کی روشنیاں طاقت کو ظاہر کرتی ہیں اور ان الفاظ کا مطلب ہے کہ طاقت وہاں آجائے جہاں اس کی ضرورت ہے یا جہاں کی ہتھیلی یا ریکی ماسٹر چاہتا ہے بیمار افراد کے ساتھ ماحول کو بھی ریکی توانائی کے لطیف بنایا جاسکتا ہے یہ الفاظ کسی فرد یا ماحول میں ریکی کی قوت کو بڑھانے کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں ان کے ذیلی استعمال ہیں۔

☆ ریکی کی قوت ماحول کو بڑھانے کے لئے

☆ ہر اے حفاظت اور بچاؤ

☆ دوسرے کرشماتی الفاظ کی طاقت بڑھانا

☆ پانی اور غذا کو صاف کرنے کے لئے

☆ جسم کے کسی حصے کے مشاہدہ کے لئے

## 2- ہے-کی-کي-Sei Hei ki

یونہی ریکی کے ساتھ وہاں ان الفاظ کے معنی کے متعلق نظریہ یہ ہے کہ

”خدا اور انسانیت اہلک میں“

یہ الفاظ شعور اور دل اور شعور کے درمیان ”ہم آہنگی“ پیدا کرتے ہیں اور ریکی کا مقصد بھی یہ ہے کہ اشیاء میں ”ہم آہنگی“ پیدا ہو اور اس کے علاوہ یہ فنی اور جذباتی مسائل کو حل کرنے کے لئے بھی مفید ہیں۔ یہ درج ذیل مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مستعمل ہیں۔

☆ یادداشت کو بہتر بنانا اور طاقت پر گرفت مضبوط کرنے کے لئے۔

☆ مثبت خیالات اور محسوسات کو فروغ دینا اور ناپسندیدہ عادات کو ترک کرنا۔

☆ ازدواجی تعلقات میں بہتری کی خاطر۔

☆ شوکر کو آرام و سکون کی فریکوئنسی پر رکھنا۔

☆ شعور کی صفائی

Chanel بننے والا فرد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ دو دروازہ کھولیں پر موجود ہر شخص کو ریکی پہنچا سکتا ہے۔ اور ان کی تیار ہونے کا علاج کر سکتا ہے۔ ریکی کے دوسرے درجے میں طالب علم کو ہاتھ کی ہتھیلیاں جسم پر رکھ کر ریکی توانائی پہنچانے کی ہمتی نہیں رہتی بلکہ اس میں زیادہ زور بجائے مادی جسم پر توجہ مرکوز کرنے کی انگریزی یا مثالی جسم پر دیا جاتا ہے اس درجے میں وجدانی مرکز جو بچہ نری گھینڈ پر واقع ہوتا ہے شریک پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس لیول Level کے اختتام پر وہ پوری آب و تاب سے چمکتا شروع کر دیتا ہے جس کے سب طالب علم اپنے آپ کو روحانی دنیا اور ریکی سے اور زیادہ ہم ربط ہوں کرتا ہے اور بیماری کو اس کی جڑوں سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ ریکی کے دوسرے درجے کا طالب علم ریکی کو ماضی اور مستقبل میں بھی بھیج سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی فرد کو ماضی میں ہونے والے کسی نقصان یا اندوہناک واقعہ کی وجہ سے غم کا روگ لگا ہوا ہے جو کسی صورت اس کی یادداشت سے گونجیں ہو پاتا تو ریکی دوم کا طالب علم اس واقعہ کو ذہن سے صاف کرنے کے لئے ماضی میں ریکی کو بھیج سکتا ہے یا کچھ عرصے بعد ہونے والی میننگ یا انتخاب کے لئے بھی ریکی کو مستقبل میں بھیج سکتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ ریکی بغیر کسی مادی وسیلہ کے بھی ستر کر سکتی ہے یعنی ریکی سے سات سمندر پر علاج بھی ممکن ہے مگر یہ حیرت صرف اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ ہمارے جسم دراصل توانائی کے لئے ریسیور کا کام کرتے ہیں ہم توانائی کو نہ صرف وصول کرتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے ٹیلی ویژن اور ریڈیو بھی جانے والی لہروں کو وصول اور نشر کرتے ہیں ہم بھی ان لہروں کے سہارے چلنے والے آلات ہیں۔ ریکی کے دوسرے درجے میں جن میں خاص کرشماتی الفاظ ریکی ماسٹر سمجھتے ہیں یہ الفاظ دراصل خاص قسم کی روشنیوں کی شکلوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ریکی ماسٹر جب ریکی درجہ دوم کے طالب کو ان الفاظ کی مشق کرواتے ہیں تو نہ صرف ان کو یہ الفاظ سکھاتے ہیں بلکہ یہ الفاظ روشنی سے بنی ہوئی جن اشکال کو ظاہر کرتے ہیں اُن کو بھی طالب علم سے متعارف کر دیتے ہیں۔ یہاں ہم اُن الفاظ کے ناموں اور خواص کا ذکر کرتے ہیں۔

ہو۔ بچوں اور نوجوانوں کے جذبات اور کیفیات کے اہل اور چلبازین میں تو ازل قائم کرتا۔

ہر کسی فرد کا نام، ہم شدہ شے یا ٹیلی فون نمبر کو ذریعہ طور پر یاد کرنے کے لئے۔

### 3۔ ہون۔ شاڈے۔ شو۔ن۔ Hon Sha Ze Sho nen۔

ان الفاظ کا مطلب ہے کہ

”میرے اندر کا خلوص تمہارے اندر موجود خلوص کو

خوش آمدید کہتا ہے“

یہ کرشماتی الفاظ ربی کو ماضی، مستقبل یا کسی اور مقام پر موجود فرد تک پہنچنے کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں اور یہ ربی خارج کنندہ اور وصول کنندہ فرد کے درمیان روشنیوں کا پل بن جاتے ہیں، مزید یہ کہ یہ الفاظ زمان و مکان کی زنجیروں کی قید سے آزاد خیال کئے جاتے ہیں، ان کے لفظی معنی اور مفہم ہیں کہ کوئی ماضی، حال، مستقبل نہیں ہے۔ ان الفاظ کی روشنیوں سے ربی کے باہرین درج ذیل امور سرانجام دیتے ہیں۔

ہر کسی بھی موقع پر کسی یا کسی فرد کو بھلے سے وہ دنیا کے کسی گوشے میں موجود ہو ربی پہنچاتا۔

ہر مستقبل میں ہونے والے واقعات مثلاً ضروری میٹنگز، فکشن اور انتظامات وغیرہ کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی خاطر۔

ہر ماضی کی ناخوشگوار یادوں اور تکلیف دہ حالات کو نپھلانے کے لئے۔

ہر کسی بھی فرد کا علاج باتوں سے چھوئے بغیر کرنے کے لئے۔

ذکورہ الفاظ کی روشنیوں کی اشکال کو ربی ماسٹر صرف ربی کے طالب علموں پر ظاہر کرتے ہیں۔

### 4۔ ڈائی۔ کو میو۔ Dai Koo Meo

ربی کے تیسرے درجے کے دو حصے ہیں ایک کو A اور دوسرے کو B کہا جاتا ہے۔

A میں کرشماتی الفاظ ”ہون۔ شاڈے۔ شو۔ن۔ Hon Sha Ze Sho Nen“ سکھائے جاتے

ہیں A اور B میں Sac Rai Chakra اور Root Chakra کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار

ہوتی ہیں اور ربی توانائی سے ہم آہنگ ہو جاتی ہیں۔ B دو چودہ افراد کرتے ہیں جو دیگر لوگوں کو

ربی کی سکھانا چاہتے ہیں یا ایک طرح سے پیچھے رکھنے کے لئے ڈگری پروگرام ہے جس کے بعد وہ ربی

دوسروں کو سکھانے کے اہل قرار پاتے ہیں۔ B میں کرشماتی الفاظ ڈائی کو میو Dai Koo Meo

سکھائے جاتے ہیں۔ اور ڈائی کو میو مکمل دیا جاتا ہے جسے ماسٹر مکمل بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ

ربی ماسٹر کو تعلیم کئے جانے والے الفاظ ہیں۔

یہ یو سولٹی ماسٹر مکمل زیادہ وسیع فریکوئنسی کو کنٹرول کرتا ہے جس میں دوسرے کے اندر

لا محدود قوت منتقل کی جاتی ہے۔ اس عمل کی بدولت زیادہ بہتر فائدہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ

مکمل متبادل کرنٹ کوڈ اور ایکٹ میں تبدیل کرتا ہے۔ بعض ربی ماسٹرس نے ربی کا چوتھا درجہ تصور

کرتے ہیں اور بعض تیسرے درجہ کا حصہ B تصور کرتے ہیں۔ اس کے استعمال درج ذیل ہیں۔

ہر لا محدود حکمت سے قریب اور خدا کی کرشماتی قوت کو بنسانی ارادے میں استعمال

کرنے کے قابل بنانا ہے۔

ہر یہ ربی کی ازمنی کوئے سے سبب تک کے قابل بنانا ہے۔

ہر یہ میں مکمل اور ہر ہوئے کا زیادہ بہتر حساس دلاتا ہے۔

ہر یہ ہمارے تمام اعمال اور حرکات میں قوت اور درستگی پیدا کرتا ہے۔

ہر تحرقہ ذریعہ چھیل کو خلاصاتی Distant Reiki تک منظم انداز میں بھیجتا ہے۔

ربی سیمبلو کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں ”قوت اندمال“ یعنی مندرجہ

کرنے کی قوت پائی جاتی ہے ان کی مدد سے ربی اضافی توانائیوں کے ساتھ استعمال کی جاتی



ہے۔ رہی کی ہر علامت کے مختلف معنی ہوتے ہیں۔ انہیں مختلف معاملات کے لئے الگ الگ یا ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ سہل بنانے اور انہیں استعمال کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔

بعض رہی ماسٹر۔ سہل کو بطور ”دھڑ“ کے لیے ہیں۔ ایک جیتا جاگتا وجود جس سے وہ دہلیچے ہیں اپنی صلاحیتوں اور رہی توانائی میں اضافے کے لئے نہ مگر یہ نظریہ صرف غیر مسلم رہی ماسٹر کا ہے۔ ہم آپ پر واضح کر دیں کہ رہی سہل روشنی کی خاص اشکال ہیں جنہیں آپ کائناتی انرژئی KA بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسلامی رہی نظریہ کے مطابق یہ اللہ نُوْرُ الشُّدُوْثِ وَالْاَنْوَارِ کی خاص فریضائی کوڈز ہیں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ روشنی کی یہ خاص اشکال صحت کا دروازہ کھولنے کے لیے پتھروں کی مانند ہیں۔ دراصل یہ کرشٹنی ٹیجیاں ہیں یا کائناتی خفیہ کوڈز ہیں۔ جو شفا بخش رہی انرژئی کا پتہ ان کی طرف لانے اور پھر مشاعرہ بدن میں منتقل کرنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان علامات کا مرقعہ کیا جاتا ہے اور انہیں روزانہ مسلسل استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ہر سہل کے پیچھے یہاں اس کی کارکردگی کی اصل روح تک پہنچنا ہمارا کام نہیں۔ رہی ماسٹر کے لئے ضروری ہے کہ وہ سہل کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے اندر اتارے یہاں تک کہ وہ جب چاہے سہل کو اپنے تصور کی آئینہ بن سکے۔ تاکہ رہی توانائی جو ایک دوست توانائی ہے زیادہ سے زیادہ پاورفل ہو جائے۔ رہی ہٹلر کے لیے یہ یقین ضروری نہیں ہیں۔

رہی سہل اور کرشٹنی الفاظ

سہل کیا ہیں؟

انہیں انگریزی میں Sacred Symbols یا مقدس علامت کہا جاتا ہے۔ اپنے تقدس کی بنا پر خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ ہر علامت کو ایک خاص صوتی آہنگ دیا گیا ہے۔ اور یہ رہی اور سپرچونگ پاور کی صلاحیتوں اور توانائیوں کو قوتوں میں اضافے کرتی ہیں۔ اور کائناتی توانائیوں سے ہم آہنگ کرتی ہیں۔ رہی کی خفیہ ہفتہ اور مقدس ہر علامت یا سہل ہیں۔ ان کی ادائیگی کے الفاظ کو کرشٹنی الفاظ کہا جاتا ہے۔ ان علامات کا استعمال جاپانی طریق کے مطابق کیا جاتا ہے

یعنی شاگردوں کے ذہن میں اسے ”تصویر“ اور ”آواز“ کے طور پر محفوظ رکھا جاتا ہے۔ علامت کے ساتھ ہی اس کی ایک آواز سکھائی جاتی ہے چارٹ میں ہم نے سہل کا نام لکھا ہے یہ نام گفتگو اور سیکھنے سکھانے کے دوران استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کا استعمال ایک خاص طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ علاج کے وقت رہی ہٹلر اسے دل میں دہراتا ہے۔ یہ علامت بطور توانائی کے استعمال ہوتی ہیں۔ یہ توانائی ایسی ہے جیسے برقی آلات میں برقی توانائی گردش کر رہی ہوتی ہے۔ اس علامت کی تصویر ذہن میں قائم کرتے ہی کائناتی توانائیوں سے آپ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں اور آپ توانائی وصول اور خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے آپ کو آواز آپ کے مریضوں کو شفا ملتی ہے۔ آخری علامت کو ماسٹر کہا جاتا ہے۔ یہ صرف رہی ماسٹر استعمال کرتے ہیں۔ اس کی تفصیلات Initiation کے وقت بتائی جاتی ہیں۔ رہی سہل کا چارٹ مندرجہ ذیل ہے۔

Reiki Symbols

| سہل   | سہل کا نام       | مقصد                                          | معنی                                                 |
|-------|------------------|-----------------------------------------------|------------------------------------------------------|
| جسم   | چھ مہرے          | توانائی میں اضافہ                             | ”توانائی یہاں محفوظ ہو“ یا ”غایب ہے“                 |
| ذہن   | سے، یہ کی        | جذبات، تعلیم، حفاظت، مسائل                    | کلید کا کات                                          |
| زور   | ہون بٹھاؤ، شوقین | قائماتی معالجہ، ہم کنٹرول ماسٹر، مسائل، مستقل | ”مجھ میں موجود“ روحانی پاور ”تم میں داخل ہو رہی ہے۔“ |
| ماسٹر | ذاتی کوہ         | اہانت                                         | سکون اور گیان (علم) کی ترتی کے لئے                   |
|       |                  | Alignments کے لئے                             | ”رہی ماسٹر بننے کے لئے“                              |
|       |                  |                                               | مرد و عورت کا کات، کائنات، کائناتی                   |

رہی اور حیوانات و نباتات

رہی کے ذریعے آپ صرف انسانوں ہی کے نہیں بلکہ حیوانات اور نباتات کے بھی کام آسکتے ہیں یعنی یہی کہا جاسکتا ہے کہ رہی کا واسطہ Chanell بننے والا فرد ایک وقت انسانوں،



جانوروں اور دیگر تمام جاندار اشیاء کے معالج کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ریکی ماسٹر کو معالج یا ڈاکٹر کہہ کر نہیں پکارا جاتا۔ ریکی کی توانائی ہر ذی روح میں سے گزرتی ہے اس لئے ریکی جاننے والا فرد ہر ذی حیات کو دوست بن سکتا ہے۔

مس ماری ہال کبھی نہیں کرے

”ہودوں کو دیکھی دینے کے لئے وہ گھملاہٹ جس میں ہوتا لگتا ہے اپنے ہاتھوں میں تھام لیں اور اگر وہ ہادی ہے تو اس کے گھر کا ہاتھ دیکھیں اور اسے دیکھی کسی توانائی سے معمور کریں۔“  
وہ کبھی نہیں کرے

دیکھی دینے کے بعد نکلنے والے ہودوں کی صحت اور نرونازگی دیکھ کر تعجب ہوتا ہے اور اکثر تو محسوس ہوتا ہے کہ جب ہودوں کو دیکھی دی جانے تو وہ بھی جواباً توانائی بھیجتے ہیں۔“

جب بھی آپ ہودوں اور جانوروں کو ریکی منتقل کر رہے ہوں تو اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیں اور اپنی وجدانی صلاحیتوں کو کام کرنے دیں یہ سننے کی کوشش کریں کہ آپ کے اندر کی آواز کیا کہتی ہے؟ ریکی لا محدود توانائی ہے جو زندگی کی ناک ہر شے میں گزر رہی ہے۔ آپ صرف ان جانوروں یا ہودوں کو چھو کر اس توانائی کی رکاوٹ کو دور کر کے اس کو چاری و ساری کریں اور حیرت انگیز اثرات کا مشاہدہ کریں۔

ریکی اور بچے

ریکی کے ذریعے نوزائیدہ بچوں کا علاج ریکی کا بھی قطعاً دشوار نہیں ہے۔ درہا سوال یہ کہ نوزائیدہ بچوں کو کس طرح ریکی توانائی دی جائے؟ تو اس کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ جب وہ سوچا جائے تو انہیں ریکی انرجی سے سیر کیا جائے۔ مس ماری کبھی نہیں کرے

”میں بچوں کے جنموے یا ہسٹر کے پاس بیٹھ جاتی ہوں اور اپنے ہاتھ میں ان پر رکھ دیتی ہوں۔“

بچوں کو ریکی دینے کے بہت مثبت اثرات سامنے آئے ہیں والدین بتاتے ہیں کہ اگلے دن بچے بہت خوش اور بیشاش بیٹاش آئیں گے ہیں اور جو مسائل اور بیماریاں انہیں لاحق ہوتی ہیں وہ ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مس ماری کبھی نہیں کرے

”ریکی ماں بننے والی خواتین کے لئے بھی انتہائی مفید ہے۔“

تجرباتی مشاہدات یہ سامنے آئے ہیں کہ بچوں کی ولادت جسامتی ہوتی ہے ماں اور بچہ پر سکون رہتے ہیں۔ ریکی ایک نئی زندگی شروع کرنے کا راستہ ہے۔

ریکی کا سفر

مس ماری کبھی نہیں کرے ”بہت سے لوگوں کو یہ جان کر بہت حیرت ہوتی ہے کہ ریکی بغیر کسی مادی وسیلہ کے بھی سفر کر سکتی ہے یعنی ریکی سے سات سمندر پر طالع بھی مل سکتا ہے مگر یہ حیرانگی اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ ہمارے جسم دراصل توانائی کے لئے ریسیور کا کام کرتے ہیں، ہم توانائی کو نہ صرف وصول کرتے ہیں بلکہ اسے دوسرے اشخاص کو بھیج بھی سکتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے ٹیلی ویژن اور ریڈیو بھیج جانے والی لہروں کو وصول اور نشر کرتے ہیں ہم بھی بغیر تاروں کے ہمارے چلنے والے آلات ہیں۔ قدرت نے ایسے قوانین بنائے ہیں اور ہمیں ایسی فضا فراہم کی ہے جس کے ذریعے ہم توانائی کو منتقل کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ ریکی توانائی کے دور دراز سفر کا اچھا قدرت کی اسی مہربانی پر ہے اور ریکی توانائی کو کسی دوسری جگہ بھیجنے کے اسرار ہمیں ریکی کے دوسرے میں مل سکتا ہے جاتے ہیں۔ اس طریقہ کار کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب مادی طور پر کسی فرد کا علاج کار نامہ نہیں ہوتا اس سے آپ اپنی جگہ رہتے ہوئے دنیا کے کسی بھی ملک میں موجود فرد کا علاج کر سکتے ہیں اور آپ ایسے مریض جن کا آپ جسامتی طور پر علاج کر رہے ہوں انہیں بھی جلد صحت یاب کرنے کے لئے رات کے وقت ریکی

توانائی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی فرد ریکی کے متعلق نہیں جانتا اور پہلے کبھی اس طریقہ سے استفادہ نہیں کر سکا تو علاج کی کامیابی سے ہمدردی میں شبہات سراہا رہ سکتے ہیں اس لئے جس فرد کا آپ علاج کر رہے ہوں پہلے اسے اس بارے میں ضرور بتا دوں۔

### ماضی، حال، مستقبل اور ریکی

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ ریکی کی توانائی کو ماضی اور مستقبل میں بھیجا جاسکتا ہے ماضی کے کسی خوف یا غم سے نجات کے لئے اور مستقبل میں کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے۔ رہی بات حالی کی تو وہ ہم نے آپ کو بتا ہی دی ہے۔ ریکی لیول دوم کے طالب علم کو یہ تکنیک سکھائی جاتی ہے کہ ریکی کے ماہرین کہتے ہیں۔ ”ہم پیش آنے والے غناتک واقعات اور ماضی تجربات کو نہ صرف یاد رکھتے ہیں بلکہ انہیں بار بار دہراتے بھی رہتے ہیں ان دہرانے کی وجہ سے ہمارے اندر ردی نہیں بھی ابھرتی ہیں اور ہمارے رویے کسی بیماری کی وجہ بھی بن جاتا ہے جسمانی بیماریاں اور غم ناک کیفیات ذہنی، جسمانی اور روحانی تعمیر کی بدولت واقع ہوتی ہیں مگر ریکی کے طرز علاج کو تمام قسم کی تکالیف کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔“ ریکی کے ماہر پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کسی شخص کی اجازت کے بغیر اس کا علاج نہ کرے اور اس کے ماضی میں چھٹاگ لگا کر اس کی تیار یا کر رہے۔ ریکی کے سہیل اور کرشنا الفاظ دراصل خاص قسم کی روشنیوں کی شکلوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ریکی ماسٹر جب ریکی کے طالب علم کو ان الفاظ کی مشقیں کرواتے ہیں تو نہ صرف ان کو یہ الفاظ سکھاتے ہیں بلکہ یہ الفاظ روشنی سے بنی جن صورتوں کو ظاہر کرتے ہیں ان کو بھی طالب علم سے متعارف کرا دیتے ہیں۔ ان کرشنائی الفاظ کی روشنیوں طاقت کو ظاہر کرتی ہیں اور ان الفاظ کا مطلب ہے کہ طاقت وہاں آجائے جہاں اس کی ضرورت ہے یا جہاں ریکی ماسٹر چاہتا ہے۔ ان الفاظ کی روشنیوں کو کھاکا وانڈا اور انی کھاکا وانڈا بھی گھمایا جاتا ہے کھاکا وانڈا سمت میں گھمانا آسانی اور انی کھاکا وانڈا گردش دینا یعنی کیفیات اور توانائی سے تعلق پیدا کرتا ہے۔

”ریکی بہر چکل پیٹنگ اور میناس

”تہاویں سے نہیں سیکھا جاسکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ استاد (ریکی ماسٹر) پر چکل پاؤ ماسٹر) سے اس کی ضروری تربیت Attunement حاصل کریں۔

ریکی ماہرین کی اصطلاح میں ناف سے دو تین ”انگل“ نیچے جسم کا مرکز ہے۔ جاپان میں اس مرکز کو ”تاندن“ کہا جاتا ہے۔ چین میں ”تان تان“ کہلاتا ہے۔ چین اور جاپان میں ”تاندن“ کو جسم کا مرکز مانا گیا ہے۔ یہ وہ مرکز ہے کہ جہاں سے انسانی جسم کی ”قوت حیات“ عمل کرتی ہے۔

### ریکی کے ساتھ Adjust ہونے کا طریقہ

یہ طریقہ ایسے ہے کہ کوئی ریکی کا مہلر بن سکتا ہے۔ اس کے ذریعے ایک انسان یہ طاقت حاصل کر سکتا ہے کہ وہ کیسے کسی کی بیماری دور یا تکلیف دور کر سکتا ہے۔ Adjustment ایک روحانی عمل ہے اس میں ریکی ماسٹر (استاد) ریکی کی علامات اور اشارے ایک مخصوص طریقہ سے آواز کرتا ہے۔ ماسٹر طالب علموں کو کلاس کے دوران ایک خاص نشست میں بٹھاتا ہے اور ایک خاص کوڈ دیتا ہے جس سے طالب علم ریکی حاصل کرتے ہیں ریکی ماسٹر طالب علم کا رابطہ یونیورسل پاور سے کرواتا ہے۔

ریکی Adjustment یا Attunement مستقل ہوتی ہے۔ جس کے بعد طالب علم ریکی مہلر بن جاتا ہے۔ ریکی منتقل کرنے کا طریقہ کچھ اس طرح کا ہوتا ہے۔ پہلے طلباء کو زمین پر ایک خاص ترتیب سے بیٹھا دیا جاتا ہے۔ پھر طلباء کو آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اس کے بعد جو بھی اس میں تجربا ہوتے ہیں ان کے لئے طلباء تیار ہوتے ہیں اور کمرے کا ماحول خالص روحانی ہوتا ہے۔ ریکی ماسٹر طلباء کے سامنے کھڑا ہو کر یونیورسل انری کوڈز دلاتا ہے۔ اور کائناتی پاور سے ہم آہنگ ہو کر طلباء کو اپنے ہاتھ سے کھدھوں کے سامنے لانے کی ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتھیلیاں سامنے کی طرف رکھیں۔ پھر استاد (ریکی ماسٹر) طلباء کو ریکی ٹرانسفر کرتا ہے۔ پہلے طلباء

کے پیچھے کھڑے ہو کر ایک خاص طریقے سے پھر سامنے کھڑے ہو کر ایک مخصوص طریقے سے اس کے بعد دہری ماٹر ایک خاص عمل کرتا ہے جس سے طلباء میں رہائی بخشنے ہونا شروع ہو جاتی ہے اور یہی پاور فوراً ابھر آتی ہے۔ یعنی ایک منٹ، ایک قوم اور محل کے ذریعے چند لمحوں میں طلباء کی نظر بن جاتے ہیں جس میں سب کچھ استاد (رہی ماٹر) کرتا ہے۔ جبکہ طلباء صرف محسوس کرتے ہیں کہ ان میں رہائی پورا ہو چکی ہے۔

اس کے بعد دہری ماٹر اپنے ناہیں ہاتھ کی پتیلی کو طلباء کے سر کے پچھلے حصے کے ساتھ لگاتا ہے پھر اپنے ناہیں ہاتھ کی پتیلی کو سر کے اوپر درمیان میں لگاتا ہے اور یہی کار ایک خاص کوڈ ملاتا ہے اور کچھ کرشماتی الفاظ آہستہ آہستہ زبان سے ادا کرتا ہے۔ جب سر کے پچھلے حصے سے فارغ ہو جاتا ہے تو سامنے کی طرف آ جاتا ہے۔ اور طلباء کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھا کر کھڑا کریں تاکہ دونوں پتیلیاں سامنے آسمان کی طرف ہوں اور پھر طلباء کی پتیلیوں کے ساتھ اپنی پتیلیاں چند لمحوں کے لئے جوڑ دیتا ہے جس سے دہری ماٹر کے ہاتھوں سے طلباء کے ہاتھوں میں رہائی پاور داخل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دہری کے ساتھ ہاتھوں پر ہاتھ رکھنے کی بجائے طلباء کی پتیلیوں پر دم کرتے ہیں۔ جس سے دہری پاور طلباء میں منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر طلباء کے ہاتھوں پر خاص Symbol ملاتا ہے اور کرشماتی الفاظ زبان سے ادا کرتا ہے۔ اور طلباء کے Base نیچے والا اور Crown پر دم کرتا ہے جس سے یہ پکڑا حرکت میں آ جاتے ہیں۔ پھر تاک کی جڑ میں ماتھے کے درمیان آٹھ انگلی کے ساتھ ٹچ Touch کرتا ہے یہ مقام روحانی آنکھ کا ہے اس عمل سے طلباء کی تیسری آنکھ متحرک ہو جاتی ہے۔ ٹچ کے دوران دہری ماٹر خاص سہیل ملاتا ہے اور مخصوص الفاظ زبان سے ادا کرتا ہے۔ اس طرح دہری ماٹر دوسروں کو رہائی بخشنے کرتا ہے۔ اور بعد میں طلباء کو دہری کے خاص سہیل سے آگاہ کرتا ہے جسے وہ دوران علاج استعمال میں لاتے ہیں۔

ہم نے دہری طریقہ کرنے کا یہ ایک طریقہ تحریر کیا ہے۔ ویسے ہر دہری ماٹر کا اپنا ایک

خاص طریقہ ہوتا ہے۔ دہری ماٹر جو بھی طریقہ اپناتے ہیں۔ سب میں مندرجہ بالا طریقہ کی کچھ نہ کچھ تکنیک ضرور شامل ہوتی ہے۔ دہری ماٹر Adjustment میں طلباء و طالبات کو عجیب و غریب مشاہدات بھی ہوتے ہیں۔ اکثر دہری کی کھینچنے والے افراد Attunement کے دوران اپنے بدن کے گرد شہری اور سفید روشنی کا ایک ہالہ محسوس کرتے ہیں۔ جیسے کہ ان کا بدن روشنی میں گھرا ہوا ہو۔ کچھ افراد سکون اور بدن میں ہلکا پن محسوس کرتے ہیں تو کچھ اپنی آسٹریل پاؤں کو کھینچانی نظام میں خود پرواز محسوس کرتے ہیں۔ بعض افراد دہری کی انہری و یوز کی قہر قہرابت کہ اپنے بدن میں محسوس کرتے ہیں اور بعض کو داغ والے حصہ میں دونوں ابروؤں کے درمیان تاک کی جڑ میں روشنی کی کرنیں داخل اور خارج ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ کچھ افراد کو مارائی دنیا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ کچھ خواتین و حضرات کو مشاہدات و احساسات بہت کم ہوتے ہیں۔ ایسے افراد ہوتے ہیں جن کی اورائی روشنیاں غیر متوازن ہوتی ہیں۔ دہری Attunement کے دوران ان کی اورائی روشنیاں متوازن ہو جاتی ہیں۔ تو ایسے افراد کو صرف سکون و آرام محسوس ہوتا ہے ذہا اپنے آپ کو تازہ و دم محسوس کرتے اور انہیں ایک انجانی خوشی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ ہر دہری کھینچنے والے فرد کو یکساں طور پر ایک جیسے مشاہدات و احساسات ہوں۔ کسی کو کم اور کسی کو زیادہ احساسات و مشاہدات ہو سکتے ہیں۔ چند افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو نہ ہونے کے برابر احساسات و مشاہدات ہوتے ہیں۔

دہری کے بارے میں مزید تفصیل اور مکمل معلومات کے لیے ہماری کتاب ”دہری ہیلنگ کورس“ کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں دہری طریقہ علاج پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب انٹر نیشنل انٹلیٹیوٹ آف ہیراڈاٹل سائنسز جو کئی ملکوں کے ”دہری کورس“ کے انصاب ”میں بھی شامل ہے۔ ہمارے ادارہ سے دہری کورس کرنے والے تمام افراد کو یہ کتاب تحفہ پیش کی جاتی ہے۔

## ہیپنازم

یونانی زبان کے لفظ ہپنوز سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "مصنوعی نیند" آج کل اعصابی تھکاوٹ کے دورے تقریباً ہر فرد کو کسی طرح سے ضرورتاً اثر کیا ہے۔ عام انسانوں کی ذہنی، جسمانی اور روحانی صحت ہر طرح سے کامل طبیبان نہیں ہے اکثریت مختلف قسم کی پریشانیوں اور بیماریوں میں مبتلا ہے۔ ہپنازم بیماریوں اور نفسیاتی الجھنوں کی بنیادی وجوہات کو تلاش کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بہت سی نفسیاتی الجھنیں ہماری ذات میں نقش ہو جاتی ہیں مگر ہم ان کا سراغ نہیں لگا پاتے، ہپنازم ان ذہنی امراض کو سامنے لا کر ان کا سدباب کرتا ہے۔ ہپنازم ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے۔ یہ ایسی کیفیت ہے جو نیند سے مشابہہ ہوتی ہے۔ جس میں شعور معطل اور لاشعور متحرک ہو جاتا ہے۔ ہپنازم کی فینڈ میں چٹاٹ جیسے تلقین کرتا ہے لاشعور ویسے ہی قبول کرتا ہے۔

## ہپنازم کی ابتدائی تاریخ

ممکن ہے کہ آپ کو ظلم ہو کہ ہپنازم کا وجود ہم قدیم ترین دور میں بھی ملتا ہے۔ مصر کی تاریخی مٹی کی کھوپڑیوں پر ہمارے ہاں قاعدہ آفریقین کے نشانات پائے گئے ہیں۔ برٹش میوزیم میں ایک دور قدیم کی تصویر موجود ہے جس میں ہزاروں برس قبل کا ایک مصری ماہر ہپنازم جمع پر ہپنازم کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یونان، ہندوستان، ایران اور یونان میں موجود تھا۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ ہپنازم کا عمل زمانہ قدیم سے کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اس کی عقلی ابتدا اذاکس مساز سے ہوئی، انہی کے نام پر اس کو سریزم بھی کہا جاتا رہا ہے۔

## شعبہ بازی اور ہپنازم

عام طور پر لوگ بڑے بڑے تھیٹروں اور اسٹیج پر شعبہ بازی کے کتب دکھاتے ہیں۔ ان میں سے شاید ایک فیصد بھی ہپنازم نہیں جانتے۔ دراصل یہی لوگ ہپنازم کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ہپنازم کا مقصد یہی ہے کہ اس سے ذہن انسانی کا علاج کیا جائے اور اس کو بیماریوں سے نجات دلائی جائے۔ یہی دو سائنسی قوت ہے جس سے نئی نوع انسان کی بے انتہا خدمت کی

جاسکتی ہے، یہی وہ روحانی قوت ہے جس کے ذریعے انسانیت کی روح کی جڑوں کو تہجیوں میں بدلا جاسکتا ہے۔

## ہپنازم سے متعلق ایک غلط فہمی کی وضاحت

عام طور پر پی وی فلم یا جاسوسی نادلوں اور کہانیوں میں ہپناس کا جو تاثر قائم کیا جاتا ہے وہ حقیقت کے برخلاف ہے۔ مثلاً ہر وہ کا مقصد قتل و خونریزی کا فرام کرنا ہوتا ہے جس میں معمول ایک ایسے غلام کا کردار پیش کرتا ہے جو حامل کے اشاروں پر چلتا ہے۔ اس سستی پہلی کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ ہپناس قرانی کو ایک قسم کا جادو یا سحر سمجھتے ہیں۔ حقیقتاً ہپناس جادو نہیں بلکہ ایک سائنسی حقیقت ہے۔ اس کا اطلاق اسی صورت میں ممکن ہے جب معمول حامل کی ہدایات Suggestions پر عمل کرتا ہے۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ ہپناس کمزور اعصاب افراد ہی پر عمل کر سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ ہپناس ایک ذہنی کیفیت کا نام ہے۔ یہ ایسی انسانی کیفیت ہے جو نیند سے مشابہہ ہوتی ہے اور جس میں شعور معطل اور لاشعور متحرک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طاقتور یا کمزور اعصاب ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔

## ہپنازم اور جرائم

یہ امر قطعی اور فیصلہ کن ہے کہ ہپنازم کے ذریعے انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اس کے اپنے اخلاقی تصور کے تحت غلط ہو۔ یعنی آپ اسے کوئی ایسا فعل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے جو اس کے نظریہ اخلاق اور خواہشات کے متضاد ہو اور جس پر عمل کرنے کے لیے اس کا ضمیر ملامت کرے۔ اس غلط فہمی کی سب سے بڑی وجہ وہ ناول اور فلمیں ہیں جن میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہپناٹ اپنے معمول کے ذریعے جرائم کرتا ہے۔ یہ کہانیاں ان مصنفین کی ہوتی ہیں جنہوں نے ہپنازم کا مطالعہ ہی نہیں کیا اور کیا بھی تو اس کو سمجھا نہیں۔

## چنانچہ استعمال

چنانچہ کے بارے میں لکھنے کا صرف یہی مقصد ہے کہ وہ لوگ جو اس علم سے آگاہ نہیں ہیں، ان کو اس کے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں اور وہ لوگ جو عمل کرنا چاہیں ان کو اس کی عملی تربیت دینی جائے تاکہ وہ انسانیت کی خدمت کر سکیں اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو مثبت طرز پر استعمال میں لائیں۔ چنانچہ عام طور پر تین چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

امراض اور بری عادات کو ختم کرنے کے لیے۔

جراثیم کے دوران میں پیش کردہ دے محفوظ رکھنے کے لیے۔

تفریح کی خاطر یعنی سکون حاصل کرنے کے لیے۔

چنانچہ کے ذریعے کون سے مسائل کا حل کیا جاسکتا ہے

چنانچہ کے ذریعے نہ صرف دماغی اور نفسیاتی امراض کا علاج ممکن ہے بلکہ جسمانی نقائص کو بھی دور کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل بیماریوں میں چنانچہ سے مدد لے سکتے ہیں۔ بے چینی، خوف، بے جا خوف، بے خوابی، الجھناہٹ، اداسی، اعصابی کمزوری، تشنگ، بول کے امراض، بد ہضمی، قلع، ہسٹریا، دوہم، نامردی وغیرہ ان کے علاوہ دوسرے مسائل کا حل بھی چنانچہ کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً خشیت کا علاج، احساس کمتری ختم کرنا، منتشر خیالی پر قابو پانا، بوقت ارادی میں کی کو ختم کرنا، بوقت فیصلہ میں کی، اعتبار کی کمزوری، عادات سے بد چمکنا، راپنا جاسکتا ہے، حافظہ کی کمزوری، ڈپریشن، امور ناموسی کو کامیابی میں بدلا جاسکتا ہے، اداسی کو خوشی میں اور شرمیلے پن کو جوشیل پن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، ہر بری عادت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ اور بے شمار ایسے مسائل کا حل چنانچہ سے کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ کی عملی تربیت کہاں سے حاصل کریں

چنانچہ کی عملی تربیت کا انتظام انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیر انارمل سائنسز میں کیا جاسکتا

ہے۔ خواجہ دھڑات چنانچہ کی عملی تربیت حاصل کے ملک کے کونے کونے میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

## مردوں کی جنسی بیماریاں اور چنانچہ

ہمارے ہاں کے چالیس فیصد عوام جنسی علالتوں میں مبتلا ہیں۔ یہ علالتیں حقیقی معنوں میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ شخص ذہن کی پیداوار ہوتی ہیں۔ مردوں میں مندرجہ ذیل جنسی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ جنسی نامردی، جنسی کمزوری، جبریان، احتکام، خود لذتی اور جنسی کمزوری وغیرہ ان سب کا علاج چنانچہ کے ذریعے بہت آسان ہے

میرے پاس ایک مریض علاج کے لیے آیا جب اس کی ہسٹری لی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کی نامردی کا آغاز اس دن ہوا جب وہ ایک طوائف کے پاس گیا۔ اس نے حسب معمول جنسی ملاپ کیا تو طوائف کے منہ سے نکل گیا "کیا بس۔۔۔" یہ طعنہ وہ قبول نہ کر سکا چنانچہ اس کے بعد جب بھی وہ کسی عورت سے ملاپ کرتا تو اس کے ذہن میں یہی دو لفظ ابھر آتے۔ نتیجے کے طور پر وہ قطعی سر ہو جاتا۔ اسے پریزیوں کا علاج طبیوں کی جڑاؤں اور دوا سے بے بھی ممکن نہیں ہوتا۔ جبکہ چنانچہ کا ماہر ایک گھنٹہ میں ایسے مریضوں کا کامیاب علاج کر دیتا ہے۔

## عورتوں کی جنسی امراض اور چنانچہ

عام طور پر عورتیں جنسی امراض کا علاج کرانے نہیں آتے۔ اس کی بڑی وجہ ہے جا بھگ اور شرم ہے۔ اور یہی شرم، بھگ ہی بھکاریوں کو نفسیاتی امراض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگر کسی عورت کو ملاپ سے درد ہو یا وہ مردہری میں مبتلا ہے تو اس کی ہسٹری لینا لازمی ہوتی ہے۔ ملاپ کے دوران ردی کی شکایت انہی عورتوں کو ہوتی ہے جو ملاپ کرنا نہیں چاہتیں۔ اس لیے اس کی وجہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح سرد مردہری کا مرض بھی ملاپ سے نفرت یا شہرے نفرت کی بنا پر ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس مرض کا علاج کر دینے سے مرض خود بخود دور ہو جاتا ہے۔

## ہسٹریا کی تکلیف اور چٹانوم

عام طور پر چٹانٹ کے پاس جب کوئی ہسٹریا کی مرینڈ لائی جاتی ہے تو اس کے لواحقین اسے "آسیب زدہ یا جاؤزدہ" سمجھ کر ہی لاتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مرینڈ پر سایہ ہے یا اس پر آسیب آتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ سب کچھ ہسٹریا کا مرجع ہوتا ہے۔ ہسٹریا کی مرینڈ کسی گہری الجھن کا شکار ہو کر رہتی ہے۔ شادی ہو جانے کے بعد بھی دورے برقرار رہتے ہیں اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہسٹریا کا آغاز ہی شادی کے بعد ہوتا ہے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ مرینڈ شادی کے بعد ہی کسی غشی الجھن کا شکار ہوتی ہے۔ یا تو وہ جنسی طور پر غیر آسودہ ہوتی ہے یا پھر شوہر کی بے توجہی کا شکار ہو گئی ہوتی ہے۔ جب مرینڈ نازل حالت میں ہو تو اسے چٹانٹ کا کیا جاتا ہے۔ اور نوم چٹانٹ میں وہ تمام کلیات لا شعور سے نکال دی جاتی ہیں اس طرح مرینڈ ایک دو گھنٹہ کی نشست میں نازل ہو جاتی ہے۔

## ازواجِ زندگی اور چٹانوم

محبت اور نفرت دونوں جذبے انسان کے اندر خود کو چٹانٹ کرنے سے جنم لیتے ہیں۔ عموماً اگر محبت کوئی ایسی چیز ہوتی جس کا تعلق بجائے ذہن کے صرف جنسی کشش سے ہوتا تو پھر چٹانوم کا اس پر کوئی اثر نہ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس کے برعکس ایسا ہوتا ہے کہ چٹانوم کے ذریعے کسی سے محبت یا نفرت کو اتنی جاکنتی ہے کہ شریکِ معمول اس کا خواہش مند ہو۔ اس لیے ازواجِ الیٰہیوں میں چٹانوم کا بہت اہم کردار ہے کیوں کہ اس کا تعلق بھی ذہنی محبت یا نفرت سے ہوتا ہے۔ اگر مریاں نبوی و رسولی ای اپنی زندگی کو استوار کرنا چاہیں تو پھر چٹانوم ان کے لیے خوشیوں کا پیام ہے۔

سوال: کیا چٹانوم کے ذریعے اخلاقی برائی کو بھی دور کیا جاسکتا ہے؟

جواب: چٹانوم کے ذریعے ہر بری عادت کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

سوال: کیا چٹانوم طلباء و طالبات کے لیے بھی کسی طرح مفید ثابت ہو سکتا ہے؟

جواب: چٹانوم سب ہی کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک طلباء و طالبات کا تعلق ہے

ان کا سب سے اہم مسئلہ ہوتا ہے کہ یادداشت کس طرح بہتر ہوگی۔ ان کے لیے مطالعے میں سب سے بڑی دشواری یادداشت کی کمزوری ہوتی ہے۔ چٹانوم اس سلسلہ میں ان کی بہت مدد کرتا ہے۔

## چٹانٹس قہرانی سے روزمرہ مسائل کا علاج

نفسانی مسائل اور امراض کی فہرست بہت طویل ہے یہاں پر چند ایسے مسائل کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کا علاج چٹانٹس قہرانی کے ذریعے فوری طور پر کیا جاسکتا ہے۔

- 1- اگر آپ کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہیں۔
- 2- اگر آپ منتشر خیالی شخصیت ہیں۔
- 3- اگر آپ کی قوت ارادی قوت فیصلہ قوت اظہار قوت یا قوت ہدایت کمزور ہے۔
- 4- آپ اپنے موجودہ پیشے یا حالات سے ناخوش ہیں یا مطمئن نہیں ہیں۔
- 5- آپ حسد یا نفیبت کا شکار ہیں۔
- 6- غفل خوری کی عادت سے نالاں ہیں۔
- 7- خبیات سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں سرگت نوشی و شراب نوشی یا دیگر نفسی یا عادات شامل ہیں۔
- 8- آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ لوگ آپ کو پسند نہیں کرتے یا شخصیت سے محروم نہیں ہوتے۔
- 9- آن دیکھے دشمن یا دشمنوں کا شکار ہیں۔
- 10- آپ خود کو قابلِ رحم فرد سمجھتے ہیں۔
- 11- آپ اپنی لائقین کی عادت سے بد چمچہا راپانے کے خواہش مند ہیں۔
- 12- تنگدلی کے دور کا گھبراہٹا ہے، ہنگامہ یا لگت کا شکار ہو جاتے ہیں
- 13- خود کو بد صورت سمجھتے ہیں۔

14- کسی جسمانی نقش کی وجہ سے لوگوں سے گھبراتے ہیں۔

15- بہت جلد بدحواس ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔

16- جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتے نہ چاہتے ہوئے بھی بہت کچھ کر جاتے ہیں

17- حافظہ کمزوری محسوس کرتے ہیں۔

18- ڈپریشن سے نہات چاہتے ہیں۔

19- آپ اپنے دفتر، سکول، کارخانے یا دکان میں بھی وقت پر حاضری نہیں دے پاتے

20- باسو پے کچھ بول کر شرمندہ ہو جاتے ہیں۔

21- آپ قہقہے مزاج لڑاکا یا جنگ نظر ہیں۔

22- اگر آپ کام استطاعت سے زیادہ ہے اور آپ خود کو یہ کام کرنے کے قابل نہیں سمجھتے

مثلاً گریڈ خواہن یا دفتری یا پرائیویٹ ملازمین وغیرہ

### مینکٹ تھرائی

مینکٹ تھرائی ایک ایسا موثر طریقہ علاج ہے جس میں ادویات کے بغیر صرف متنطیس کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔ مینکٹ تھرائی کے ذریعے جسمانی اور نفسیاتی امراض کا علاج بھی ممکن ہے۔ مینکٹ تھرائی کے کئی طریقے ہیں۔ مثلاً مختلف امراض کے علاج کے لئے جسم کے مختلف حصوں پر نہایت چھوٹے متنطیس آنکھوں پر ہاتھ پر پچا کر مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ جسم انسانی کے قریب لاکر یا پھر متنطیس اثرات کو کسی دوسرے غیر حیاتی مادہ میں جذب کر کے مثلاً متنطیس آپ حیات کے ذریعے یا متنطیس دودھ کے ذریعے وغیرہ یہ طریقہ علاج بھی بہت مقبول ہے۔ انگریز نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیروانا رائل سنٹرز میں مینکٹ تھرائی کو رس کی باقاعدہ دیکھ سزا جاتی ہیں۔

### مینکٹ کیا ہے؟

مینکٹ دراصل ایک ایسا دھاتی گولا ہے جس کے دونوں کنارے ایک دوسرے کے

مخالف ہوتے ہیں جنہیں قطب یا پول (Pole) کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک پول مثبت (+)

اور دوسرا منفی (-) ہوتا ہے۔ مثبت سرے کو نارٹھ (North Pole) یا قطب شمالی اور منفی سرے کو ساؤتھ

پول (South Pole) یا قطب جنوبی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

### متنطیس کے انسانی زندگی پر اثرات

ہم دیکھتے ہیں کہ متنطیس انسانی زندگی پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔ پرانے زمانے سے ہی انسان متنطیس قوت کی حیرت انگیز طاقت کا قائل رہا ہے۔ سب تقریباً نصف صدی سے سینکٹ تھرائی پر بہت زیادہ کام ہوا ہے اور متنطیس قوت کو بہت سی بیماریوں کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اگر متنطیس فیلڈ پولوں کو دی جائے یا انسانوں کو دی جائے تو ان کی صحت اب بھی ہو جاتی ہے۔

آج کے جدید دور میں سائنسدانوں اور ماہرین طب نے اس بات کا پتہ لگایا ہے کہ انسانی جسم میں بھی متنطیس لہریں پیدا ہوتی ہیں اور اس کو ماپا جاسکتا ہے۔ انسان کے خون میں مختلف دھاتیں ہوتی ہیں۔ جب انسانی جسم کے ساتھ متنطیس لگا یا جاتا ہے تو یہ خون کو کشش کرتا ہے اور اس کی لہریں خون میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس سے بدن انسانی میں پیدا ہونے والی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مینکٹ تھرائی نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات اور نباتات پر بھی اپنے مثبت اثرات پیدا کرتی ہے۔

### ایک سو پچاس عام بیماریوں کی حالت میں متنطیس طریقہ علاج

☆ متنطیس علاج کے لیے سب سے بہتر وقت صبح کا ہوتا ہے ناشتہ سے پہلے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر شام کو کھانے سے پہلے یہ علاج کیا جاسکتا ہے۔

☆ متنطیس علاج سے کوئی خطراتی چیز آدھا ٹکندہ پہلے یا بعد میں نہیں کھائی جانی چاہئے۔ کیونکہ متنطیس جسم کو گرم کر دیتا ہے اس لیے چھاپا ہے کہ اس وقت کوئی گرم کھائی جائے مثلاً گرم دودھ یا چائے وغیرہ

☆ متنطیس علاج کے فوراً بعد غسل نہیں کرنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد



علاج کرنا چاہئے۔

☆ چھتہ بھر کھانے کے بعد فوری طور پر مٹائیس استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس لیے کہ تنگی اور تے آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

### مٹائیس طبی علاج میں احتیاطیں

- ☆ مینٹ قرانی مندرجہ ذیل حالات میں مناسب نہیں ہے۔
- ☆ عورتوں کے لیے حمل کے دوران
- ☆ دل کے پانی پاس یا پرنیٹن کے افراد کے لیے
- ☆ ایسے افراد جنہوں نے Pacemaker لگایا ہوا ہے۔
- ☆ ایسے تمام افراد جنہوں نے مصنوعی جواز لگائے ہوں۔

مذکورہ تمام حالات میں مٹائیس اور مٹائیس ٹیبلٹ استعمال نہ کریں۔ مٹائیس کو کریڈٹ کارڈز کے قریب نہ رکھیں کیونکہ یہ اس کو بے کار کر دے گا۔ مٹائیس کو ٹیپ ریکارڈر، ویڈیو اور کمپیوٹر کے قریب نہ رکھیں اس سے یہ چیزیں خراب ہو جائیں گی اور مٹائیس کو ٹیپ کے اوپر بھی نہ رکھیں اس سے ٹیپ خراب ہو جائے گی۔ مٹائیس کو گھڑی کے قریب نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ وہ مٹائیس پر وقف نہ ہوں۔

### ایکوپریٹر

ایکوپریٹر کیا ہے؟ یہ طریقہ علاج ایکوپریٹر سے ملتا جلتا ہے جسے روزمرہ علاج کے علاوہ ایمرینسی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے پیشی، طبی، معدومہ اور اس علاج میں اٹھکی یا ناخن سے پوائنٹ پر تھپکا دیا جاتا ہے۔ جس سے بدن انسانی کی مختلف امراض ختم ہو جاتی ہیں۔

### دل کا روحانی پہلو

قرآن مجید فرقان حیدر میں تالیق کا نکات ارشاد فرماتے ہیں۔

"قُلِ السُّوُخُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي" سمجھو جو کہ ذبح میرے رب کا امر

ہے۔ (نبی اسرائیل آیت: 85)

تمام مذاہب کی تعلیمات کے مطابق گوشت اور ہڈیوں کا ناہوا آدمی اصل انسان نہیں بلکہ ذبح کا لباس ہے۔ گوشت پوست اور ہڈیوں کے ڈھانچے کا نام انسان نہیں ہے۔ روح جب انسان کے جسم سے الگ ہو جاتی ہے تو انسان کو جلا دو یا مٹی میں دبا دو یہ کوئی مداخلت نہیں کرتا بلکہ مردہ کہلاتا ہے یعنی کد زندگی کا دوسرا نام ذبح ہے۔

پنجاب کے مشہور صوفی شاعر حضرت سلطان باہوا نے ایات میں فرماتے ہیں کہ

دل دریا سمندروں ڈوٹھے، کون دلاں دیاں جانے ہو  
دھپے پھڑے، دھپے جھیلوے، دھپے دھپے نہانے ہو  
چھوٹا شوق دلوے دے اندر، جتنے عشق تھوڑے جانے ہو  
جو دل داغرم ہووے، باہو، سوئی رب پچھانے ہو  
دوسری جگہ اسی مضمون کو اس طرح فرماتے ہیں کہ

دل بازار تے مونہ دروازہ سینہ شہر دیندا ہو  
ذبح سوداگر، نس ہے رہزن، جھوٹا حق دا راہ مریدا ہو  
جان توڑی ایہہ نس نہ ماریں، تال ایہہ وقت کھڑیدا ہو  
کر دا ہے شائع دیا باہو، جان ٹوں تاک مریدا ہو

روح کی ازلی صفت یہ ہے کہ یہ فنا نہیں ہوگی۔ ہر عالم میں اپنا لباس اختیار کرتی ہے اس آپ بگلی کی دنیا میں لباس میں بشریت ہے۔ عالم برزخ میں بھی ایک لباس ہے۔ پھر روز حساب بھی روح کو ہی جنت یا دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا۔ انسان کے اندر ایسی ازلی (روح)



ہے جو خالق کی صفات کا عکس ہے اسی ازلی یازدہ کے ذریعے انسان کو تمام کائناتی علوم پر دسترس حاصل ہے۔ ذرّہ کا علم حاصل ہو جائے تو مادی دہلے کے بغیر خیالات کو وصول کرنا (Telepathy) ظاہری وسائل کے بغیر بات معلوم کرنا (کشف) ذرومائی طاقت سے خیالات اور اشیاء میں تبدیلی کرنا (تصرف) دوسری دنیاؤں کی بھر جنت و فرشتوں اور غلامی مخلوقات کا مشاہدہ، جنت و دوزخ کی سرعش سے لے کر جنت الاسری اور دیا رانی سب اسی وقت ممکن ہے جب انسان ذرّہ کا علم حاصل کر لیتا ہے۔ ذرّہ کا علم حاصل کرنا ہی روحانیت ہے۔

ظاہری جسم ذرّہ کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ مردہ ہے لیکن ذرّہ بغیر کسی جسم کے بھی سفر کرتی ہے جیسے خواب میں ہم جو بھی مشاہدہ کرتے ہیں وہ ذرّہ کی پرواز ہے۔ ذرّہ کی رفتار انسانی جسم سے 60 ہزار گنا زیادہ ہوتی ہے ایک اندازے کے مطابق ساڑھے تین میل فی سیکنڈ کے حساب سے ذرّہ سفر کرتی ہے جو کہ عام روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ ہے۔

کہہ ارض آج سے 4.5 ارب سال قبل وجود میں آیا۔ نباتات اور حیوانات پیدا کئے گئے سب سے آخر میں انسان نما جانور پیدا ہوا انسان ہو یا حیوانات، نباتات ہوں یا ہمدادات سب کا وجود ایک چھوٹے سے خلیہ (Cell) خلیہ سے بنتا ہے۔ ہر خلیہ کے اندر ذرّہ ہے۔ انسانی جسم میں تقریباً 60 ارب خلیے ہیں۔

ہر جاندار مرنے کے لیے پیدا ہوتا ہے موت و حیات یا ذرومائی نظام سائنس کی دسترس سے باہر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

عَفَسَ اللَّهُ عَلَىٰ فُلُوْهُمۡ وَعَلَىٰ سُنُومِهِمْ وَعَلَىٰ الْكُفَّارِ ۖ هُمْ غَشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کمانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کے آنکھوں پر پردہ بھر دیا ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (البقرہ آیت 7)

قرآن پاک کی یہ آیت سب سے زیادہ اہم سائنسی شاہکاروں میں سے ہے۔ یہ قلبی نامکن ہے کہ اس کو سمجھے بغیر اور اس میں دئے گئے سائنسی حقائق کا ادراک حاصل کئے بغیر خود انسان کو ہی سمجھا جائے، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دل گوشت کے ایک ٹکڑے کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہ کہ مصنوعی دل بھی ان کی مدد کر سکتا ہے وہ ایک بڑی غلط فہمی کے مرتکب ہوتے ہیں جس کی بنیاد جہالت ہے۔ قرآن پاک جو کائنات میں تمام دانیوں کا منبع ہے۔ انسان کی تشریح اس کے اس سب سے زیادہ پُر اسرار اور اہم مرکزی نکتہ سے کرتا ہے جو لوگ قرآن پاک کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں وہ یہ سوال ہی نہ پوچھ سکتے ہیں کہ قرآن پاک کے ان معجزات کے باوجود لوگ فوراً ایمان کیوں نہیں لاتے کیا ان کے پاس دماغ اور عقل نہیں ہے۔ قرآن مجید فرقان حیدر اس کا جواب یہ دیتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا زِيْنَٰتَکُمْ ۚ وَاَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔  
ترجمہ: احو لو بھی اللہ کسی آہات کسی تکذیب مکتوبے میں اُن کسی مثال بُری ہے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ محمد آیت 5)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ  
فَلُوْهُمۡ شَتٰی ۚ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ لَوۡمٌ لَاۡ يَتَّقِلُوۡنَ۔

ترجمہ: ان کے دل بھٹے ہوئے ہیں یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں (سورۃ اشعر آیت 14)

سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان میں دیئے گئے بیانات کی نشاندہی کر لیں۔  
1۔ دل کے ساتھ دو بنیادی اعضاء یعنی آنکھ اور کان کے تعلق کو زور دے کر بیان کیا گیا ہے۔

2۔ دل ہی انسانی شعور و ادراک کا مرکز ہے اور انسان چاہی اور حقائق تک بھی نہیں پہنچ سکتا اگر غافل مطلق اس کے دل پر مہر ثبت نہ کر دے۔

3۔ اگرچہ ظاہری طور پر آنکھ، کان اور دل اپنا اپنا کام کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں لیکن یہ جانچنے پر کھٹے کی خوبی سے، جو کان کی اصل ہے، عاری بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان کے اعضاء کے ذریعے کائنات میں انسان جو سب سے زیادہ عظیم الشان حاصل کر سکتا ہے، وہ اللہ کی پہچان ہے۔

4۔ انسان کو جوچ انسان بناتی ہے وہ دل کا وجدان ہی ہوتا ہے۔

5۔ آنکھ اور کان محض ذرائع ہی نہیں بلکہ یہ اپنے عام کاموں کے علاوہ فیصلہ کرنے اور شعور کے حامل بھی ہوتے ہیں۔

### دل کی ساخت

ہاتھ کے لحاظ سے دل سینے میں مٹھی کے برابر عضو ہے۔ دراصل یہ ایک بالکل مختلف عضو ہے جو جسم کے سب سے دور اور آخری طبقے تک پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حصے جنہیں ہم خون والی کہیں کہتے ہیں، محض دل سے جڑے ہوئے پائپ ہی نہیں ہیں بلکہ یہ تو خون کی اپنی توسیع ہیں اعضاء کی تشریح کے علوم (آناتومی) اور کیمیا (امبریا لوجی) بھی اس ناقابل تردید حقیقت کی شہادت دیتے ہیں جیسا کہ ذیل میں تفصیل دی جائے گی۔ دل سب سے دور طبقے کو بھی ایک بالکلیل کر کے زندگی پہنچاتا ہے اور ایسے حساب کتاب میں جس میں ہزاروں کمپیوٹر کی ضرورت ہو تو یہ ذرہ بھر مٹھی لٹکی نہیں کرتا۔ جسم میں مختلف خواص یا حالات پائے جاتے ہیں جن میں متواتر طور پر لمحہ بہ لمحہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن دل ایک عظیم رہنمائی دہی دان کی طرح انتہائی مہارت سے ان کا شمار یا تخمینہ لگاتا ہی رہتا ہے۔ اس طرح یہ جسم کے تمام اعضاء کے تمام حیاتیاتی اعمال کو جاری و ساری رکھتا ہے۔ یہ شمار و تخمینے کی طرح بھی ایک کھکشاں کے شمع ڈھانچے سے کم اہم اور کم حیران کن نہیں ہیں۔ چونکہ دل کے متعلق کچھ بوجھ ہو گا جو اس نکتے کے سمجھنے کے بعد ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ دل اپنی انہوں کی لمبائیاں کے ذریعے جسم میں دو مکمل شکافوں والے مقامات تک رہنمائی کرتا ہے۔ یہ مقامات ہیں پچھلے درے اور گردے پہلے مقام پر آنکھیں کے ذریعے خون کی صفائی ہوتی

ہے جب کہ دوسرے مقام پر خوراک کی باقیات صاف کی جاتی ہیں یہ دونوں عمل دباؤ (پشر) کی تازگ ترین ترتیب سے سرانجام دیئے جاتے ہیں کہ جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ پریش میں چھوٹی سے چھوٹی لٹکی بھی خون کے پست کر باہر نکلنے کا باعث ہوگی یا پھر نروس سے اس کی واپسی مشکل ہو جائے گی ایک غیر معمولی ذات کے مالک جن کی مہارت کے ذریعے جس طرح ہوتا ہے۔ ان توازنوں کے تخمینہ لگانے کے لئے دل بھی باری باری چیتا اور سکتا ہے اور یہ عمل خدائی شان کے حسن کی ہم آہنگی کے ذریعے ایک دن میں ایک لاکھ مرتبہ تک واقع ہوتا ہے۔ ایک اور جید مگر حیران کن در یافت یہ ہوتی ہے کہ دل ہارمون پیدا کرنے والے غدود کا کام سرانجام دیتا ہے اور ایک ایسے بالغ کا اخراج کرتا ہے جو دوسرے ہارمونز کے ساتھ مل کر اس ہم آہنگی میں دل کی مدد کرتا ہے۔

دل اس وقت بھی حیاتیات کے بے حد دلچسپ اور حیرت انگیز نمونے پیش کرتا ہے۔ جب وہ رحم مادر میں خون کی نروس کے ساتھ ساتھ بڑھنے کے عمل میں ہوتا ہے۔ یہ والوز (پتلی دار رکتی) کی تشکیل کا مجبہ ہوتا ہے۔ دل کے اندرونی اور بیرونی نشوونما چارہوں کی صورت میں ایسے شاعر اور رچ دار پیکروں کی تشکیل کرتے ہیں کہ جیسے شاعر پر دے ہوں۔ ان سے ٹرائیکسڈ پلوری اے اڈلک اور مائیکرو والوز حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے دل خون کا اندازہ اور باہر پپ کرتا ہے۔ دن میں تقریباً ایک لاکھ مرتبہ اس طرح کھٹکتے ہوئے بند ہوتے ہیں جیسے کہ اللہ عزوجل کے بقاوں ترتیب دیا ہوا ایک خوبصورت سین پیش ہو رہا ہے۔ یعنی پکڑے کی چلیں جیسے یہ والوز بے حد نزاکت سے ایک سینڈ سے بھی کم عرصے میں بند ہو جاتے ہیں۔ یہ سکنے کا مکمل ایک سینڈ کے سویرے میں واقع ہوتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بتدریج کھٹکتے ہیں یہ حرکت اس طرح سے لبراتی ہوئی ہی ہوتی ہے کہ جیسے واپس ہوتے ہوئے خون کے لیے پردے بے حد خوب صورتی سے گرائے جا رہے ہوں اور یہ سارا مکمل ایک ایک عادت کی طرح ہوتا ہے "والوز" کی رہنمائی اور رکتی ایسا شاعر اور عظیم کمپیوٹر والا مکمل ہے اگر اس سکنے کے عمل میں ہزاروں غلیوں میں سے

ایک بھی غلطی کر جائے تو جان کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

دل کا ٹشو ایک اور عظیم خدائی دانی کا منظر ہوتا ہے۔ تمام اعضا مایے ٹشوئیں سے بننے ہیں، جو خود بھی مخصوص غلیبوں سے بنتے ہیں۔ دل کے ٹشو ایک خاص جسامت رکھتے ہیں بنیادی طور پر انہیں پٹھوں والے غلیبے کہا جاسکتا ہے لیکن پھر بھی یہ جسامت میں تمام پٹھے والے ٹشوئیں سے ملحدہ قسم کے ہوتے ہیں۔ دل کے غلیبے اس طرح آپس میں مطابقت رکھتے ہیں۔ یعنی (Synchronized) ہوتے ہیں۔ جیسے وہ ایک ہی غلیبہ ہوں اور ان کا علم لازمی طور پر ملحدہ ملحدہ نہیں ہوتا۔ مزید اہمیت کی بات یہ ہے کہ پٹھوں کے تانے بانے اس طرح معینی ٹشوئیں سے ملھے ہوتے ہیں کہ دل معینی نسلوں کا ایک بڈل ہوتا ہے ان جیوں معینی مرکزوں کو چھوٹے دماغوں سے تقصیر دی جاسکتی ہے۔ اور یہی چھوٹے چھوٹے دماغ ہی اوپر بیان کردہ کاموں کا نظام چلاتے ہیں۔ یہ حقیقت اس امر کے باوجود ہے کہ ایک اور واضح نس بھی دل کو دماغ سے ملاتی ہے۔ علم اجسام کے بہت سے ماہرین نے اس حقیقت کو مان لیا ہے کہ دل کا ہر ایک غلیبہ خود بھی (برقی) پیدا کر سکتا ہے اور یہ آزادانہ طور پر ایک دماغ کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ دل کے اپنے الگ سے موجود نروس سسٹم کی برکت ہے کہ اگر دل تک دماغ سے آنے والی کچھ ختم بھی ہو جائے تو جب بھی دل اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے۔ اس اہم اور پیش قیامت نروس سسٹم کے علاوہ اور نا (Aorta) کے نزدیک معینی ہاتھوں یا نسلوں کا ایک جھکن جھیرا ہوتا ہے جو دل اور شریخی نروس سسٹم کے درمیان ایک رشتہ یا بندھن سامنیہ کرتا ہے اور اسی جھکن کے ذریعے نعدوں سے متعلق اور جذبات کے اثرات سے متعلق پیغامات پہنچاتا ہے۔

دل کی جھلی بھی خدائی شاہکار نمونہ ہے

اس دو جہوں والی جھلی کا یہ کام ہوتا ہے کہ جب وہ جڑے ہوئے اسے تو اسے نزدیک واقع اعضاء سے محفوظ رکھے۔ اس مقصد کے لئے اس جھلی کے باہر والی دیوار ایک تو دل کو ہڈیوں کے نزدیک سینے سے چپکائے رکھتی ہے دوسرے یہ اپنے اندر دلی جھلی کے درمیان جگہ میں ایک مختصر سی

رطوبت چھوڑتی رہتی ہے۔

اس رطوبت کو دل کی پوری سطح پر اس طریقہ پر کیا جاتا ہے کہ جیسے ایک بے حد نازک نیونک کی گئی ہے۔ اس سے دل کی باہر والی سطح سوکھنے نہیں پاتی یہ رطوبت ضرورت سے زیادہ بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر نیونک ڈسٹرب ہو جائے اور رطوبت خشک ہو جائے تو ہمارا دل اس طرح زخمی ہو جائے گا جیسے کہ وہ خاردار تاروں میں پھنس گیا ہو۔ اگر دوسری طرف یہ رطوبت ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو دل کی ڈسٹرکٹ بند ہو جائے گی۔ اس جھلی کے غلیبے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطابق اس رطوبت کو بے تحاشان اور مسلسل ترتیب دیتے رہتے ہیں یہی ہے وہ حیاتیاتی عجوبہ جو دل کی بناوٹ کا اصل حصہ ہے۔

حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں۔

”ہے شک انسان کے وجود میں ایک جھکوت کا شکوہ ہے  
اس کے اندر فواد (نفس) ہے فواد کے اندر قلب (الطیفہ قلبی)  
ہے قلب میں ذوق (الطیفہ ذوقی) ہے ذوق میں سر (الطیفہ سری) ہے  
سر میں خفس (الطیفہ خفی) ہے اور خفس میں انانیت (الطیفہ اخفی) ہے  
جہاں تجلیات الہیہ کا نزول ہوتا ہے۔“

دل سے متعلق سب سے زیادہ اہم اور دلچسپ پیپلوں میں سے ایک مخصوص برقی مقناطیسی بناوٹ ہے اپنے عمل کے دوران ہر عضو ایک بہت بڑی مقدار تھوڑی سی برقی کرنٹ پیدا کر رہا ہے مگر دوسرے ٹشوئیں کے مقابلے میں دل میں اس کرنٹ کی مقدار یا طاقت اس قدر زیادہ ہوتی جاتی ہے کہ اسے جسم کے تمام حصوں میں محسوس کیا جاسکتا ہے چونکہ یہ برقی کرنٹ دل کے عمل کرنے کے طریقے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کو کانڈر گراف کی صورت دی جاسکتی ہے۔ اس سے اس وقت دل کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے اکثر و کارڈیو گرام یا مختصر طریقے سے (ECG) کہتے ہیں۔

## دل کا مقناطیسی نظام

دل کے سب کم مشہور مگر اہم سالماتی پہلو اس کے مقناطیسی میدان میں دل کو قدرت نے چھائی کے گڑھے میں بے ترتیبی یا بلا کسی مقصد کے نہیں رکھ دیا ہے۔ اس کے برخلاف یہ ایک الیکٹرونیکی منصوبہ ہے جس کو ہزاروں زاویوں کے تجزیوں کے بعد اپنی جگہ پر لگا دیا گیا ہے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے جیسے راڈ کاربائیڈ ہاس کے بالکل صحیح جگہ پر لگا ہوا ہونے کی وجہ سے اور تین مختلف جگہوں پر تین مختلف حصوں کی مدد سے دل ایک مقناطیسی میدان تشکیل دیتا ہے۔ ان میں سے پہلی وہ مقناطیسی سطح ہوتی ہے جو مرکز سے بائیں طرف بھی ہوتی ہے دوسری وہ عمودی سطح ہوتی ہے جو دل کے دائیں کونے سے گزر کر انسانی دھڑ کے ستوازی ہوتی ہے۔ تیسرا مقناطیسی میدان اس سطح میں ہوتا ہے جو بائیں کندھے سے شروع ہو کر جگر کے اوپری کونے تک پہنچتا ہے۔ یہ تیسرا اور آخری محور ی ریکارڈنگ کی اصل سمت کو ظاہر کرتا ہے۔

چونکہ دل کے کام کرنے کا انتظام برقی طور پر ہوتا ہے اس لئے اس کے مقناطیسی نظام کا حکم ہونا بھی بے حد اہم ہوتا ہے۔ مگر یہاں ایک بہت اہم نکتہ پوشیدہ ہے دل کے عمل کے پیدا ہونے یا بننے والا مقناطیسی میدان سارے جسم کے ٹیلیوں پر اس طرح اثر انداز ہوتا ہے کہ یہ جسم کے ہر مقام کو اپنی توانائی کے انتظام کی پلٹ میں لے لیتا ہے۔ یہی ہے دل کے تمام سراسر انرجیوں کی بنیاد۔ مثلاً قدیم چینی فلسفہ طب میں جسم کے ایک ٹیکو جگر والے مقامات سے لے کر جسمانی مقناطیت تک جو انسانی بدن کو گھیرے میں لے ہوتی ہے۔ اس کے سراسر ظاہر کرتے ہیں۔

دل کی سالماتی موشکافیوں اور اہم نازک اعمال کو سمجھنے کے لئے پہلے ہمیں دل کی بناوٹ کو بھی سائنٹفک طریقے سے سمجھنا چاہیے۔ اس طرح دل مادی اور روحانی تجربات کے لیے ایک مشترکہ مقام ہے اس کے مادی وجود کی حیران کن خصوصیات جسمانی مقناطیسی میدان کے ساتھ انتہائی بلندی پر پہنچ جاتی ہے۔

## دل کا برقی نظام

دل کو یہ مقناطیسی و جانچاس وقت کیسے دویت کیا جاتا ہے جب وہ اپنے حیات بخش جادو کے ذریعے جسم کے آخری غلیے تک بھی پہنچتا ہے؟ اور جسم کے کسی حصے میں ہونے والے کسی بھی واقعے کی نشاندہی دل کے اس الیکٹرونیکی نظام کے ذریعے کس طرح ہوتی ہے۔ جیسے اب حیاتیات کے علم والا ادیان (فزیالوجی) نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور دل کا الگ الگ چھوٹا سادماغ یا A.V. کمپلیکس کیوں ہوتا ہے جب کہ جسم کے دیگر تمام اجزا ایک لمبی کی تار کے ذریعے دماغ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ یہ تمام عجائبات یہ ثابت کرتے ہیں کہ دل ایک عام کم پاپ نہیں ہے بلکہ اس میں تو اللہ تعالیٰ کی ایک انتہائی حیران کن اور خوبصورت ترین مثنوی پوشیدہ ہے۔

## دل کا جذباتی نظام

دل کا جذباتی اثر عام جسم کے نروس سسٹم سے بہت بلند والا ہوتا ہے۔ ایک فرد جب وہ اپنے محبوب یا محبوبہ سے محو کلام ہو تو اسے جھوک یا درد کا احساس نہیں ہوتا شجاعت کی دل سوز کہانی سننے ہوئے آپ کی آنکھیں آبدیدہ ہو جاتی ہیں۔ اس تجربے میں دماغ یا نروس سسٹم کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ آپ کو اس موقع پر صرف دل ہی کے نزدیک کچھ اثرات محسوس ہوتے ہیں۔ یا ماضی آپ کے دل کا ایک ذہن کی طرح منبجلی سے **بہہ جیتی** ہے۔ محبت کے زیر اثر آپ سینے میں ایک گرم جوشی اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آج کل رومی سائنسدانوں نے بھی دل اور دماغ کے نروس سسٹم کے علاوہ اس تیسرے نروس سسٹم کی موجودگی کا خیال پیش کیا ہے کہ انسانی سینے کے اندر یہ ایک ایسا حیران کن فعل ہوتا ہے جس کے مقام کو متعین نہیں کیا جاسکتا مگر حقیقت یہ ہے کہ اس نروس سسٹم کا مرکز دل ہی ہوتا ہے۔ جو دماغ سے بالکل باہر واقع ہوتا ہے۔ واقعات کو اپنے ہی ساتھ ہم آہنگی عطا کرتا ہے یہ حقیقت جس کی دلیل پر سائنس ابھی ابھی پہنچی ہے۔ انسان کی ماضی کا ایک بنیادی راز ہے۔ اب ہم قرآن پاک کے لامحدود اور عظیم کائناتی علم کی روشنی میں اس نظام کو بیان کرتے ہیں۔

ارشاو باری تعالیٰ کے کہ

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عِنْدَ مُسَوِّدَةٍ.

ترجمہ ہے شک کائنات کہہ اور سرکز حواس (دل و دماغ) ان سب کے ہمارے میں تھیں۔ (غی اسرا بکلیت 36)

نہیں ستم بالواسطہ طریقے سے تمام اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ایک طرف تو دونوں یعنی مرکزی نروس ستم اور بصر جسمی ایک مخصوص جگہ کا شریک نہیں نروس ستم دل کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف خود دل بھی اپنے طور ان سے جڑا ہوتا ہے اگرچہ ایسے بندھنوں کے متعلق حقیقی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تار کے شکل جیسے عصبی باتوں کے اس ہنگام کے ذریعے جو شہد کے نزدیک واقع ہوتا ہے دل تمام شریک نروس ستم کو مدد پہنچاتا ہے۔ دل سے شروع ہو کر نروس ستم کے مراکز تک پہنچنے والے اثرات گردوں کے نزدیک واقع ہارمون خارج کرنے والے غدودوں (اڈرنل گینڈز) تک پہنچتے ہیں اور ان غدودوں تک بھی پہنچتے ہیں جن کے عمل سے آسویں کر لیتے ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دل اپنے متناطبی میدان (میکینک فیلڈز) کے ذریعے شریک نروس ستم پر بھی اپنا اثر و کلام کر سکتا ہے۔ انیسویں صدی کی دینی نوی تک بندی اب بہت دور کی بات ہو چکی ہے۔ اب ہم اس بات کو مانتے پر مجبور ہیں کہ دل کم از کم برق متناطبی پیغام رسانی کا ایک ذریعہ تو ضرور ہے۔ ہمارے جسم میں مرکزی نروس ستم اور دماغ جہاں ریکارڈز رکھے جاتے ہیں۔ ایک ایسا کمپیوٹر راز نظام ہے جہاں سے جسم کے مختلف حصوں کو حرکت کے حکم جاری کئے جاتے ہیں جب کہ جسم شریک نروس (دھنوی) سے کئی پہلوں پر مشتمل ایسا نظام مرتب کرتے ہیں۔

جذبائی اثرات اور دیگر بہت سے حیاتیاتی اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ دوسری طرف ایک تیسرا نظام جو ہمیشہ کو کھانا کرتا ہے۔ وہ دل ہے جو ہمارے پورے مادی اور روحانی وجود کو ایک اکائی میں پرو کر برقی اور متناطبی بندھنوں کے ذریعے دماغ اور دوسرے نشوون سے جوڑتا ہے۔

میں زمین پر بیٹھے سے قبل ہمارے رب نے ہمیں دو انتہائی اہم اوزار عطا کر دیئے۔ ایک ذہن یا فہم و فراست ہے جو دماغ کے کمپیوٹر میں آنے والی معلومات کی چھان بین کے عمل کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف دل ہے جو علم اور وجدان کو خود تحقیق کرتا ہے۔ اس کو اس مسئلے میں کمی اور عضو کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دل ہی اس علم اور ادراک کی ترجیح اور تشریح کرتا ہے ہم دماغ کے ذریعے بحث و تحقیق کر کے معلومات کو اس طرح استعمال میں لاتے ہیں کہ منطقی نتائج حاصل ہو جاتے ہیں۔ مگر دل کے ذریعے ہم علم کو پیدا بھی کر سکتے ہیں اور اس کا مشاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس مجموعے کا نام وجدان ہے۔ وجدان دماغ میں نشوون کی ہوئی معلومات ہی کا مرہون منت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس خدائی راز کے ذریعے علم کا حصول ہوتا ہے جسے ہم شعور یا ادراک کہتے ہیں۔ ہمارے رسول کا نکتہ چینی کے عظیم ترین سستی کا امی (ناخواندہ) ہونے کا راز بھی یہی ہے اس لیے کہ نبوی احساس سے ماورع عظیم سچا سچا کو اپنے دل کے شعور کے ذریعے ہی بیان کیا۔ اس وجہ سے سورۃ البقرہ کے شروع میں ایمان بالغیب کہا گیا ہے یہ اس حقیقت کی بنا پر ہے کہ قرآن براہ راست دل کو مخاطب کرتا ہے اور اس کے جواب میں صرف دل ہی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ دراصل ذہن و قوت دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی سمجھ کر سکتا ہے کہ کائنات کے تمام ذرے اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح کرتے ہیں۔ ارشاو باری تعالیٰ کے کہ

يُسَبِّحُ لَهُ ثَمَ الشُّجُورُ وَالْأَنْصَابُ وَالْحُلُوفُ يُحَمِّدُ

ترجمہ جنتی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت 24)

دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاو خداوندی ہے کہ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْغَنِيُّ الْحَكِيمُ.

ترجمہ جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے

سب اللہ کسی تسبیح مکرری ہے جو ہادشاہ حقیقی ہاں ذات ذہر دست حکمت والا ہے۔ (سورۃ بقرہ آیت 1)

دل اتم کو نہیں دیکھ سکتا لیکن دل اگر چہ دیکھ نہ بھی سکے اس حقیقت کو محسوس کر سکتا ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ ملحق سے اترنے والے پانی کے ہر ذرے (مالکیول) کی حمد کی موسیقی کو بھی سن رہا ہوتا ہے۔

حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں کہ

دل کالے کولوں مونہہ کالا چنگا ہے کوئی اس نوں جانے ہو  
مونہہ کالا دل اچھا ہووے تاں دل یار پہچانے ہو  
ایہہ دل یار دے پیچھے ہووے متاں یار دی کدی پہچانے ہو  
سے عالم چھوڑ مسچاں ملے باہو جد گئے نہیں دل نکالے ہو  
چنانچہ اسی حقیقت پر بنیاد ہے کہ اس قرآنی ارشاد کی جب دل پر مہر لگی ہوئی ہو تو آنکھوں اور کانوں سے دیکھنے اور سننے کی صلاحیتیں غائب ہو جاتی ہیں۔

فَاتَّخَذَ الْأَنْفُسُ الْأَنْفُسَ وَلَكِنْ نَعْمَى الْفُلُوفُ الْفُلُوفُ الْفُلُوفُ

ترجمہ: دراصل آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اور اندھے ہوتے ہیں۔ (سورہ ابراہیم آیت 46)

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَلَهُ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى

ترجمہ: اور جو شخص اس (دنیا میں) اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔ (بنی اسرائیل آیت 72)

اور اس طرح مرکز سے شروع ہو کر پورے شریعتی نروں سسٹم میں پھیل جانے والے عمل کے ذریعے دل ہی آنکھ اور کان کو ایسا شعور عطا کرتا ہے جو روشنی اور آواز کے مادی حساب

کتاب سے اعلیٰ اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ مزید برآں دل اپنی برق مقناطیسی قوت کے ذریعے جو آنکھ اور کان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہو دیکھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کر دیتا ہے۔ آنسو پیدا کرنے والے غدود اور اس کی نالی اپنا کام صرف دل کے حکم پر ہی کرتے ہیں۔ یہ جو بہ قسم کی صلاحیت صرف دل ہی کو حاصل ہے دل اور اس کی شریانوں سے پیدا ہونے والی تکلیف سارے شریعتی (دینی) اعصابی نظام میں پھیل کر پورے جسم کی مقناطیسی سطح تک پھیل جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ہی ہم چرم کی کڑوری اور تھکان محسوس کرتے ہیں ہماری ہر ہلچل بلکہ بعض خواہشات بہہ جاتی ہیں۔

پیشگی آگاہی یا الہام محسوس کر لینے کا وہ آرٹ ہے جو دماغ کے کمپیوٹر کی سکرین پر ظاہر ہوتا ہے۔ بے چینی یا حسرت کا احساس دل ہی کی حیران کن اور خوبصورت صلاحیتیں ہیں۔ دل ایک ایسا آکھ یا میٹر ہے جو وقت کے محور میں کائنات کی تمام کچائیوں سے متعلق کسی واقعے کے ہونے سے پہلے ہی اس کا یہ راز اس کے مادی وجود کی برقی مقناطیسیطیت سے بھی زیادہ اعلیٰ اور عظیم صلاحیت ہے ایسے الہام اس قدر زیادہ صحت سے دل پر اترتے ہیں کہ سائنس کے لئے یہ انتہائی تجسس اور مدح و ثناء کے مقام ہیں۔

دل کی مادی خصوصیات سے ماورا، خوبیاں اس کے مادی عمل پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ ایک محبت بھرا دل جسم میں 1,500,000 گلو بیرومیلی نروں کے ذریعے زیادہ طاقت اور بہتر طریقے سے کرتا ہے۔ اس حالت میں خون تقسیم کرنے والی نالیاں ایک بہتر کمپیوٹر کی صلاحیت کے ذریعے زیادہ کشادہ اور زیادہ سکون ہوتی ہیں۔ نفرت بھرا دل اپنے آپ کو بھی تباہ کر دیتے ہیں اور ان خلیوں کو بھی جن تک وہ دوسلوں کے ذریعے حیات بخش خون پہنچاتے ہیں۔ محبت ایک راز ہے یا ایک خدائی امر ہے اور ایک ایسا پاکیزہ جذبہ ہے جو بہ عقلم کی طرف سے ایمان کی برکت سے پیدا ہوتا ہے۔

### دل پر اللہ تعالیٰ کے دستخط

انسان اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو نور سے دیکھ کر توفیق اللہ ہوتا ہے مٹی بند کر کے دیکھے تو اللہ ہوتا ہے۔ یہی حال دل کی شکل کا ہے۔ دل کو سامنے سے دیکھیں تو اللہ ہوتا ہے۔ دل کے والوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا جائے تو کھلے اور بند ہونے کی حالت میں اللہ ہوتا ہے۔ دل کو چکر دیکھیں تو اوپر جو انوکڑی یعنی طور ہیں ان سے اللہ ہوتا ہے۔ دل کی ECG کی لائن سے اللہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس نے انسان کو جو کائنات کی آنکھ کا تار ہے اپنے پاک اسرار سے دل کو معجزہ عطا کیا ہے اس نے انسانی دل پر اپنے دستخط ثبت کر دیے ہیں۔ لفظ اللہ دل کے باہری جانب بائیں بھلی یا کان اس سے بنا ہوا ہے اس آؤ گراف کو دیکھنے کے لیے ایک مردہ شخص کے دل کو دو طرفوں سے کاٹا پڑے گا۔ اس کے یہ دستخط دونوں تہوں پر اس طرح پائے جاتے ہیں جیسے ہاتھ کی پتیلی ہوتی ہے۔ چونکہ دل ایک منٹ میں 80 دفعہ دھڑکتا ہے تو یہ ہر دھڑکن پر کھلتا ہے اور ہر مرتبہ ان دستخطوں کو ایک منٹ سے کی طرح کھول کر ظاہر کرتا ہے۔ یہ منٹ اربوں انسانوں کے دلوں میں اس طرح برآں ہوتا رہتا ہے کہ ایک ایسا آؤ گراف ہے جس پر خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے دستخط کئے ہیں یہ آیت مبارکہ کا خوبصورت مجرہ ہے۔

انسانی جسم میں موجود تین ریشمیں ایسی مرکز سے بر وقت اللہ کے نام کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ یہ تسبیح تمام دنیاؤں میں نشر ہوتی ہے اور ہر جوہر کی مختلف صورت ہوتی ہے۔ چونکہ لادین لوگوں کے دلوں پر ہمہ گہی ہوتی ہے اور آنکھوں پر پردے پڑے ہوتے ہیں۔ تو ان کے دل اس صورت کن خدا کی موسیقی سے سہرہ ہوتے ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے چنانچہ اس طرح اس آیت کا ایک اور مجرہ ظاہر ہوتا ہے کہ

”نَسَمُ بِمُحَمَّعُفِي قَلْبِهِمْ لَا يَزِيدُ جَعْفُون“ ترجمہ: بہرے ہیں گوشتے ہیں اعدے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے سے کسی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔“

ہوا میں اڑتے ہوئے ایٹموں کی شاندار صورت کن موسیقی سننے کے لیے اور کائنات کے

اجسام کی لاصحہ و تسبیحات کی لہروں (ایسی عطیاتی موجیں) اور دل کے رموز اہل ایمان لوگوں کو (وہدائی کیفیت میں) پیشینہ نائل دیتے ہیں۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي قُلْ إِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

ترجمہ: اور اے ہر عسیر! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت گوئیں تو اس کہہ دو کہ میں تو انہماک سے تمہارے پاس ہوں۔ جب کوئی ہنگامہ والا مجھے ہنگامہ دے تو میں اُس کی دعا قبول کروں گا۔ ہوں تو ان کو چاہتا ہوں کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک دستہ بنیں۔

ورنہ تو انسان سوچے گا کہ کائنات کو مٹی، بہری ہے۔ پوری کائنات ہی تلپور راہی کا تلپور ہے اگرچہ پردہ پڑی آنکھیں اس کا لٹا رہ نہیں کر سکتیں۔ یہ بات مہر لگے کان کائنات کی لاقتضائی موسیقی کو نہیں سن سکتے خدا کی عظمت کو نہیں چھپا سکتے۔ اللہ تعالیٰ لاقتضائی اور لاصحہ و رست اپنے اسرار کو ہر وقت قائم رکھے ہوئے ہے۔ یہ صرف ان آنکھوں کو نظر آسکتا ہے۔ جن میں ایمان کے ذریعے صلاحیت حاصل ہو چکی ہو۔

فَكُفُّوا عَنكَ عِشَاءً وَكَفَّ بُصْرُكَ الْيَوْمَ خَلِيدٌ۔

ترجمہ: اب میرے نبھہ ہر سے پردہ اٹھا دنا تو آج تیری نظر نیز ہے۔ (سورۃ قیامت 22)

شکر گزاری کی ادبی لہریں خود زماں و مکان سے بے حد نہیں ہیں۔ بلکہ فضا سے سیدھ کی بڑے پیمانے کی اور چھوٹے پیمانے کی کھشاکوں کے درمیان رقص کرتاں ہیں۔

ایک دفعہ جب روحانی آنکھ پر پردہ پڑ جائے۔ جب کان اور دل پر ہمہ لگ جائے جب واقعی ہر چیز غم ہو جاتی ہے۔ ایسا فطری طویل سفر کر سکتا ہے وہ کھٹکنا ہے پڑھ سکتا ہے یہاں تک کہ



حسابی تعدادوں کو سن سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے موسیقی محض آواز کا زبردیوم ہوگا اور جو کچھ پڑھے گا یا سوئے گا اس کے لیے کہیں ذہنی سکریں پر ہندسوں سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ  
أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَلَيَّ فُتُورٌ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ

ترجمہ: ہمیں لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت رکھی ہے اور ان (اکے کانوں) کو بھرا اور ان (کے) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر فعل لگی رہے ہیں۔

جو دل کی آگھ سے نہیں دیکھ سکتا وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے کچھ دیکھا ہے جو کچھ وہ دیکھ سکتا ہے وہ ایک کارٹون جیسی فلم سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہر قسم کے فساد فلاحی اور گناہگار جیسی شے لایعالی زندگی ایک ہم شدہ دل کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے برخلاف جو کوئی دل کے خدائی راز کی کڑکی سے مشابہہ کرتا ہے وہ خدائی آرت کے حسن بے حساب و بے مثال کو اپنے سامنے پاتا ہے اور جو کچھ دل سے سنتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَنُفِخَ الْقُفُوفُ إِلَيْهِ مِنْ خَلْقِ الْوُفُودِ

ترجمہ: اور ہر اس کی دھج جگہ سے بھی اس سے زیادہ قریب

ہیں۔ (سورہ قیامت 16)

اسے ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوئے سنائی دیتی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "الْمُشْمُسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَ النُّجُومُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدُونَ

ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں اور بوٹیاں اور درخت اللہ کو) سجدہ کر رہے ہیں۔ (سورہ الرحمن آیت 5 تا 6)

## اروماتھراپی

اروماتھراپی کیا ہے؟

اروماتھراپی بھی ایک قدرتی طریقہ علاج ہے جس میں نباتاتی تیلوں (Essential Oils) کی توانائی (Energy) کا استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اسی میں تیلوں اور عرقیات کی توانائی کو بذریعہ ماس (Massage)، بھاپ غسل (Steam bath) اور بذریعہ قوت شامہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اروما تھراپی معیار صحت کو بلند کرنے میں ایک انتہائی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس میں ایک ہی قسم کے تیل سے مختلف الانواع بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ عرقیات کا استعمال ہر طرح سے مفید ہے۔ ماس (Massage) کے ذریعے ان کے طبی خواص جلد میں جذب ہو کر نہایت قلیل مقدار میں شامل ہو جاتے ہیں اور یوں پتوں اور اندرونی اعضا کو تحریک کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ عرقیات دماغ کے ایک انتہائی مرکزی حصے یعنی یادداشت والے حصے کو تحریک دیتے ہیں اور اعصابی نظام پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ بے چینی اور بے سکتی کے مرض کو چھل کر دیتے ہیں بغیر کسی قسم کے منفی اثرات کے اس مرض میں ڈرگز استعمال ہوتے ہیں جو ہمہکنج منفی اثرات رکھتے ہیں۔ اروما تھراپی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک نہایت فرحت بخش اور مسکن آوار طریقہ علاج ہے۔

## اروماتھراپی تاریخ کے آئینے میں

اروماتھراپی قدیم ترین طریقہ ہائے علاج میں سے ایک ہے۔ صدیوں پہلے بھی لوگ اس کی افادیت سے واقف تھے اور عرقیات کی اہمیت کو جانتے تھے۔ عرقیات تھلے کے طور پر بادشاہوں کو پیش کئے جاتے تھے۔ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس کا ملبوم یہ ہے۔ "کہ انہیں اس دنیا کی دو چیزیں بہت پسند ہیں۔ جن میں ایک خوشبو ہے۔" حضور ﷺ کے فیوضات انتہائی گہرے اور جامع اور گہرے طلب ہیں۔ بقیہ خوشبو کے اندر بے شمار جسمانی اور روحانی حقائق پوشیدہ ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ ﷺ نے یوں فرمایا۔

تاریخ عالم کی تمام مشہور تہذیبوں میں عرقیات اور نباتاتی تیلوں سے علاج اور ان کے روزمرہ استعمال کے بے شمار رجحوت ملتے ہیں۔ سترہویں صدی عیسوی میں کیڑے مکوڑوں کے خاتمے کے لئے طبی علوم کے ماہرین مثلاً Nicholas Culpepper نے Essential Oils بشمول نیاز بو کے اپنی ادویات میں استعمال کیا تھا۔ لندن میں جب مشہور زمانہ "سپاہ موت" نامی وباء (Black death Plague) پھیلی تھی تو لوگوں نے مالے اور لوگک کا Pomander بنالیا تھا تاکہ طاعون کی بدبو اور لفظیخین سے بچ سکیں۔

قرآن حکیم میں حضرت اصفیٰ کا تذکرہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت عطا فرمائی تاکہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ یعنی جو خالص فرستہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جڑی بوٹیوں کے سلسلے میں دی تھی اس کو مخلوق خدا کے علاج معالجے کے لئے بھرپور طریقے سے استعمال کریں۔ حتیٰ کہ اس صدی کے آغا تک تمام طریقہ ہائے علاج (Essential Oils) ایسی کو کسی نہ کسی صورت میں استعمال کرتے تھے۔

موجودہ صورتحال یہ ہے کہ برطانیہ میں ارواقہ رانی نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اس کا استعمال Intensive Care اور Geniatric یونٹس میں ہوتا ہے اور جسمانی و ذہنی طور پر معذور افراد اس کے ذریعے Treat کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک مؤثر متبادل طریقہ علاج کے طور پر ایک مقام حاصل کر چکا ہے اس کی افادیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک مکمل قدرتی اور بے ضرع طریقہ علاج ہے۔ جوڑوں کے دردوں، سینے کے امراض، ہضم یا سردی زکام کے لئے یہ طریقہ علاج اس قدر مجرب ہے کہ تین Sessions ہی میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

### عرقیات (Essential Oils) کیا ہیں؟

روزمرہ کی زندگی میں ہم انتہائی کم استعمال عام طور پر کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً کھانا پکاتے ہوئے جبہ لوگک اور لہسن کوٹ کر استعمال کرتے ہیں۔ تو دراصل ہم عرقیات ہی

استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ عرق کی پودے کا سب سے اہم جز ہوتا ہے۔ اگر ہم اسے پودے کی زندگی، مائرجی، روح یا اصل جوہر کہیں تو بہتر ہوگا۔ عرقیات کو خوشبودار پودوں اور درختوں کے پھولوں، پتوں، ٹہنیوں اور جڑوں سے نکالنے کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات عرقیات کے چند قطرے حاصل کرنے کے لئے ڈھیروں کے حساب سے خام مواد درکار ہوتا ہے۔ مشہور عرق یہ ہیں۔

پودوں اور درختوں کے پتے پیسے

پودینہ (Mint) نیاز بو (Pepermint)

درختوں کے پھل پیسے

لوگک (Cloves)

درختوں کی چھال پیسے

دارچینی (Cinnamon)

درختوں کی لکڑی پیسے

صندل کے درخت کا اندرونی حصہ (Sandlewood)

پھول پیسے

گلاب اور پتھلی وغیرہ

### اروہات قرانی کی روحانی تصویر

روحانی لوگ اس مادی دنیا کو عالم رنگ و بو بھی کہتے ہیں۔ وہ کیوں؟ اس کو سمجھنے کے لئے مثال کے طور پر ہادام کا تیل لیتے ہیں۔ ہادام کی تمام خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ جو کسی نئی تجربے کے ذریعے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح ہر عرق کسی نباتات کا اصل جوہر ہے ہم اس عرق کو دیکھتے بھی ہیں، سمجھتے بھی ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں۔ یعنی اس کے اندر رنگ بھی ہے بو

بھی ہے۔ اس دنیا کے اندر کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو رگ دیو سے خالی ہو۔ رگ تو ظاہر میں نظر آنے والی چیز ہے اور دیو کہ ہماری قوت شامہ بچان لیتی ہے۔

ہر شے کے اندر جو خوبی ہے وہ اس شے کی صلاحیتیں ہیں۔ روح کی صلاحیتیں درحقیقت اسانے الہیہ یعنی اللہ کی صفات کا نور ہیں۔ روح ان صفات کی معینہ مقداروں سے بنی ہے۔ اسانے الہیہ کی روشنیوں روح کے ذریعے سے فرد کے دماغ پر وارد ہوتی ہیں۔ ہر روشنی کا منبع (Source) روح کی ایک الگ مخصوص صلاحیت ہے۔ یہ مخصوص صلاحیت روشنی کا مرکز ہے اس مرکز سے روشنی کی شعاع نکل کر ہمارے دماغ کو چھوتی ہے اور دماغ کے غلیوں میں جذب ہو جاتی ہے اس طرح روشنی کی ایک مخصوص Wavelength یا Frequency بن جاتی ہے۔ ہمارا دماغ روشنی کی اس مخصوص Wavelength کو ایک مخصوص رگ میں دیکھتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر رگ جو کہ روشنی کی ایک مخصوص لہر ہے ہمارے دماغ میں جذب ہو کر ذہن کی توانائی بن جاتی ہے۔ یعنی ہمارا شعور بن جاتی ہے۔ اس توانائی سے ہمارے جسم میں زندگی دوڑتی رہتی ہے اس عالم کے تمام اجسام مادے کے ہیں اور مادے کی اصل روشنی ہے۔ روشنیوں کی کئی بیشی سے ہمارا جسم متاثر ہوتا ہے اور بیمار پڑ جاتا ہے۔ ہماری زندگی میں جس طرح روشنی یا رگ کی اہمیت ہے اسی طرح دیو کی بھی اہمیت ہے یعنی اگر یہ کہا جائے کہ رگ دیو کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

روشنی کے اندر تمام صفات موجود ہیں یعنی رگ، دیو، ذائقہ وغیرہ وغیرہ۔ روح کی جواز فرمیشن یا خیالی کی روشنی جو کہ ذہن میں جذب ہوتی ہے۔ ان سب اوصاف کی حامل ہوتی ہے۔ ہر روشنی دہاؤ بھی رکھتی ہے۔ سوان روشنیوں یا خیالات کے دہاؤ کی وجہ سے ذہن کے خلیات (Cells) نوٹے پھوٹے رہتے ہیں۔ اس ٹوٹ پھوٹ کے عمل سے ہی بیماریوں کا احساس ہوتا ہے۔ ہمارا جسم بے شمار خلیات (Cells) سے بنا ہوا ہے۔ جب وہ دماغ کے خلیات میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے تو جہاں جہاں دماغ کی اطلاع جاتی ہے وہاں وہاں بھی خلیات میں ٹوٹ پھوٹ

ہوتی رہتی ہے اور چونکہ یہ ساری کارستانی روشنیوں کی ہے یعنی جسم کے خلیات کی ٹوٹ پھوٹ رگوں کی کئی یا زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے اور رگ دیو کے ٹوٹ رشتے کی وجہ سے خلیات کی مرمت یا نئی تخلیق کے لئے رگ دیو کا جسم میں اضافے یا کمی کرنے کی ضرورت ہوگی اگر کسی ذریعے سے خلیات کے اندر یہ رگ دیو داخل کر دیے جائیں تو کسی بھی مرض کا علاج ممکن ہے۔ دانشوران نے اس حقیقت سے جب واقفیت حاصل کر لی تو انسانی جسم پر خوشبوؤں اور عریقات کے اثرات کے تجربات کئے گئے جن کے نتائج حیران کن ہیں۔

### عملی اروما تھراپی

بے شمار عام بیماریاں بحفاظت اور موثر طریقے سے اپنے گھر کے آرام و ماحول میں اروما تھراپی کے ذریعے ٹھیک کی جاسکتی ہیں۔ کسی قسم کے عریقات ربثی سپک (Antiseptic) خصوصیات کے لئے مشہور ہیں اور First Aid کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے عریقات دشمن، جلن، کیڑے مکوڑوں کے کاٹے اور سوجن کے کاٹا علاج کے لئے نہایت موثر ہیں۔ جب آپ مفید مطلب عرق یا عریقات کے مجموعہ کا انتخاب کر لیں تو آپ انہیں مندرجہ ذیل طریقوں سے استعمال کر سکتے ہیں۔

### ماساژ (Massage)

ماساژ دہاؤ اور تھوڑا کوکم کرنے کا ایک موثر طریقہ ہے ماساژ سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اور چھوٹے نمونے دردوں سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے ذریعے عریقات جلد اور جسم میں جذب ہو کر روکھی صحت میں مددگار ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ سارے جسم کی ماساژ کی جائے بلکہ جس جگہ شکایت ہے خالی اس حصے کی ماساژ کافی ہوتی ہے۔ ماساژ کے لئے Babyoil یا Baseoil 25mg میں 12 قطرے روغن بادام یا زیتون کے استعمال کر سکتے ہیں۔

## غسل (Baths)

غسل میں عرقیات کا استعمال نہ صرف طبیعت پر خوشگوار اثرات مرتب کرتا ہے۔ بلکہ کلی جسم کے دردوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ غسل کے لئے بھی مائل والے تیل اور عرق کو ملا کر تھپ میں ڈال کر اس میں بیٹھ جائیں۔

## سانس اور بھپارے (Inhalation Facial Steaming)

یہ طریقہ جلد کی صفائی کرنے اور پیچیدہ دوس Sinus اور گنگے کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ دو تین قطرے عرق کے اٹھانے پانی کے برتن میں ڈال دیں اس طرح کہ عرق کی سطح پر تھرتار ہے اس پر تھوڑا ڈال لیں اور دو تین منٹ تک سانس لیں۔ تاکہ کوکھولنے کے لئے ناک کے ذریعے سانس لیں۔ اور گنگے کی خرابی کو دور کرنے کے لئے منہ کے ذریعے سانس لیں۔

## چہرے اور بالوں کے لئے

کچھ عرق اور بالوں کے لئے خاص طور پر فائدہ مند ہیں۔ بالوں کے لئے منتخب شدہ عروق کے مجموعہ کو کھوہ پی پر اچھی طرح ملیں اور پندرہ سے تیس منٹ کے بعد شپو کر لیں۔ نباتات کے عرقیات کے مالیکولز اتنے لطیف ہوتے ہیں کہ جلد کے مساموں سے گزر کر خون کی شریانوں تک پہنچ جاتے ہیں مثال کے طور پر اگر بہن کا جوا پاؤں کے تھے میں ملا جائے تو کچھ دیر بعد منہ سے بہن کی بدبو آنے لگتی ہے۔ ان میں سے کچھ عروق اتنے تیز ابلی ہوتے ہیں کہ ان کو نگلی جلد پر لگایا جائے تو جلد مل جاتی ہے۔ ایسے عروق کے چند قطرے کسی Babyoil یا Bascoil میں ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔

## مادہ کیا ہے؟

ہر وہ چیز جو وزن رکھے اور جگہ گھیرے بالفاظ دیگر ہر وہ چیز جسے ہم چھو سکیں اور وہ اپنے

وجود کا احساس والے مادے مشتق ہے۔ اس کو ہم اپنی آسانی کے لئے تین حالتوں میں تقسیم کر لیتے ہیں یعنی

## 1- محسوس 2- مانع 3- گیس

کُل مادہ انہم سے مل کر بنتا ہے اور انہم مادے کا وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرہ ہے جو کہ بے شمار چھوٹے ذرات سے مل کر بنتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ انہم مل کر ایک مالیکول بناتے ہیں۔ ہمارے ارد گرد قدام اشیا مائیکرو کے ایک خاص ترتیب سے ملنے سے وجود میں آتی ہیں۔

## غلیہ

غلیہ (Cell) ہر جاندار کی بنیادی اکائی غلیہ ہے جو پیکس ہر غلیہ کی بنیاد ہے جس میں ہر ذروں کا ایک سیل مادہ ہوتا ہے جس میں کروموسوم ہوتے ہیں جو کہ تقسیم وراثت کے ذریعے پیدائش کے عمل کو بڑھاتے ہیں۔ غلیات کے اندر توڑ پھوڑ کا عمل جاری رہتا ہے جس سے نئے غلیات بنتے اور پرانے ختم ہوتے رہتے ہیں۔

بالفاظ دیگر جانداروں کی بنیادی اکائی غلیہ Cell ہے۔ جانداروں کے جسم کو بنانے میں غلیات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ تمام جاندار ایک یا بہت سی ایسی اکائیاں یعنی غلیات سے مل کر بنتے ہیں۔ ان غلیات میں افعال ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ سلاز (غلیات) زندہ رہتے ہیں۔ غلیہ کی ساخت۔ گھور و پلاست۔ ویکول۔ غلوی دیوار۔ غلوی جھلی۔ مرکزہ۔ سائٹوپلازم ہوتے ہیں۔

## دماغ کیا ہے؟

”آفاق سے نور کسی لہریں آتی ہیں انسان کی ذوق انہیں جذب کرتی ہے“ کیونکہ نور ہی نور کو جذب کرتا ہے ذوق کیونکہ نور نہیں بلکہ حقیقی جسم ہے ذوق کی بھی لہریں کیمیائی اجزاء کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان کیمیائی اجزاء

”کو مہر دماغ کہتے ہیں“

جدید ریسرچ سے حاصل ہونے والے نتائج ثابت کیا ہے کہ حقیقی بیداری یا نیند کے حواس کا کنٹرول برین اسٹیم کے پاس ہے جو کہ دماغ کی ایک ساخت ہے۔ اور اسٹائل کورڈ کے قریب واقع ہے۔ دائیں دماغ اور بائیں دماغ کی اوپر والی سطح جو کہ سرخی رنگ کے مادے پر مشتمل ہوتی ہے، اسے نیند کو نگہ بھی کہتے ہیں۔ دائیں دماغ شعوری حواس تحقیق کرتا ہے اور بائیں دماغ لا شعوری حواس۔ دائیں دماغ کو زوچ انسانی کی مدد بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک پریکٹیز بھی اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے جو کہ ان دونوں اہریننگ سسٹم کو اطلاوعات Data فراہم کر رہا ہے اور وہ کائناتی لگاؤ یا کائناتی شعور ہے جو کہ پہلے بائیں دماغ کو اطلاوعات Data دینا فراہم کرتی ہے اور وہی اطلاوعات Data دینا بائیں سے دائیں دماغ کو منتقل ہوتا ہے اور مادی حواس کو تشکیل دیتا ہے۔

جدید نیورولوجیکل ریسرچ اور دماغ کے مختلف حصوں میں بننے والی برقی رو کے متعلق انکشافات سے بھی اس بات کی تائید ہوگئی ہے کہ برین اسٹیم، کائناتی لگاؤ یا کائناتی ریکارڈ یا پیدائشی حافظے Inborn Memory کا میڈیم ہے اور ہمیں اسے اطلاوعات آگے روح انسانی (ہائیکال دماغ) اور ذوچ حیوانی (دائیں دماغ) کو منتقل ہوتی ہیں۔

### دماغی لہریں

ہمارا دماغ دراصل ایک برقی مقناطیسی لہروں کا ٹرانسمیٹر ہے۔ کچھ عرصے تک خیال کیا جاتا تھا کہ جسم کے دوسرے اعضا مثلاً دل، جگر، معدہ اور ہچھوڑوں کی طرح دماغ بھی خون وغیرہ سے متحرک ہوتا ہے یعنی دماغ بھی مادی ذریعہ سے توانائی حاصل کرتا ہے مگر جدید ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بات حقیقی نہیں ہے۔ دماغ اپنی توانائی غیر مادی ذرائع سے حاصل کرتا ہے جسے دماغی لہریں کہا جاتا ہے۔ اب تک علم حیاتیات کے پلٹ فارم نے زیادہ کام ہوا ہے۔ ہم آج تک پوری طرح دماغ کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔

مشہور روی مصنف چارچ لکوی اپنی کتاب (Secret of Life) ”راز زندگی“ میں لکھتا ہے کہ

”مادے کی کثافت مادے میں موجود ایشور کی وجہ سے نہیں ہوتی اور نہ الیکٹرون پروٹون ہائڈروجن یا دوسرے جوہروں کی موجودگی سے ہوتی ہے بلکہ کسی مادے میں کثافت کی وجہ اس میں موجود ذرات کے آپس میں فاصلے پر منحصر ہوتی ہے۔ مادے میں موجود ذرات (Molecules) ہر ذیادخال سے دہی ایشن کمزور زیادہ کی جاسکتی ہے جس کی اصلیت اس کے مادے کے عین مطابق ہوتی ہے اور دہی ایشن جو برقی لہروں کی شکل میں ہوتی ہے، فضائے بسط میں جازوں طرف پھیل جاتی ہے۔ حد انتہا تک“

مزید ایک جگہ لکھتا ہے کہ

”مادے دماغ میں بحال کی جو لہریں اٹھتی ہیں ان کو مہر دماغ دہیو ہوتو نہیں کہہ سکتے لیکن دہیو ہوتو سے ملتی جلتی ہیں۔“

ماڈرن سائنس دماغی برقی قوت کی لہروں کی ماہیت جانے سے قاصر ہے۔ الہتہ زوین میں ریسرچ ہو رہی ہے۔

”دماغ سے نکلنے والی لہروں کی رفتار 3,000,000 کلومیٹر فی سیکنڈ ہے۔ یہ برقی لہریں 1/10 سیکنڈ کے اندر کراؤں کا پیکر لگاتی ہیں۔ اور ان کی بھی کوئی انتہا نہیں“

جب ہم کوئی خیال ذہن میں لاتے ہیں تو دماغ میں موجود جوہروں (Atoms) میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور دماغ سے لطیف برقی زواہ صاب کے ذریعے پاڑوں میں آ جاتی ہے

اور یہاں سے پینڈولم کی طرح بہنا شروع کر دیتی ہے۔

دماغ میں پیدا ہونے والی ہر خیال کی برقی زواہیک خاص فریکوئنسی رکھتی ہے۔ اور اس میں کرنٹ اور ولٹ بھی ہوتے ہیں۔ اسے ام Psychomagnetic Waves Energy کہیں گے۔

دوبارہ دوسری مصنف چارن لکونکی کی کتاب (Secret of Life) کا حوالہ دوں گا۔ وہ لکھتے ہیں کہ

”دماغ میں لطیف برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اور دماغ سے نکلنے والی ”خیال کی لہریں“ بھی نہایت لطیف برقی لہریں فضا میں نشر کرتی ہیں اور یہ لہریں 1/10 سیکنڈ کے اندر پورے کرہ ارض کا چکر لگا لیتی ہیں۔ اور ان کی کوئی انتہا نہیں ہے۔“

یونینورٹی آف اتانج کے نیورو بائیو جسٹ بلڈی کوٹیو کہتے ہیں کہ

”یہ ایک تکلیف دہ صورتحال ہے جس کے بارے میں مضبوط سوالات کئے جاسکتے ہیں۔ بائیولوجی کا کردار اپنی جگہ بہترین سمجھ۔۔۔ لیکن بائیولوجی ہمارے سامنے محبت، امید، حمد یا انکار جیسے جذبات کے بارے میں تفصیل کس طرح بیان کرے گی۔“ امریکہ میں نیورو سائنس کی ایک طالبہ سارہ شسٹر نے کہا

سوال: سب سے اہم سوال یہ ہے کہ انسانی دماغ میں علم کہاں سے آتا ہے؟

جواب: دماغ مادی منصوبے چنانچہ یادداشت بھی اس میں مادی صورت میں محفوظ ہونی چاہئے تھی مگر جرت انگیز بات یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ بنیادی طور پر یہی وہ تجسس ہے جس کی بنیاد پر دماغ کی غیر مادی حیثیت پر ردِ سچ کا آغاز ہوا۔ آج سائنس یہ بتاتی ہے کہ دماغ کی سطح یا سرکی بیرونی سطح سے برقی لہروں کی رپکار ڈھنگ دماغ میں جاری برقی سرگرمیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ ان سرگرمیوں میں شدت یا کم یا انحصار بڑی حد تک دماغ میں ہونے والی تحریک سے ہوتا ہے۔ برقی پمپٹل میں تبدیلیوں کو دماغ میں لہریں کہا جاتا ہے اور اسے الیکٹرو فسطیلا کوگرام یا مانی آلہ سے مانیٹر کیا جاتا ہے۔ سرکی سطح پر مانی لہروں کی شدت میٹر سے 300 مائیکرو وولٹ تک ہوتی ہے جبکہ ان کی

فریکوئنسی پینڈولم سے لے کر 50 یا اس سے زیادہ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ ان لہروں کی اقسام دماغ کی فعلیت پر منحصر ہوتی ہیں اور یہ لہریں انسان کی مختلف ذہنی اور جذباتی کیفیات کے ساتھ ساتھ بدلتی ہیں۔ دراصل یہی وہ لہریں ہیں جو ہمارے ذہنی سکون یا بے سکونی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ ان کی بنیادی طور پر چار اقسام ہیں۔

1۔ بیٹا لہریں Beta Brain waves

2۔ الفا لہریں Alpha Brain waves

3۔ تھیٹا لہریں Theta Brain waves

4۔ ڈیلٹا لہریں Delta Brain waves

بیٹا لہریں

روزمروہ کام کاج کے دوران عالم بیداری میں جب ہم اپنے حواس خمسہ کو پوری طرح استعمال کرتے ہیں تو یہ لہریں بہت زیادہ تعداد میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان لہروں کی خاص حد سے زیادہ مقدار غم، پریشانی، ٹینشن، ڈپریشن اور ذہنی الجھن پیدا کرتی ہے۔ ان لہروں کا دورانیہ 13 سے 28 سیکنڈز فی سیکنڈ ہے۔

الفا لہریں

یہ لہریں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب انسان آنکھیں بند کر کے پرسکون انداز میں بیٹھا یا لیٹا ہوا ہو۔ شعوری مسائل میں الجھتے ہی یہ لہریں غائب ہو جاتی ہیں۔ ان کی فریکوئنسی 8 سے 17 سیکنڈز فی سیکنڈ ہے۔ خالی الذہنی کیفیت میں خالص الفا لہروں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ شعوری فعل اندازی یا بیٹا لہروں کے اثر و باہم کی وجہ سے یہ لہریں غائب ہو جاتی ہیں۔ سائنسدان اور جنس افراد ان لہروں کے زیرِ اِتحقق اور ایجادات میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ لہریں ذہنی پریشانی میں سکون بخشتی ہیں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ان کے دوران الفا لہریں خاصی مقدار میں دور کرتی ہیں۔

## تھیلیا لہریں

یہ لہریں نومولود بچوں کے دماغ سے خارج ہوتی ہیں۔ بالغ افراد میں بھی گہری نیند میں یہ لہریں دماغ میں پیدا ہوتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ لہریں خود بخود پیدا ہوتی ہیں۔ اپنی مرضی اور ارادہ سے کنٹرول کرنا ممکن نہیں۔ ان لہروں کے حجم سے الفاہروں کے مقابلہ میں زیادہ سکون ملتا ہے۔ ان لہروں کی فریکوئنسی 4 سے 7 سائیکلز فی سیکنڈ ہے۔ یہ لہریں جتنی سکون کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ان لہروں کی صحیح مقدار وصول کرنے والا شخص ذہنی پریشانی کا شکار نہیں ہوتا۔ ذہنی امراض میں جتنا افراد کے لئے یہ لہریں عظیم نفع ہیں۔ ان لہروں کے حصول کا بہترین ذریعہ مراقبہ ہے۔ الفا اور تھیلیا لہروں کے اشتراک سے نیند میں ہم خواب دیکھتے ہیں۔ یہ لہریں جذبات و احساسات تک رسائی کا سبب بنتی ہیں اور ماورائی یا گہرے اشعوری علوم کے حامل افراد کے دماغ پر یہ لہریں کنٹرول سے طاری ہوتی ہیں۔ اطلاعات و واقعات کو یادداشت میں محفوظ رکھنے، تحقیق و مطالعہ اور ایجادات کرنے میں یہی لہریں کارفرما ہوتی ہیں۔ ان لہروں سے مسائل حل کرنے کی حقیقی صلاحیتیں متحرک ہو جاتی ہیں۔ شعور اور اشعور کے درمیان رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں دماغ آدھے یونٹ کی بجائے پورے یونٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔

## ڈیلٹا لہریں

یہ لہریں گہری ترین نیند میں دماغ پر غالب ہوتی ہیں۔ یہ حالت اشعوری یقین ترین حالت ہوتی ہے۔ نیند کی اس حالت میں جتنا یوم کامل شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی نیند کی اس حالت میں جسمانی غلیوں کی نوٹ چھوٹ کی مرمت ہوتی ہے۔ نئے فیلات اور نشوونما ہوتے ہیں۔ جسم مزید کام کے لئے توانائی حاصل کرتا ہے۔ یہ لہریں سانس ماہرین کے لئے بہت بڑا سراہ ہیں۔ ان لہروں سے جو ذہنی کیفیت بنتی ہے وہ ماورائی علوم کے ماہرین میں دیکھی گئی ہے جس سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ڈیلٹا لہروں کا تعلق ماورائی مشاہدات و کیفیات سے ہے۔ دماغی لہروں میں دماغ کے علاوہ تینوں اقسام کی لہریں ابتدائی یا گہری نیند میں دماغ میں دور کرتی ہیں۔ شعوری سرگرمیوں میں زیادہ

سے زیادہ ذہنی توجہ پیشا لہروں کا حجم بڑھاتی ہے جس سے ذہنی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کسی طرح ان چاروں لہروں کے فطری بہاؤ کا انتظام کر لیا جائے تو ذہن پر سکون رہتا ہے، دماغی توانائی کا اضافی اور غیر ضروری استعمال رک جاتا ہے۔ نتیجہً اوقات مدافعت، یادداشت اور دیگر جسمانی نظام لوٹ چھوٹ سے بچے رہتے ہیں۔ اس فطری بہاؤ کا بہترین ذریعہ مراقبہ ہے۔

## روح اعظم یا کائناتی نظر اور تھیلیا روجم

انسانی دماغ میں چار قسم کی برقی رو مشابہ کی گئی ہیں۔

- 1۔ بیٹاویوز: یہ حالت بیداری میں پیدا ہوتی ہیں۔
- 2۔ الفا برین ویوز: یہ حالت سکون میں پیدا ہوتی ہیں۔
- 3۔ تھیلیا برین ویوز: یہ نیند اور گہرے اشعوری علوم اور جذبات و احساسات سے پیدا ہوتی ہیں
- 4۔ گیما برین ویوز: یہ نیند کی انتہائی گہری حالت میں پیدا ہوتی ہیں۔

گوکہ تھیلیا برین ویوز جن کی فریکوئنسی 6 سائیکلز فی سیکنڈ ہوتی ہے انسان کے دماغ میں نیند کی حالت میں پیدا ہوتی ہیں اور چونکہ کائناتی نظریہ روجم کی صورت میں ہی دماغ کے اندر برین اسٹیم کے ذریعے اپنا مظاہرہ کرتی ہے اور یہی حقیقی نظریہ حقیقی علم یا پیداہشی حافظہ اور زندگی کے تقاضوں کی طرف رسائی کا ذریعہ بھی ہے۔ تھیلیا برین دماغی لحاظ سے بہت ہی بڑا سراہ ہیں، ذہن خواب الفاہروں اور تھیلیا لہروں کے اشتراک سے دیکھتا ہے۔ مگر اے اشعوری علوم اور جذبات و احساسات تک رسائی انہی لہروں کے دماغ پر طاری ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ برین اسٹیم ہی Rapid eye movement نیند کے سنگڑ پیدا کرتا ہے اور برین اسٹیم ہی نیند یا بیداری کے دوران ہپوکیپس میں تھیلیا روجم کو متحرک کرنے کا ذمہ دار ہے۔ نیوکوریکس (دایاں اور بائیں نیم مغز) کے تمام جسمی اور حلائی ردیوں سے اطلاعات Entorhinal Cortex ذہنی رقبے میں مرکوز ہوتی ہیں جہاں سے یہ اطلاعات ہپوکیپس کے یکے بعد دیگرے آنے والے تھمن قسم کے



نورائزنگنگر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

1۔ سنگٹز سے پہلے Dentate Gyrus Granular سلاز میں گتچے ہیں۔

2۔ CA3 کے پیرانڈک شکل کے غلیوں میں جاتے ہیں۔

3۔ اور آخر میں یہ سنگٹز CA1 کے پیرانڈکس میں جاتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَنُفِثْنٰمُ اَوْزَاجًا فَلَمَّا فُضِّبَتِ الْمُنِیْمَةُ، مَا اَصْحَبَ الْمُنِیْمَةُ، وَاصْحَبَ الْمُنِیْمَةُ، مَا اَصْحَبَ الْمُنِیْمَةُ، وَالْمُنِیْمَةُ السُّفُوْنُ، اُولٰٓئِكَ الْمَقْرُوْنُوْنَ، فِیْ جَنَّتِ النَّعِیْمِ

ترجمہ: اور تیر تیریں قسم کے گھروہ ہو جائز گئے۔ ہاں ذاتیں طرف والے مکہ میں ذاتیں طرف والے، اور بانیں طرف والے مکہ میں بانیں طرف والے؟ انہی کے بڑھنے والے (السابقون) ہاں آگے بڑھنے والے وہ میں خدا کے مغرب، وہ ہوں گے نعمت بھرے باغوں میں (سورہ واقعہ۔ آیت 127) پیرانا رمل سائنس، پیرانڈک لوتی اور میڈیکل سائنس کی جدید زیرج کی روشنی میں حقیقت کی تلاش کرتے ہیں۔

پیرانا رمل اور پیرانڈک لوتی کی توضیح

انسانی زندگی تین دائروں میں تقسیم ہے۔ مادی، ذہنی اور مادی ذہنی۔۔۔ مادی زندگی کا طبعیات سے تعلق ہے۔ ذہنی دائرے کا نفسیات سے اور مادی ذہنی دائرے کا تعلق مابعد انفسیات اور پیرانا رمل سے ہے۔ مابعد انفسیات اور پیرانا رمل میں بطبعیات اور نفسیات سے بہت گراں انجینیئوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو کائنات کی مشین کرسٹل میں ہیں اور کائنات کے قوانین عمل کا احاطہ کرتی ہیں۔

پیرانا رمل علوم کا خلاصہ 127 حکیم غلام سرور شاہ

انسان کے اندر دو دماغ کام کرتے ہیں۔ ایک دماغ حلقی دماغ ہے۔ یعنی آدم کی وہ حیثیت جب وہ لرش کا مرکب نہیں ہوا تھا اور دوسرا اسل سلطین کا دماغ ہے جو لرش کے بعد وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے اعتقادات کے تحت جنت میں آدم کے اندر صرف ایک دماغ تھا جس کا شیوہ فرمانبردار ہو کر زندگی گزارنا تھا اور جب آدم اپنا اختیار استعمال کر کے لرش کا مرکب ہوا تو اس کے دماغ کے ساتھ ایک دوسرا ذہلی دماغ وجود میں آگیا جو لرش اور حکم عدویٰ کا دماغ قرار پایا۔ پیرانا رمل اور پیرانڈک لوتی کی توضیحات سے اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو دماغ کام کر رہے ہیں۔ دایاں دماغ اور باایاں دماغ۔

دایاں دماغ Right Brain: شعوری دماغ یا لرش کا دماغ۔

باایاں دماغ Left Brain: الاشعوری دماغ یا فرمانبرداری کا دماغ۔

اس دنیا میں آنے سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کہاں تھے؟ ظاہر ہے کہ وہ جنت میں تھے اور اس وقت ان کے اندر باایاں دماغ یا الاشعوری دماغ یا فرمانبرداری والا دماغ ہی موجود تھا اور وہ جب لرش کے مرکب ہو کر عالم آب و گل میں آئے تو الاشعوری دماغ پر پردہ چڑ گیا۔ اگرچہ انسان کو زندگی کی تحریکات اور تقاضے الاشعوری دماغ سے ہی مل رہے ہیں۔ لیکن اس کی تمام سرگرمیاں شعور یا انہیں دماغ یا مادی نگاہ سے اوجھل ہیں۔ آپ غور کریں کہ خواب میں آپ کہاں کہاں گھوم رہے ہیں اور اس وقت آپ کا الاشعوری دماغ ہی تو متحرک ہوتا ہے لیکن آپ کا شعور اس وقت سو رہا ہوتا ہے۔ گو یا اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین منائی کو لرش کا مرکب ہونے پر آپ کو گل کی دنیا میں بھیج دیا لیکن الاشعوری دماغ یا الاشعوری وجود کے ذریعے جنت فیحب کی دنیا سے اس کا تعلق قائم رہا اور آپ کو گل کی دنیا میں الاشعوری تحریکات یا انسا پائیشن اور خواہوں کی مدد سے انہیں زندگی کے تقاضے فرمائیں کرتے ہیں۔

میڈیکل سائنس کی توضیحات

میڈیکل سائنس بتاتی ہے کہ انسان کے دماغ کے دو بڑے حصے ہیں باایاں کہ لیں کہ

انسان کا دماغ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں Hemispheres یا دو نصف کرے بھی کہتے ہیں۔ ان کے لئے عموماً دایاں دماغ (Hemisphere) اور بائیں دماغ یا Hemisphere کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور انسانی دماغ یا نروں سلیم کا ڈیزائن یکساں طرح سے ہے کہ دایاں جیسی سلیم Hemisphere جسم کے بائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے اور بائیں جیسی سلیم Hemisphere جسم کے دائیں حصے کو کنٹرول کرتا ہے۔

### شعور کیا ہے؟

اس کی تعریف یہ ہے کہ شعور فوری آگاہی کا نام ہے شعور دور ممل ہے جس کا ہمیں اب یا اس وقت بجز یہ ہو رہا ہے۔ شعور شاید یا ماحول کے مادی رخ سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ لاشعور ہی شعور کو زندگی کی اطلاعات یا پیرا مٹک فراہم کر رہا ہے۔

### لاشعور کیا ہے؟

لاس شعور نہیں اور شعور سے مراد آگاہی ہے جس کے لئے ایسی چیز جس سے ہم آگاہ نہیں ہیں۔ نفسیات کی رُو سے توانائی کا ایک زبردست سرچشمہ ہے کہ انسان کو تحریکات اور محانات اور محرکات کی صورت زندگی کی توانائی فراہم کر رہا ہے۔ شعور ماہر نفسیات یونگ نے اجتماعی لاشعور کا تصور پیش کیا۔ جس میں آپاؤ اچھا اور نسلوں کے اجتماعی تجربہ اور روحانات پائے جاتے ہیں۔ جدید نفسیات دان لاشعور کا تعین صرف بالواسطہ طریقوں مثلاً خواب، آزاد ازم (Free association) اور تھکلی آزماؤں کی مدد سے ہی کر پاتے ہیں لہذا نفسیات یہ بتانے سے صاف رہے کہ لاشعور کس چیز سے بنتا ہے اور اس کا آغاز کیا ہے۔

### ”السمتوت“ کی ہیرانا رمل اور پیرا سائیکالوجیکل توضیح:

آدم کو نبیات اس وقت منتقل ہوئی جب اللہ نے آدم کو ”علم الاسماء“ سکھا دیا اور رکھا دیا۔ اللہ کی طرف سے اس کے انتظامی امور کو سمجھنا اور اللہ کے دیئے ہوئے علم الاسماء کی روشنی میں

ان انتظامی امور کو چلانے نبیات کے دائرے میں آتا ہے۔ انسان کو بحیثیت خلیفہ اللہ ”علم الاسماء“ کی حکمت کے رموز و اسرار سکھائے گئے۔

دائیں جیسی سلیم Hemisphere (دماغ) کو زوح حیوانی اور بائیں جیسی سلیم Hemisphere (دماغ) کو زوح انسانی کی مسند کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جبکہ قرآن کی سورہ والقدس بیان کر دیتا ہے اطلاق یعنی آگے بڑھنے والے کائناتی شعور یا زوح عظیم کے حامل ہیں۔

### نسمہ کیا ہے؟

مادے یا مظہر کو تخلیق کرنے والی روشنیوں کے لئے لفظ نسمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ گیموں میں ہر گیم کی ابتدائی شکل کا نام نسمہ ہے۔ دوسرے الفاظ میں نسمہ حرکت کی ان بنیادی شعاعوں کے مجموعہ کا نام ہے جو وجود کی ابتدا کرتا ہے۔ عربی زبان کا یہ لفظ (نسم) سے ماخوذ ہے جس کے معنی (زندگی کا سانس، زوح اور بجلی چلنے والی ہوا کے بھی ہیں) چنانچہ زوح اور سانس اور ہوا بجلی پنا کی خصوصیات کے حامل ہیں۔ ہم اسے سادہ ترین حالت کے معنوں میں بھی لے سکتے ہیں۔ اور انہم کے معنی بھی سادہ ترین کے ہیں۔ چنانچہ نسمہ روشنی کی دو لہریں ہیں جنہیں دور جدید میں انہم کے اندر پائے جاتے والے ذیلی ذرات کہا جاتا ہے اور جنہیں سائنسدان Wave Packet بھی کہتے ہیں۔ یعنی نسمہ (روشنی) مادے کی بساط Base ہے، جو کہ ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتی۔ نسمہ کی دو اقسام ہیں۔ نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب

### نسمہ مفرد (روشنی)

نسمہ مفرد کائناتی شعاع یا کاسک ریز Cosmic Rays کہلاتا ہے۔ مادے کے ایٹموں کا اعلیٰ انرجی لیول نسمہ مفرد یا Cosmic Rays ہیں۔ انسان کے اوپر تین توانائیوں کے لیوٹر یا درجہات ہیں۔

## نسمہ مرکب (مادی جسم)

کائناتی شعاعوں Cosmic Rays کے علاوہ جتنی روشنائیاں ہیں سب نسمہ مرکب میں شامل ہیں۔

کوئی بھی شے اس دنیا میں پہلے Cosmic Rays یعنی نسمہ مفرد سے بنتی ہے، اس کے بعد نسمہ مفرد جب نسمہ مرکب کی شکل اختیار کرتا ہے تو اس کی حرکت میں انتہائی سستی اور جمود پیدا ہو جاتا ہے۔ نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب کا شعاع ایک اور لطیف روشنی ہے جسے قرآن پاک میں ”نور“ کے نام سے متعارف کرایا گیا ہے اور نور کا سوس اس سے بھی زیادہ لطیف ترین روشنی ہے جسے ”جلی“ کہا گیا ہے۔ روحانی سائنس میں ان تمام روشنیوں کو شعور کے مختلف درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ شعور اول (نور اول) جلی

2۔ شعور دوم (نور مرکب) نور

3۔ شعور سوم (نسمہ مفرد) روشنی

4۔ شعور چہارم (نسمہ مرکب) مادہ

جلی، نور، نسمہ مفرد، نسمہ مرکب، انسان کی روح کا حصہ ہیں۔ پیدائش سے پہلے انسان

کبھی موجود تھا۔ اس دنیا میں انسان آیا اور اس دنیا سے اس نے جانا بھی ہے۔ اس دنیا میں آنا نزولی حرکت ہے اور واپس جانا صعودی حرکت ہے۔ انسان انفرادی حیثیت میں لوح محفوظ سے زمین پر نزول کرتا ہے۔ لوح محفوظ اور دنیا کے درمیان ایک ذون ہے۔ اس ذون سے انسان کو زمانیت و مکانیت کی اطلاع فراہم ہوتی ہے۔ اس ذون کو برزخ کہا جاتا ہے جس طرح فرد عالم ارواح سے برزخ میں آتا ہے اس طرح اس دنیا سے جانے کے لئے ایک اور ذون میں قیام کرنا پڑتا ہے۔ اس کا نام عالم اعراف ہے۔ عالم اعراف دو مقام ہے جہاں مرنے کے بعد انسان چلا جاتا ہے۔

## شعور کیا ہے؟

اس کی تعریف یہ ہے کہ شعور کے لفظی معنی ”آگاہی“ کے ہیں۔ بالفاظ دیگر شعور فوری

آگاہی کا نام ہے، یعنی ہماری ذات کا وہ حصہ جس سے ہم آگاہ ہیں وہ شعور ہے۔ نفسیات کے مطابق شعور سے مراد وہ کن کا وہ حصہ ہے جو ہمیں اس وقت کسی شے یا تجربے سے آگاہ کرتا ہے اور شعوری تجربے میں جسمانی نظام (دماغ، اعصاب، اعضاء، حواس، جینڈر) اور ذہنی نظام (شے یا تجربے کے متعلق معلومات اور احساسات) دونوں حصے ملتے ہیں۔ گویا شعور میں جسمانی نظام اور کسی شے کے متعلق اطلاعات اور احساس دونوں شامل ہیں۔ شعور دو عمل ہے جس کا ہمیں اب یا اس وقت تجربہ ہو رہا ہے۔ شعور اشیا و مباحول کے مادی رخ سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ لاشعوری شعور کونذریکی کی اطلاعات یا پرکارائنگ فراہم کر رہا ہے۔

تعریف: جسمانی نظام اور اس کو لاشعور کی طرف سے فیڈ کی جانے والی انرجی (اطلاعات) کے باہم مل کر عمل کرنے سے شعور بنتا ہے۔ شعور کی مساوات یہ ہے۔

جسمانی نظام یا طاعری وجود + لاشعور کسی فراہم کردہ انرجی

شعور

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ لاشعور مائیکرو ظلم میں درج شدہ روشنیوں کے مختلف فارموں سے جسمانی نظاموں کو تخلیق کرتا ہے اور جب لاشعور کی فراہم کردہ انرجی جسمانی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے تو شعور بن جاتا ہے۔

## لاشعور شعور کو کیا اطلاعات دیتا ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ لاشعوری شعور کونذریکی کی تحریکات اور information دیتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ informations کیا ہے؟۔ لاشعور کی informations کے لئے نفسیات میں محرک Motive کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ نفسیات کی ذمہ سے محرک ایسی داخلی قوت ہے جو ہمیں کچھ کرنے کے لئے اکساتی ہے اور رہنمائی کرتی ہے اور اس وقت تک سرگرم عمل رہتی ہے جب تک ہم مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔ دراصل وہ داخلی قوت لاشعوری ہے جو اطلاعات کے ذریعے رہنمائی کرتا ہے۔ نفسیات کے مطابق محرکات یا لاشعور کی information دو طرح کی ہوتی ہے۔

1۔ بنیادی اطلاعات یا بنیادی محرکات مثلاً بھوک، پیاس، نیند، صبح، سانس، درجہ حرارت وغیرہ یہ سب محرکات خود اختیاری نظام عصبی کے کنٹرول میں ہیں جسے براہ راست لاشعور کنٹرول کرتا ہے۔ یعنی اس میں شعوری ارادے کو اتنا دخل نہیں ہوتا۔

2۔ ثانوی محرکات یا اطلاعات میں روزمرہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق تحریکات یا اطلاعات شامل ہیں لیکن ان اطلاعات کو متفق ہونے میں شاعوری ارادے کو دخل ہوتا ہے۔ اگر ہم لاشعوری اطلاعات کو براہ راست طور پر وصول کرنا سکھ لیں تو ہماری زندگی خود بخود پیچیدہ طریقہ زندگی کے مطابق اصل جائے گی۔

### شعور محدود ہے

لاشعور نام ایڈ آہیس کی گرفت سے آزاد ہے اور اس میں کائنات کا علم موجود ہے۔ جب شعور یا ظاہری وجود تخلیق پاتا ہے تو خود لاشعور شعور کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے خوبصورت لباس پر لباس سائبرقی یا اور کوٹ پہن لیا جائے تو وہ خوبصورت لباس ہماری اپنی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اسی طرح شعوری وجود جو کہ لاشعور سے بے خبر ہوتا ہے، اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار ہستی سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی دلچسپیاں، درمجاناں اور خیالات سب لاشعور کی اطلاعات سے ہی متعین ہوتے ہیں بلکہ وہ لاشعور کی اطلاعات کو اپنے ہی خیالات سمجھ کر انفرادیت کے خول میں قید ہو جاتا ہے اور نام ایڈ آہیس میں مقید ہو کر محدود ہو جاتا ہے۔

### لاشعور کیا ہے؟

اسے مراد نہیں اور شعور سے مراد آگاہی کے ہیں یعنی ایسی چیز جس سے ہم آگاہ نہیں ہیں۔ نفسیات کی رُو سے توانائی کا ایک زبردست مشرچہ ہے کہ انسان کو تحریکات، درمجاناں اور محرکات کی صورت زندگی کی توانائی فراہم کر رہا ہے۔ مشہور ماہر نفسیات پونگ نے اجتماعی لاشعور کا تصور پیش کیا۔ جس میں آپا اچھا اور نسلوں کے اجتماعی تجربات اور درمجاناں پائے جاتے

ہیں۔ جدید نفسیات دان لاشعور کا تعین صرف بالواسطہ طریقوں مثلاً خواب، آزاد تلازم (Free Association) اور عقلی آزمائشوں کی مدد سے ہی کر پاتے ہیں لہذا نفسیات یہ بتانے سے قاصر ہے کہ لاشعور کس چیز سے بنا ہے اور اس کا آغاز کہاں ہے۔

### تعریف

لاشعور ایک ایسی کائناتی اثری یا خام مال ہے جس سے نہ صرف پوری کائنات کی جسمانی ساخت بنی ہے بلکہ وہی اسے متحرک رکھنے کے لئے انرجی Information بھی فراہم کر رہا ہے۔

### مثال

جس طرح راست چلنے والا مسافر خواہ راستے کی طرف متوجہ ہو یا نہ ہو اسے ہر حال میں راستے پر چلنا پڑتا ہے۔ اسی طرح شعور یا ظاہری وجود خواہ لاشعور سے آگاہ ہو یا نہ ہو وہ لاشعور کی ارمان کردہ اطلاعات یا کانیز لائن پر ہی چل رہا ہے۔ اس طرح راست غیر تعمیر پذیر رہتا ہے لیکن مسافر پر قدم پر تعمیر پذیر رہتا ہے۔ یہی حال شعور اور لاشعور کا ہے کہ لاشعور غیر فانی اور غیر تعمیر پذیر ہے جبکہ شعور یا ظاہری وجود پر تعمیر پذیر ہے۔ جیسے بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ جس طرح مسافر راستے کے بغیر کچھ نہیں ہے اسی طرح شعور بھی لاشعور کے بغیر کچھ نہیں۔ یعنی لاشعور خود مختار ہے جبکہ شعور قدم قدم پر لاشعور یا راستے کی محتاج ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ لاشعور کا نوری کائنات کی جسمانی ساخت کو تشکیل کر رہا ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ مادی دنیا میں تو مادی وجود، مادی وجود سے ہی تخلیق ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ دراصل ماں کا لاشعور جو کہ امر ربی ہے، اپنے بدن میں تخلیق پانے والے وجود کو تخلیق کر رہا ہے۔ ماں کے بدن میں جہاں پہلے جسمانی ساخت بنتی ہے، اس جسمانی ساخت میں کچھ عرصے تک زندگی کا حرکت نہیں ہوتا، مخصوص وقت کے بعد بچے میں حرکت اور زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی ماں کا لاشعور اطلاعات فراہم کرنا شروع کر دیتا ہے اور جب بچہ اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے تو ماں کے وجود سے خود مختار ہو چکا ہوتا ہے۔ یعنی لاشعور یا

امر ربی اسے براہ راست انرمی Information فیڈ کا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دراصل یہ تحقیق کا وہی طریقہ کار ہے جس کا ازل کی بائبل و فلم میں تعین ہو چکا تھا۔

سوال: اس کے علاوہ ایک اور سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر لاشعور ہی مادی وجود کو تخلیق کر کے متحرک کر رہا ہے تو پھر انسان کو مادی خدا کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

جواب: یہ بات تو سنے کے کہ زندگی کا تعلق لاشعور کی انرمی سے ہی ہے۔ جب اس انرمی کی چٹائی کسی جسم سے منقطع ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ کھانا انسان انتقال کر گیا۔

اگر لاشعور مادی جسم کی تشکیل کا باعث ہے اور اسی کی وجہ سے مادی جسم میں حرکت ہوتی ہے تو وہ اسے بغیر کھانے کے بھی زندہ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن لاشعور بھی اسی طریقہ کار کے تابع ہے جو کہ بائبل و فلم میں درج ہے۔ جس کے مطابق ہر مخلوق کو خوراک کی ضرورت پڑنی چاہئے۔ کیونکہ یہ کائنات میں حرکت کا ایک بہانہ ہے۔ اگر ہم غور کریں تو اس کھانے ہی کی خاطر ہر شے سرگرم عمل ہے۔ اس غرض کے لئے زمین طرح طرح کی خوراک اور میوے لگا رہی ہے۔ اسی مقصد کے لئے سورج و چوپ یا حرارت دیتا ہے۔ بادل بارش برساتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے ہر انسان اور مخلوق کا روانہ زندگی میں حصہ لینے پر مجبور ہے لہذا اسی مقصد کے لئے انسان کو بھوک لگتی ہے، وہ بھوک مٹانے کے لئے خوراک حاصل کرتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرنے یا جڑ و بدن بنانے یا انرمی میں تبدیل کرنے کا انتظام لاشعور خود اختیاری نظام کے ذریعے براہ راست کرتا ہے۔

### لاشعور کی تشکیل کیونکر ہوتی؟

لاشعور کی کائناتی انرمی دراصل اللہ کی آواز سے وجود میں آئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کو تشکیل دینے کا ارادہ فرمایا تو کہا ”کن“ تو اللہ کی آواز کی گونج Echo سے ایک نہ درست انرمی پیدا ہوئی۔ جسے ہم ندرج یا امر ربی یا اللہ کا ارادہ کہتے ہیں۔ لاشعور یا ذوق کے اندر ہی پوری کائنات کا علم موجود تھا لہذا یہی نور یا کائناتی انرمی پوری کائنات کا لاشعور ہے۔

### لاشعور سے کائنات کیسے بنی؟

پہلا مرحلہ: جب اللہ کی آواز سے لاشعور یا امر ربی کا نور تخلیق ہوا تو یہی نور کائنات کی بائبل و فلم میں داخل ہوا۔ جسے ہم ایک نقطہ یا امر بھی کہہ سکتے ہیں جس میں ازل تا ابد تمام ریکارڈ موجود ہے۔ اسے ہی عالم لوح محفوظ کہتے ہیں۔ اور اس کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ”قلم کلمہ کر تک ہو گیا ہے“

یعنی ازل تا ابد جو کچھ ہونا تھا ریکارڈ ہو چکا ہے۔ اب صرف اس کی فلم چل رہی ہے۔ جب ہر بات ریکارڈ ہے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ بھر ہر چیز دراصل ماضی کا حصہ ہے۔ جس طرح فلم کے فیچے پر شایہ کی حرکت اور خدا حال نظر نہیں آتے لیکن ان کی اساس فلم پر موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح کائنات کی بائبل و فلم پر بھی اشیاء کے خدا حال اور حرکت موجود نہیں ہے۔ اس کی مثال ہم کمپیوٹر سے بھی دے سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک میں Data کمپیوٹر کی اپنی مخصوص زبان میں محفوظ ہوتا ہے لیکن پرنٹ وہی اشیاء ہے جو ہم نے ڈسک آن کیا ہوتا ہے۔ اسی طرح کائنات کی اشیاء کا ذکر مخصوص علامات کی صورت میں ہے۔ مثلاً ہر نوع کی جسمانی ساخت کے قارموں اور ان کی زندگی کے پورے پروگراموں کو اشارات اور علامات کے ذریعے درج کر دیا گیا ہے۔ الغرض پوری کائنات کی اصل ساخت یا بنیاد ایک نقطہ ہے جو دراصل کائنات کی بائبل و فلم ہے۔

مثال: ہم ایک ہی وقت میں پوری زمین کی ساخت کو گلوب کی صورت میں دیکھ لیتے ہیں لیکن اگر ہم کسی ذریعے سے زمین کے ہر حصے کو کھینچنے کے لئے نکلیں تو سالوں گزر جائیں لیکن گلوب کی صورت میں یہ سارا حصہ ماضی، حال، مستقبل چند لمحوں میں مقید ہے اسی طرح کائنات کی ساخت کی بائبل و فلم ایک لمحے میں وجود میں آگئی ہے۔ بائبل و فلم کا ایک نقطہ ہے۔ اسی لئے ماضی، حال اور مستقبل اس ایک لمحے میں ہی مقید ہیں۔ کائنات کی بائبل و فلم کی وضاحت قرآن پاک میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِّ لِلْكُثْبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ  
وَعَدًا عَلَيْنَا اِنَّا لَفَاعِلُونَ.

”جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جسے  
خطوطوں کا طومار لپیٹ لینے میں جس طرح ہمارے پہلے پیدا کیا تھا  
اسی طرح دوبارہ پیدا کسر دیں گے وعدہ لازم ہے مہر ضرور  
کرتے والے ہیں۔ (سورہ انبیاء آیت 104)

یہاں اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کی تخریق کرنے کے لئے درود سے مثال دی ہے کہ  
یہ ایسا ہی ہے جیسے طومار میں لپٹا ہوا کفنہ دراصل یہ ایک قسم کا نائیق نقشہ ہے۔ جس میں کوئی جسمانی  
خود خال اور حرکت نہیں۔ درحقیقت یہ کائنات نور کی ایسی بساط ہے جو لپٹ کر ایک نقطہ بن جاتی ہے  
اور ایک وقت ضرور آئے گا جب یہ پوری کائنات پھر اسی لمحے یا نقطہ میں سمیٹ دی جائے  
گی۔ مانیکو رقم سے متعلق ایک اور نیکار مشاودہ کہ

هَلْ اَتَى غُلَّ الْاِنْسَانِ حَيْثُ مِّنَ الذُّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مِّثْلَ خَوْزَا.

”تیرے شک انسان ہر زمانے میں ایک ایسا وقت نہیں آچکا ہے کہ  
وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا۔“ (سورہ العصر آیت 1)

دوسرا مرحلہ: جب اللہ نے چاہا کہ یہ مانیکو رقم جسمانی خود خال میں ظاہر ہو کر متحرک ہو جائے تو  
اللہ کے ارادے میں تکرار پیدا ہوئی اور اس مانیکو رقم کو مسلسل نور فیض تک ہونے لگا تو مانیکو رقم پر  
موجود ہر شے کے نقوش کو متعین فارموں کے تحت خود خال مل گئے۔ لیکن یہ خود خال مادی نہیں  
بلکہ نسمہ مفرد (غیر مرئی روشنی کی اکبری لہر) سے بنے ہوئے ہیں۔ یعنی نور نسمہ مفرد بن گیا اور  
لاشعور نے کائنات کے ہر فرد کو اس کے لائف پر وگرام کے مطابق کون کون محفوظ پر درج ہے  
دائری یا اطلاعات و بنا شروع کریں۔ جس سے کائنات کی ہر شے متحرک ہوگی۔ اسے ہی عالم  
مثال یا عالم برزخ کہتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ: لاشعور مانیکو رقم میں متعین لائحہ عمل کے مطابق ان روشنیوں کے خود خال کو مادی  
کائنات میں تبدیل کر دیتا ہے اور مادی وجود میں ان روشنیوں کی لہروں کی ترتیب مرکب یا دہری  
ہوتی ہے۔ اب لاشعور کی Information بتدریج مادی وجود کو بھی ملتی رہتی ہے جو اسے زندہ  
اور متحرک رکھتی ہے۔

لاشعور ہی شعور (ظاہری وجود) کا خالق ہے

یعنی لاشعور جو کہ نور ہے پہلے کائنات کی مانیکو رقم بناتا ہے۔ پھر لاشعور ہی نسمہ مفرد  
دیں میں تبدیل ہو کر عالم قشال بناتا ہے اور پھر نسمہ مرکب میں تبدیل ہو کر مادی کائنات بن جاتا  
ہے۔

تمام کائنات کا لاشعور ایک ہی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

هٰذَا الَّذِي خَلَقْتُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَاجِدُوهُ.

”اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا۔“ (سورہ  
اعراف آیت 189)

چونکہ اللہ کا ارادہ یا روح ہی لاشعور ہے۔ اس طرح لاشعور ایک ہی ہے۔ جس کے اندر  
پوری کائنات کی مانیکو رقم ہے۔ جسے لاشعور مادی مظاہر کی صورت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس  
طرح ثابت ہوا کہ پوری کائنات یعنی انسان، جنات، حیوانات، جمادات، نباتات سب کا لاشعور  
ایک ہی ہے۔

مثال: مثلاً ایک ایکٹر کبھی باپ کا کبھی بیٹے کا کبھی کھلاڑی کا اور کبھی ڈاکٹر کا الغرض کسی طرح  
کے کردار ادا کرتا ہے۔ ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ تمام کرداروں کی اصل ایک ہی ہے جو کہ ایکٹر کی  
ذات ہے۔ کیونکہ کرداروں کا علم ایکٹر کے اندر ہی تھا اور ایکٹر ہی ان کا خالق ہے۔ اسی طرح

کائنات کی ہر شے عالمِ مظهر میں آنے سے پہلے حیثیتِ علمِ الاشعور یا روح کے اندر موجود تھی۔ اسی لئے کائنات کا الاشعور ایک ہے جو کامرہ بنی یا نور ہے۔

### لاشعور اجتماعیت اور شعور انفرادیت ہے

ایسی صورت میں جب ہم رنگ، نسل، علاقائی فرقہ واریت، ذات، پات اور دولت کی بنیاد پر تعصب کرتے ہیں تو ہم لاشعور سے خود کو علیحدہ کر کے انفرادیت کے دائرے میں داخل ہو جاتے ہیں جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ الاشعور ایک ہی ہے اس لئے لاشعوری دائرے میں پوری کائنات ایک وحدت ہے یعنی روح یا نور کی صورت میں موجود ہے اور شعوری دائرے میں اگر تمام اشیاء الگ الگ شکل و صورت اختیار کر لیتی ہیں تو لاشعور (وحدت) میں پردہ چلا جاتا ہے لیکن ہر شے کی حرکت لاشعور کی فیضان کردہ اثری سے ہی ہے اس طرح کائنات کثرت بن جاتی ہے یعنی ہر شے میں انفرادیت آ جاتی ہے۔

مثال کاغذ کی مختلف تراکیب سے مختلف اشیاء مثلاً پھول، کشتی، گاڑی وغیرہ بن جاتی ہیں۔ جب ہم ان اشیاء کی ظاہری شکل و صورت کو دیکھیں گے تو ان کے الگ الگ نام لیں گے یہ انفرادیت ہے اور جب ان اشیاء کے لاشعور یعنی کاغذ کو دیکھیں گے جو کہ یکساں پردہ ہے تو سب چیزوں کو ایک ہی نام سے پکاریں گے یعنی کاغذ کہیں گے۔ یہی اجتماعیت یا وحدت ہے۔

### لاشعوری دائرے میں تمام افراد ہم رشتہ ہیں

کیونکہ تمام مخلوقات کا لاشعور ایک ہے اس لئے لاشعوری دائرے میں تمام افراد ایک دوسرے سے ہم رشتہ ہیں اور ایک تعلق اور مانویت محسوس کرتے ہیں لہذا لاشعور سے آگاہ شخص تمام مخلوقات سے محبت، ہمدردی اور تعلق محسوس کرتا ہے اور اسے پوری کائنات ایک کنبے کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے“

حضور پاک ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ہر ایک سے بلا تفریق محبت اور پیار

کرتے تھے کوئی شخص انفرادی قول میں جس قدر بند ہوگا اسی قدر دوسری مخلوق سے اجنبیت اور پرہیزگاری محسوس کرے گا۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ

”تو مومنوں کو دوسرے محبت اور مہربانی میں ایسے دیکھے گا جیسے ایک بدن کہ جب ایک جز بیمار پڑ جائے تو سارے اعضاء بخار اور بیماری میں اس کے شریک ہو جاتے ہیں۔“

یہاں مومن سے مراد لاشعور سے آگاہ شخص ہی ہے اور چونکہ لاشعور ایک ہی ہے اس لئے مومن ایک بدن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے سے آگاہ ہوتے اور تمام اینڈ اینس سے آزاد ہو کر Communicate کرتے ہیں اور ان کی سوچ ایک ہی نقطہ مشترک رکھتی ہے۔

### شعور اور مادہ

انسانوں کی حد تک تو شعور کا تعلق مادی وجود سے ہی ہے۔ کیونکہ انسانوں کا ظاہری وجود مادی ہے۔ لیکن شعور کا کھل مادی تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس طرح جنات کا تصور مشکوک ہو جاتا ہے کیونکہ بظاہر وہ مادی وجود نہیں رکھتے۔ شعور کا تعلق محض مادی وجود سے نہیں بلکہ اس ظاہری وجود سے ہوتا ہے۔ جس سے فرد خود آگاہ ہوتا ہے۔ اس طرح جنات کا بھی ایک ظاہری وجود ہوتا ہے۔ جس سے وہ آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو بھی لاشعوری زندگی کی اطلاعات دیتا ہے۔ اس کی مساوات یہ ہے۔

جنات کا ظاہری وجود لاشعور کسی اندر جس ”جنات کا شعور لہذا شعور کی تعریف میں مادی جسم کی بجائے جسمانی نظام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کہ مٹی کا بھی ہو سکتا ہے اور روشنی کا بھی۔

### وقت کیا ہے؟

ہم نے ذکر کیا کہ لاشعور یا امرہ بنی ہی پوری کائنات کا خالق ہے اور اسے متحرک رکھے ہوئے ہے۔ تو یہ وقت کیا ہے؟ اور اس کا خالق کون ہے؟ دراصل وقت اور کائنات ایک



چیزیں نہیں ہیں بلکہ وقت ہی کائنات ہے جس کا لا شعور اور خالق بھی امر ربی یا روح ہی ہے۔

جب لا شعور یا اللہ کا ارادہ کائنات کو تشکیل کرتا ہے تو کائنات کی جسمانی ساخت تین مراحل طے کرتی ہے۔ اس طرح کائنات کی تین مختلف صورتیں ہیں اور اصل وقت کی تین مختلف صورتیں ہیں۔

### لحم حقیقی یا لازمانیت

کائنات کی مائیکرو قلم میں ازل تا اب تک کا جو وقفہ ہے وہی اصل وقت یا لازمانیت ہے اور یہ وقفہ ایک لمحہ ہے یا ایک نقطہ ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل سب ایک ہی لمحے میں موجود ہیں۔ اسی لمحے یا وقفے کا ذکر سورہ الدھر کی پہلی آیت میں یوں ملتا ہے کہ  
هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنْ الدُّخْرِ لَمْ يَخُنْ شَيْئًا مِمَّا كُتِبَ

تے شك انسان ہر زمانے میں الہك اسوقت بھی آچکا ہے کہ وہ کونسی چیز قابل ذکر نہ تھا۔ (سورہ الدھر آیت 1)

یہاں انسان اور کائنات کو ایک ہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان یعنی روح امر ربی ہے اور امر ربی ہی کائنات کی مائیکرو قلم کا خالق ہے۔ حقیقی وقت کو اللہ کا اور اک بھی کہا جاسکتا ہے۔ یعنی اللہ کے اور اک میں پوری کائنات بشمول ماضی، حال، مستقبل ایک نقطے کی حیثیت رکھتی ہے۔ لحم حقیقی کو لازمانیت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ زمان کی صفت تو گزرتا ہوتی ہے جس سے گزرا ہوا وقت ماضی موجود وقت حال اور آنے والا وقت مستقبل بن جاتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ لحم حقیقی یا مائیکرو قلم میں نہ تو وجودات کے خدوخال ہیں اور نہ ہی حرکت (جیسا کہ گلوب والی مثال سے واضح کیا گیا ہے) لہذا یہاں اس وقت گزرتی نہیں بلکہ ساکن (Static) ہے۔ جس میں ماضی، حال اور مستقبل اکٹھے ہی موجود ہیں اور یہی لازمانیت ہے۔ اصل وقت لازمانیت ہے اور زمان متواتر اور غیر متواتر اسی کا پھیلاؤ Extension ہیں۔

### زمان غیر متواتر

دوسرے مرحلے پر مائیکرو قلم میں درج قلوقات کو نمبر مفرد سے تشکیل کردہ جسمانی ساخت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہاں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ دراصل کائنات کی یہی جسمانی ساخت یا نمبر جو متحرک ہے، زمان غیر متواتر کہلاتا ہے۔

### زمان متواتر

جب یکساں نمبر مفرد یا زمان غیر متواتر دو ہری اہروں میں داخل کر کائنات کے مادی وجود کو تشکیل دیتا ہے تو مادی کائنات اور اس کی حرکت سے زمان متواتر بن جاتا ہے۔ اس طرح کائنات کی مائیکرو قلم تو لازمانیت ہے۔ جہاں وقت ساکن ہے۔ نمبر مفرد سے بنی ہوئی متحرک کائنات زمان Time یا (نمبر مفرد) یا زمان غیر متواتر ہے۔ نمبر مفرد پر وقت ہی اگلے مرحلے میں مادی کائنات کی تشکیل کرتا ہے۔ مادی وجود میں رہتے ہوئے بھی ہمیں وقت کا احساس ہوتا ہے لیکن اس میں وقت ایک تو اتر کے ساتھ گزرتا ہے اسی لئے ہم اسے زمان متواتر کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ تاںم (نمبر مفرد) ہی آپس یا مکان کو تشکیل دیتا ہے مگر زمانیت میں ڈھلنے کے بعد زمان غیر متواتر (نمبر مفرد) زمان متواتر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ زمانیت کے دائرے کی ہر قلوقات لازمی طور پر مادی جسم میں طے، بلکہ قلوقات ایسی ہیں جو لوح محفوظ کے فارمولے کے مطابق زمانیت یا نمبر مفرد جسم میں ہی رہتی ہیں۔ جہاں وقت دائمہ

### عالم ملکوت اور عالم ناموس

صفت ملکوتیت عالم امر میں معبود کرتی ہے اور اللہ کی طرف کھینچی عالم امر میں معبود ہے۔

”محدود سوچ رکھنے والا انسان کبھی ملو ورائی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتا۔“

جب دنیا میں رہنا ہونے والا کوئی بھی کسی بھی جسم کا فعل ہمارے عقلی تقاضوں کو پیش کرتا

ہے یعنی ہماری مجھ سے ماوراء ہوتا ہے تو اسے چادو گری یا دھوکہ کہا جائے لگتا ہے جبکہ ایسا کتنا سراسر نلط ہے۔ اعلیٰ روحانیت فرماتے ہیں کہ

”دنیا میں یہی ہوتا ہے والا بچہ پانچ ہزار سال تک زندہ رہنے کسی توانائس سے کس یہی ہوتا ہے لیکن وہ غلط انداز فکر اور زندہ گئی کسی بدولت اس عمر کو کمر سے کمر کرتے ہوئے صرف پچاس ساٹھ یا ستر سال تک محدود کر لیتا ہے“

انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے۔ (ساوات) جسم + روح = انسان  
روح اور جسم کے درمیان محکمہ رابطے کے لئے روح روشنیوں کی بہت سی پرتمیں تشکیل دیتی ہے۔ ان پر توں کوئسمہ جسم مثالی، مزاد یا پوئی کہتے ہیں۔ سہمہ یعنی نظر آنے والی روشنی ہے۔

انسان کیا ہے؟

جب ہم کسی فرد کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اس کی چھائی یا پوائی اس کی صفات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ صفات کا تعلق سوچ سے ہے، سوچ کا تعلق ذہن سے ہے، اور ذہن کا تعلق روح سے، روح سے اپنے مظاہرے کے لئے عالم باسوٹ میں گوشت پوست کے لباس کو اختیار کیا اور جب اس کا کردار یہاں مکمل ہوتا ہے تو وہ اس دنیا سے رخصت ہو کر دوسری دنیا میں منتقل ہو جاتی ہے جہاں اسے روشنیوں کا لباس ملتا ہے اس اعلیٰ دنیا کا نام عالم اعراف ہے۔ عالم اعراف کا دوسرا نام کاسکہ ورلد ہے۔

مادہ کیا ہے؟

”عالم رنگ میں جتنی اشیاء پائی جاتی ہیں وہ سب رنگین روشنیوں کا مجموعہ ہیں ان ہی رنگوں کے جھوم سے دو شے وجود میں آتی ہے جس کو عرف عام میں مادہ کہا جاتا ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے کہ مادہ کوئی خاص چیز نہیں ہے اگر اس کو براہین کے امتحانی مقداروں تک منتشر کر دیا جائے تو

مخمس رنگوں کی جدا گانہ شعاعیں باقی رہ جائیں گی“

سہمہ مفرد اور سہمہ مرکب

مادے کے ہر ائٹم میں (الیکٹران، پروٹان، نیوٹران، میسون) کو غیرہ در یافت ہوئے ہیں۔ انہیں ہم لہریں ہی کہیں گے یعنی ایک ائٹم میں بہت سی لہریں موجود ہیں چنانچہ انفرادی لہر کو انفرادی ائٹم یا سہمہ مفرد اور مجموعی طور پر تمام لہروں کو سہمہ مرکب کہا جاتا ہے۔

1۔ لطیف نفسی (مادہ سہمہ مرکب یا انجلی ذرات)

2۔ لطیف قلبی (سہمہ مفرد) ائٹم روشنی کی شکل میں

3۔ لطیف رومی (لیزر شعاعیں)

اس کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ

1۔ مادہ۔۔۔ کل رنگ۔۔۔ خصوص اجسام

2۔ روشنی (لہر) کل رنگ۔۔۔ روشنی

3۔ یکہ رنگ روشنی

تین اعلیٰ درجے کی انرجیز

1۔ لطیف سری (لطیف ترین غیر مرئی روشنی۔ نور)

2۔ لطیف فنی (تجلیات)

3۔ لطیف انجلی (تجلیات)

لطیف انجلی + لطیف فنی = روح اعظم

لطیف سری + لطیف رومی = روح انسانی

لطیف قلبی + لطیف نفسی = روح حیوانی

یعنی انجلی اور فنی کے مجموعے کو روح اعظم کہتے ہیں جس پر تجلی کا نزول ہوتا ہے۔ اگلا حصہ لطیف سری اور رومی کے مجموعے سے بنتا ہے جسے روح انسانی کہتے ہیں۔ روح انسانی پر تجلی

نزول کر کے نور میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لطیف قلب اور نفس کے مشترک حصے کو روح حیوانی کہا جاتا ہے۔ اس میں نور خزل کر کے نسیم یا روشنی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

روح اعظم پر لطیف رنگ کا غلبہ رہتا ہے۔ روح انسانی پر سبز رنگ غالب رہتا ہے۔ روح حیوانی پر ہمیشہ زرد غالب رہتا ہے۔ جس قدر زرد رنگ کا غلبہ زیادہ ہو جاتا ہے آدمی اسی مناسبت سے دنیاوی لوازمات میں زیادہ گرفتار ہوتا ہے۔ روحانی مہنس میں زرد رنگ میں کمی کر کے انسان کا ذہن سبز رنگ کی طرف مائل کیا جاتا ہے سبز روشنیاں انسان کو سکون دیتی ہیں۔ اور ذہنی ارتکاز میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ جب ذہنی ارتکاز سبز روشنیوں کے اوپر ہوتا ہے تو ذہن نئی روشنیوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ نئی روشنیوں کے بعد کوئی رنگ نہیں ہے۔ جب کوئی بندہ نئی روشنیوں کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے تو اس کا ذہن بے رنگی میں محض ہوتا ہے۔ پھر بے رنگی سے نکل کر مارا رنگے رنگ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ لیکن اور مادی دنیا ہے۔

### کلر تھراپی (Colour Therapy) رنگوں سے علاج

رنگوں کی تھیرپی، رنگوں سے علاج کے بارے میں آپ نے ضرور پڑھا یا سنا ہوگا۔

#### نیلا رنگ

یہ روح کا رنگ کہلاتا ہے اور روحانی اثرات کا حامل ہے۔ یہ سکون اور تسکین کا احساس دیتا ہے اور اعتماد پیدا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے حیوانی کی شکایت کو افاقہ ہوتا ہے لیکن یہ اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ سرمدی کا احساس بھی پیدا کرتا۔

#### سبز رنگ

پچھاننا اور جذبات میں توازن پیدا کرنے کے لئے یہ بہترین اور مثالی رنگ ہے۔ سبز رنگ ہم آہنگی کا احساس پیدا کرتا ہے اور امید کی روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ رنگ نظام ہضم کو بہتر بناتا ہے اور بلڈ پریشر کو درست رکھتا ہے۔

#### زرد رنگ

یہ مطالعہ کا رنگ ہے۔ فہم و دانش اور تیسری فکر و خیالات کا رنگ ہے۔

#### سرخ رنگ

سرخ رنگ کی روشنی جذب ہائی حیا کی انھدانی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ دل کی رفتار میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ سرخ رنگ کو فسیے موت، جرات اور جوش و جذبے کا رنگ کہتے ہیں۔ ایسا وہ میں اسے جنسیات کا رنگ بھی تصور کیا جاتا ہے۔

#### نارنجی رنگ

یہ خوشی اور شادمانی کا رنگ ہے۔ بچپنی قوت حیات اور تخلیقی قوت کا رنگ ہے۔

#### بنفشی رنگ

یہ روحانی اثرات کا حامل رنگ تصور کیا جاتا ہے اور امن و آسہلی اور سکون کے گہرے

اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ روحانی پاکیزگی پیدا کرنے کا موثر ترین رنگ ہے۔ یہ اعصابی تناؤ کو دور کر کے سکون اور فرحت بخشتی ہے۔

### رنگوں کا متزاج

- 1- سرخ + زرد = چرچی
- 2- زرد + آسمانی = ہمز
- 3- آسمانی + بنفشی = گہرا نیلا
- 4- زرد + ہمز = لیمن
- 5- ہمز + آسمانی = فیروزہ
- 6- سرخ + بنفشی = قرمز
- 7- قرمز + سرخ = تیز سرخ
- 8- آسمانی + سرخ = ابرنوائی اورا

### آنکھیں بولتی ہیں

اگر آنکھوں کا رنگ گہرا سیاہ چمکدار ہے تو محبت اور خود اعتمادی ظاہر کرتا ہے۔  
اگر آنکھوں کا رنگ زرد ہے تو کمزوری اور بیماری کی علامت ہے۔  
اگر آنکھوں کی رنگت نیلی یا مٹی ہے تو بے وقوفی اور خود مرضی کی علامت ہے۔  
اگر آنکھوں کا رنگ سرخ ہے تو نشہ اور زیادہ جانچنے کا مظہر ہے۔  
اگر زیادہ سفیدی ہے تو آنکھیں بے چینی حیران ذہن اور کمزور دربار کی علامت ہیں۔

### رب العالمین

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں۔ رب العالمین ہیں۔

ہماری دنیا ایک عالم ہے اس کو عالم ناموس کہتے ہیں۔ عالمین کی ترتیب اس طرح ہے۔ کہ انسان پیدائش سے قبل ایک عالم میں موجود ہوتا ہے پھر اللہ کے حکم سے مندرجہ ذیل ترتیب سے عالم ناموس یا عالم دنیا میں آتا ہے یعنی ایک بچہ دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔

عالم ارواح

عالم ابر

عالم مثال

عالم ناموس

مندرجہ بالا ترتیب عالم ارواح سے عالم ناموس یا عالم دنیا میں آنے کی ہے اسے ترتیب نزولی کہتے ہیں۔ عالم ناموس یا عالم دنیا سے جب انسان انتقال کرتا ہے تو گویا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے اسے ہم ترتیب صعودی کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

عالم عرفان

عالم فطوح

عالم حشر و علم حساب

عالم جنت یا عالم دوزخ

عالم ارواح

اوپر اور ابد آباد۔۔۔۔۔ میں چلا جاتا ہے۔

### کائنات کا علم

یہ نزول صعود کے راستے ہم کیسے طے کر سکتے ہیں۔ آئیں ہم اہل کراے کھنڈ کی کوشش کریں۔ اور پھر اس پر محض ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق کی نظر میں علم کی تعریف یہ ہے۔

”ہر چیز جو آدمی کو کچھ سکھانے علم دے“

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذْ يَقُولُ لِلَّذِي أَطَاعُ أَمْرًا إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ  
الْأَكْثَرُ. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

ترجمہ: ہڈیوں اور ہڈیوں کے درمیان کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جو خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ ہڈیوں اور ہڈیوں کے درمیان کے درمیان کے ذریعہ سے علم سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (سورہ بقرہ آیت 51)

100 الفاظ کیلئے ہے۔ دو دہائی سال کے بچے کو زمری کلاسوں میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ پہلے زمری کلاس دو سال کی ہوتی تھی اب تین سال میں پوری ہوتی ہیں۔ اس کے پیچھے تعلیم کو زمرہ معائنہ بنانا بھی ہے۔ تین سال میں پچھ حرف تہجی (26 Alphabets)۔ اور تہجی 1,2,3,4,5 (100 اعداد)۔ مجموعی طور پر 126 الفاظ کیلئے ہے۔ ہم کہتا چاہتے ہیں کہ مادرائی دنیا سے نکل کر تین سال کے عرصہ میں ڈیڑھ سو 150 یا ڈھائی 250 الفاظ پر مبنی حاصل کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مادرائی دنیا کا پاسی بچہ جب دنیا میں آتا ہے تو دنیا کی زندگی کو کارآمد بنانے کے لئے 226 الفاظ تین سال میں سیکھتا ہے۔ جیسے جیسے زندگی آگے بڑھتی ہے الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور بچہ لو کہیں سے نکل کر جوانی کے دور میں داخل ہوجاتا ہے۔ 18 سال کی عمر میں آسے یا شعور بکھا جاتا ہے۔ شعوری دنیا میں مقام حاصل کرنے کے لئے 6,570 (چھ ہزار پانچ سو ستر) دن اور 1,57,680 (ایک لاکھ ستاون ہزار چھ سو اسی) گھنٹوں کی مسافت طے ہوئی۔ سمجھ لیجئے۔۔۔ 18 سال کا ایک نو مسلم ذہین اور خوبصورت نوجوان ہوں۔۔۔ میرے اعصاب مضبوط ہیں۔ سیر شدہ ہے۔ سکرین می ہے۔ سکرین میں نہیں ہے۔ آنکھیں روشن ہیں۔ کافوں میں سننے کی قوت اپنی مقدار کے مطابق پوری ہے۔ میں ایک دورا ہے پر کھڑا ہوں۔۔۔ ایک راستہ میرے پیچھے ہے۔۔۔ اور ایک راستہ میرے آگے ہے۔ سامنے والے راستہ پر مستقبل کا نشان



لگا ہوا ہے اور پیچھے والے راستے پر (جس پر 18 سال تک مسلسل چلتا رہا ہوں)۔  
مادرائی دنیا کا Sign Board ہے۔ فرض کیجئے!۔۔۔ چھارپ انسانوں میں سے میں ایک انسان

مادرائی دنیا کا سفر کرنا چاہتا ہوں۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ مستقبل کے Sign Board والے راستے پر چلنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا؟ چونکہ حاصل ہوگا۔۔۔ کیا وہ میرا ہے؟ کوئی، بچنے، کار، سب ہیں۔ لیکن میں مستقبل کی شاہراہ پر چلتے چلتے 45 سال کی عمر میں پہنچتا ہوں تو مجھے اس بات کاظم نہیں ہے کہ یہ سب چیزیں مجھ سے منہ کیوں موڑ لیتی ہیں۔ جن کے حصول کے لئے میں نے خون پیسہ ایک کر کے اپنی توانائی اور ازمنی کو اپرہمن کی طرح جلا دیا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک شے میری وقار نہیں ہے۔ نہ بینک بٹلیس میرا وقار ہے۔ نہ چھیتی تیری میرے ساتھ جاتی ہے۔ صدق یہ ہے کہ جس مان نے جغہ دیا ہے۔ جس مان نے اپنے خون کا ایک ایک قطرہ میری زندگی میں داخل کر مجھے پرہان پڑھایا ہے۔ وہ بھی میرے ساتھ نہیں جاتی۔ میری والدہ، والدہ، اللہ، ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت کی تمام نعمتیں انہیں حاصل ہوں۔۔۔ نے ایک دفعہ فرمایا "ایک ماں اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتی تھی۔ بیٹی بیمار ہوگئی۔ ماں نے جب حالت تشویش ناک دیکھی، ماں نے کہا۔۔۔ اے اللہ!! اگر میری بیٹی کا وقت پورا ہو گیا ہے تو اس کی جگہ مجھے اٹھالے اور میری بیٹی کو زندگی بخش دے۔" اس پاس ملک الموت صاحب یہ بات سن رہے تھے۔ وہ اس کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ ماں ڈوکی۔۔۔ ملک الموت نے کہا۔ ڈرو نہیں!! ابھی تم مجھے یاد کر رہی تھیں میں آ گیا ہوں۔ ماں نے فوراً اٹھی سے اشارہ کیا اور کہا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں ٹکڑے میں پڑی ہے۔" دوسرا راستہ جس کے Sign Board پر لکھا ہے۔



مادرائی دنیا کے بارے میں ہمیں جوظم ہے وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں سکون ہے۔۔۔ راحت ہے۔۔۔ خوشی ہے۔۔۔ دودھ اور شہد کی نہیں ہیں دزمرہ یا قوت اور سچے موتی کے گل

ہیں، پر نہ تو سر اچیں اور ہوا جدت شان الہی بیان کرتی ہے۔ فضا غماز آو ہے، ایسا غماز جس میں انسان خوشی کے علاوہ کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اس دنیا میں خوف ہے نہ غم ہے، حرص ہے نہ ہوس ہے، دشمنی ہے نہ عداوت ہے، تنگ دستی ہے نہ مظلومی ہے۔

ہات پھر وہاں سے شروع ہوتی ہے کہ میں اس دنیا کے لئے عازم سفر ہونا چاہتا ہوں، جہاں سکون ہے۔ آپ سے سوال یہ ہے کہ میں اس دنیا میں کس طرح پہنچوں؟ آپ یہ کہیں گے کہ بات سادہ اور آسان ہے۔۔۔ اس میں کون سی مشکل بات ہے، جس راستے پر ماورائی دنیا کا Sign Board ہے اس راستے پر چل پڑو۔۔۔ جب راستے پر آدمی چلتا ہے، چلتے چلتے اسے مقابل مل جاتا ہے۔

میرے محترم! میں آپ کی بات سمجھ گیا۔۔۔ اور اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ مجھے یہ کرنا ہے کہ میں اپنا رخ مستقبل کے ان دیکھے راستے سے موڑ کر دیکھے ہوئے ماضی کے راستے پر کر لوں یعنی About Turn ہو جاؤں۔۔۔ اس لئے کہ جب تک میں About Turn نہیں ہوں گا۔ ماورائی راستہ جو میرے پیچھے ہے میں اُس پر نہیں چل سکتا۔ بالکل صحیح ہے!۔۔۔ اس میں کوئی مرعہ نہیں نظر آتا۔۔۔ لیکن اب دوسرا سوال یہ ہے کہ میں 18 سال تک ماورائی دنیا کے متضاد راستے پر چلتا رہا۔۔۔ کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے ماورائی دنیا میں پہنچنے کے لئے 18 سال تک Reverse چلنا ہوگا؟۔۔۔

میرے محترم! رہا یہ عقل و دانش! مجھے بتائیں۔۔۔ جب میں Reverse چلوں گا تو میری زندگی کے 40 یا 50 سال جس کو میں نے مستقبل کا نام دیا ہے وہ کیسے پورے ہوں گے؟ میں نے اس بات پر بہت غور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی ہے کہ انسان کی زندگی کے دو رخ ہیں۔۔۔ ایک رخ اسے Reverse زندگی میں چلاتا رہتا ہے اور دوسرا رخ اسے مستقبل کی زندگی کے لئے متحرک رکھتا ہے۔ ماورائی دنیا میں Time & Space نہیں ہے۔ ماضی و دنیا میں Time & Space کا بغیر گزارہ نہیں ہے۔

میرے محترم! اصل بات یہ ہے کہ زندگی پابندی اور آزادی میں دو بدل ہو رہی ہے۔ جب ہم بیدار ہوتے ہیں تو پابند زندگی میں سانس لیتے ہیں اور جب ہم سو جاتے ہیں تو ہمارے حواس آزاد ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اس قانون کے تحت نصف زندگی جو ہماری آزاد زندگی ہے اس کو اپنے اوپر غالب کر لیں۔۔۔ تو ماضی و دنیا میں رہتے ہوئے بھی ہم ماورائی دنیا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کا آسان اور سہل طریقہ یہ ہے کہ ہم اُس زندگی میں داخل ہو جائیں جو ماورائی دنیا سے نکل کر ہمارا پہلا قدم۔۔۔ یعنی معصومیت اور بچپن ہے۔۔۔ جب ہم وقت مقرر کر کے اپنے بچپن کو یاد کریں گے تو ہمارے قدم از خود Reverse ہو جائیں گے اور ہم ماورائی دنیا کے دروازے پر پہنچ جائیں گے۔ ہمیں یہ علم ہے کہ ہم بچے تھے۔۔۔ اور بچپن ہمارے اندر محفوظ ہے۔ ریکارڈ ہے۔ بچپن کے خدائیں اور عادات ہمارے حافظہ میں نقش ہیں۔ جب ہم اس نقش کو یاد کریں گے۔ جتنا یاد کریں کریں گے اسی مناسبت سے ماورائی دنیا کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ وہاں یہ علم حاصل ہوگا کہ یہ ساری کائنات حروف اور نقوش کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ سارے حروف زرائع انگل اور سرکل Triangle & Circle پر قائم ہیں۔ غالب زرائع انگل Triangle ماضی و دنیا ہے اور غالب سرکل Circle ماورائی دنیا ہے۔ جب ہم سو تے ہیں تو ہمارے اندر ماورائی دنیا کے حواس کام کرتے ہیں اور جب ہم بیدار ہوتے ہیں تو ہمارے اوپر شعور کا ظہور ہوتا ہے۔ شعور کے نعلیہ کو کم کرنے لے اور لاشعوری دنیا میں داخل ہونے کے لئے ہمیں جیانا دامل سائنس سے رجوع کرنا ہوگا۔ جیانا دامل سائنس کے اندر کئی سائنسز موجود ہیں۔ ہر چنگ سائنس، بیگ سائنس، سائیکالوجی اور جیو سائیکالوجی سائنس، مابعد الطبیعیات یا Metaphysic یا مابعد انفسیات یا Para Psychology پناسس اور کئی وغیرہ وغیرہ

یوگ سائنس اور بدن انسانی میں توانائی کے مراکز

یوگ سائنس بدن انسانی کے رازوں کو جاننے کا نام ہے۔ اس کی بنیاد جسم لطیف (آئنرل باڈی) کی تھیوری پر ہے جسے جسم کا ایک اور غیر مرئی جسم کہا گیا ہے۔ روشنیوں سے بنایا



جسم بھرمی مثالی کہلاتا ہے۔ اسی لطیف جسم میں پیدا ہونے والی توانائی ہمارے پورے جسم میں کار فرما ہوتی ہے اور اسی توانائی پر ہماری صحت و تندرستی اور زندگی کے دیگر عوامل کا دار و مدار ہوتا ہے۔ روشنی نے بنے اس لطیف جسم میں توانائی کے مرکز اور توانائی کے بہاؤ کے جو راستے بنے ہوئے ہیں حقیقت میں ہمارا نخوس جسم انہی سے ترتیب پاتا ہے۔ اس لطیف توانائی کا مرکز کی راستہ یا Channel ریڈ کی بڑی سے گزرتا ہوا دماغ کے بالائی حصے پر جا کر ختم ہو جاتا ہے یوگ سائنس کی اصطلاح میں توانائی کے مراکز ”کنول“ یا ”چکرا“ کہلاتے ہیں۔ یوگ سائنس کے ماہرین کا خیال ہے کہ پورے جسم میں یوں تو ان کی تعداد سترہوں ہے لیکن ہر بڑھکی بڑی کے ساتھ ایسے بڑے چکروں کی تعداد سات ہے۔ ہر چکرا بذاتہ خود قوت و توانائی کا منبع ہے یوگ سائنس کی مشقیں انہی چکرا میں پوشیدہ توانائی کو بروئے کار لا کر انسان کو ناقابلِ تعمیر بنا دیتی ہیں۔ ان چکرا کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

### 1۔ مول دھار چکرا

ہر بڑھکی بڑی کا پچھلا حصہ (جنسی اعضاء اور مقعد کے درمیان) یہ کثیف عنصر زمین کا مقام ہے اسے پیدا کرنے سے جسمانی طاقت بڑھتی ہے یہ چکرا جنسی اور نفسیاتی توانائی کا مظہر ہے۔

### 2۔ شوا دھاس تھا نا یا سودھستان چکرا

جنسی اعضاء کے مین نیچے جڑ میں مقیم ہے۔ یہ زمین سے لطیف عنصر پانی کا مقام ہے۔ اس پر دھیان کرنے سے یہ چکرا جاگ جاتا ہے۔ جس سے غرور، لالچ، بغض و حسد اور غصہ وغیرہ جی خرابیاں ختم ہوتی ہیں اور آدمی جنائش ہوتا ہے۔ یہ چکرا بہت سی توانائیاں اور تحریکوں کا مرکز ہے۔

### 3۔ مٹی پور چکرا

اس چکرا کا مقام ناف کے نیچے ہے۔ یہ پانی سے لطیف اور طاقت ور عنصر آگ کا مقام ہے۔ اس پر دھیان کرنے سے یہ چکرا جاگ جاتا ہے۔ جنسی اور نفسیاتی تحریکوں کا مرکز ہے۔ یوگ سائنس کے ماہرین کا گمانی کہنا ہے کہ مٹی توانائی سے اس چکرا کا تعلق ہے۔

### 4۔ انارث یا ناتھا چکرا

اس چکرا کا تعلق قلب سے ہے۔ یہ آگ سے لطیف عنصر ہوا کا مقام ہے۔ اس کے جاگ جانے سے خواہش مند متعلق کرنے والے کو دنیاوی نعمتیں اور بے لوث عشق کرنے والے کو یوگ سمی (روحانی کمال) حاصل ہوتی ہے۔ اس چکرا پر عادی ہو کر آپ اپنی تمام روحانی، جسمانی اور نفسیاتی تحریکات پر قابو پا سکتے ہیں۔ یہ چکرا یوگ سائنس کے ماہرین کے نزدیک قوت و توانائی کا منبع ہے۔

### 5۔ وسدیا و شودھا (وشدھی) چکرا

اس کی جگہ نڈا کی نالی سے ملتی ہے۔ اس چکرا کا تعلق معلق سے ہے۔ یہ پانچوں عناصر میں سب سے لطیف عنصر آسمان کا مقام ہے اور اس پر دھیان کرنے سے یہ چکرا جاگ جاتا ہے۔ جس سے از حد سکون، لطف اور علم حاصل ہوتا ہے۔ پرانا یا م یعنی سانس کی مشقوں میں اس چکرا کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

### 6۔ اجن یا اجنا (آسمانی) چکرا

یہ چکرا دونوں ابروؤں کے درمیان ناک کی جڑ کے نیچے ہوتا ہے۔ سبھی چکراز کے جاننے سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ سب اس ایک چکرا کے جاگ جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا تعلق براہ راست دماغ سے ہوتا ہے اس لئے اس یہ چکرا دیگر چکراز سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ چونکہ انسان کے پانچوں حواس دماغ کے تابع ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ چکرا تمام چکراز کا سردار

کہلاتا ہے۔ یوگ سائنس کے ماہرین کے مطابق تمام انسانی ایجادات اور ارتقائی منازل اسی پیکرا کی مرہون منت ہیں۔ ملکوت گیتا میں بھی اسی پیکرا پر دھیان لگنے کا بیان ہے۔ یہاں دھیان لگا کر روح اور خدا کا ملاپ ہو کر دونوں ایک دس ہو جاتے ہیں اور قوائے عظم اور قوائے نفیس کا کام ختم ہو کر اسے سب طرح کی قابلیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تمام پیکرا سے ہوتے ہوئے آخر میں دھیان کو سہارا پیکرا میں لے جاتے ہیں۔ یہاں پر مشق کرنے والے کا خلق باہر کی دنیا سے ہٹ جاتا ہے اور دریافت کرنے والا اپنے اندر ہی ٹھوہوتا ہے۔

## 7۔ سہارا پیکرا

یہ پیکرا سب پیکرا کا مرکز ہے۔ یہ دماغ کے پیچھے بچ ہوتا ہے اور یوگ توانائی کا تاج کہلاتا ہے۔ سہارا کا مطلب ہے۔ ”بزار چپوں کا کنول“ عام طور پر یوگ سائنس میں اسے پیکرا نہیں گنا جاتا کیونکہ یہ ”سہارا قوت“ کنڈانیائی کی منزل کہلاتا ہے۔

یوں تو سب ضرورت الگ الگ پیکرا پر دھیان لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن سب سے آسان اور پُر اثر دھیان تو کثیف عنصر زمین کے مقام سے شروع کر کے بتدریج سہارا پیکرا تک پہنچنا چاہئے۔ اور پھر وہاں سے بتدریج ایک ایک کر کے واپس مول دھار پیکرا پر آنا چاہئے۔

## روپ استھ دھیان

اپنے اندر کی نظر سے اردوؤں کے درمیان میں دیکھنے کی مشق کرتے ہیں۔ سسے پہلے وہاں پر چھوٹے چھوٹے آگ کے شعلے سے دکھائی دیتے ہیں۔ اُس کے کئی دنوں کے بعد وہاں ایک چراغ کی جیسی مہل رہی ہو ایسا دکھائی دیتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ حالت رہنے پر چہ انھوں کی مالا جیسے مہل رہی ہو ایسا دکھائی دیتا ہے۔ اُس کے بعد ستاروں کی مالا ایسے چمک رہی ہوتی ہے جیسے بجلی کوئی جلی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بہت سے چاند اور سورج آسمان میں دکھائی دے رہے ہوں یا ایسا لگتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں میں کروڑوں ڈر سے چمک رہے ہوں۔ یہ سب اور اس کے علاوہ بھی بہت سے نظارے یوگ سادھنا (ریاضت) کی ترقی کے مظہر ہیں۔

## رُوپا تیت دھیان

یہ دھیان سب سے زیادہ اہم دھیان ہے۔ اس میں دھیان کرنے والا اپنے خودی میں یکسو ہو کر آخوں پھر سہارا پیکرا میں دھیان کرتا ہے۔ یہ دھیان کی آخری اور سادھی (محریت) کی پہلی حالت ہے۔

## کنڈانیائی شکتی کیا ہے؟

چانچ ہزار سال قبل ماہرین یوگ سائنس نے سراغ لگایا کہ ہماری ریڑھ کی ہڈی کے نیچے حصے میں ایک نامکن کنڈانی مارے پڑی سوری ہے۔ اس نامکن کی شکل شفتی بتائی جاتی ہے۔ یوگ کی مختلف ریاضتوں اور مشقوں کے ذریعے جب اس پر ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ جاگ اٹھتی ہے اور جاننے کے بعد وہ نروس Nerves کے ذریعے ریڑھ کی ہڈی کے راستے دماغ کی طرف ”سہارا پیکرا“ سے ملاپ کے لئے ٹھوسر ہو جاتی ہے۔ یہی نامکن دراصل دوپہ اسرار قوت ہے جو یوگ سائنس کی اصطلاح میں ”کنڈانیائی شکتی“ کہلاتی ہے۔ کنڈانیائی جب سہارا پیکرا تک پہنچ جاتی ہے تو یوگی کے قلب کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس میں مشاہدے اور معائنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

جدید سائنسی ریسرچ اس بارے میں ہمیں بتاتی ہے کہ ہر انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے نیچے حصے میں مثبت بجلی کا ذخیرہ ہوتا ہے اور دماغ کے بالائی حصے Cerebral Region میں مثبت بجلی Positive Electricity مقیم ہوتی ہے۔ یوگ کی مختلف ریاضتوں اور مشقوں کے ذریعے ان دونوں مرکز کو اعصاب کے ذریعے ملا دیا جاتا ہے جس سے ایک پراسرار برقی توانائی پیدا ہوتی ہے بالکل اسی طرح جیسے بجلی کی شفتی اور قوت کو ایک خاص ترتیب سے مال کر بجلی کے بلب کو روشن کیا جاتا ہے۔ سائنسدانوں نے اس برقی توانائی کو پیزو الیکٹریسیٹی Piezo Electricity کا نام دیا ہے۔ یہی وہ توانائی ہے جو قوت کا ذخیرہ ہے۔ اسی توانائی سے استفادہ کر کے انسان سپر چوک پاورز ماسٹر اور برتر انسان بن جاتا ہے۔

## کنڈ انی فنی

ہندومت کے جٹ یوگ اور راجہ یوگ کے تمام آسنوں اور مشقوں کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان کی ریزہ کی ہڈی کی جڑ میں رُوح حیات "کنڈ انی فنی" سرینٹ پاؤر یا شعلہ رُوح کا گھر تسلیم کیا گیا ہے۔ جو عظیم طاقتور نگ کی طرح کنڈ انی مارے بیٹھی ہے۔ انسان کی ریزہ کی ہڈی اور حرام مغز کا حصہ جذبات، جبلت اور اشعوری ک حیرت انگیز قوتوں کا خزانہ ہے۔ ریزہ کی ہڈی کی نلی میں بہت سے پکڑا "عصبانی سچے" پائے جاتے ہیں ان پکڑوں یا پکڑا ز میں رُوح حیات مسلسل گردش کرتی رہتی ہے لیکن اس رُوح حیات کا بہت بڑا حصہ پشت کے نیچے حصے میں محفوظ اور غیر مستقل حالات میں پایا جاتا ہے۔ راجہ یوگ اور ماہر اعلیٰات کے نظریے کے مطابق اگر ہم ارگاز توجہ مراقدہ ریاضت اور سانس کی مشقوں "پرانایام" یا "قبولی طرہ بخش" کے ذریعے اپنی رُوح حیات یعنی کنڈ انی فنی کو چک لیٹس کو اپنے نورانی جسم "ہمزاد" نادیہ ویکر کو شعوری طور پر تابع فرمان بنا سکتے ہیں۔ کنڈ انی فنی کو بیدار کر لیا جائے تو یہ پچن بھلائے نگ کی طرح ہو جاتی ہے۔

"راگی" ماہرین کی اصطلاح میں ناف سے دو تھن "انگل" نیچے جسم کا مرکز ہے۔ جاپان میں اس مرکز کو "تاندن" کہا جاتا ہے۔ تھن میں یہ "کان تھن" کہلاتا ہے۔ تھن اور جاپان میں "تاندن" کو جسم کا مرکز مانا گیا ہے۔ یہ وہ مرکز ہے کہ جہاں سے انسانی جسم کی "قوت حیات" عمل کرتی ہے۔

## یوگ سائنس کی ایک خاص مشق یا تھا یوگ

ہاتھ یوگ مختلف مشقوں کے ذریعے انہما دی جاتی ہے جس کا بنیادی مقصد جسم کے ذریعے ذہن پر اثر انداز ہو کر کائناتی قوتوں کو بیدار کرنا ہے ہاتھ یوگ میں "ہا" سے مراد سورج اور "تھا" سے مراد چاند ہے۔ یوگ کا مطلب "حاپ" چنانچہ ہاتھ یوگ کا مطلب سورج اور چاند کا ملاپ ہے۔ سورج مثبت توانائیوں Positive Force کا منبع ہے اور چاند منفی توانائیوں Negative Force کا۔ ہم جانتے ہیں کہ انسان کی ریزہ کی ہڈی کے نیچے حصے میں منفی بجلی کا ذخیرہ ہے جسے

یوگ سائنس کی اصطلاح میں "کنڈ انی فنی" کہتے ہیں اور دماغ کے بالائی حصے Cerebral Region میں مثبت توانائی جمع ہے۔ ہاتھ یوگ کا بنیادی مقصد مختلف مشقوں اور ریاضتوں کے ذریعے انسان کی ان منفی اور مثبت توانائیوں کا ملاپ کرنا ہے۔ کیونکہ بجلی کا بلب اسی وقت روشن ہوتا۔ جب منفی اور مثبت کرنٹ کا ملاپ ایک خاص ترتیب سے ہو۔ چنانچہ انسانی جسم میں الگ الگ دی ہوئی ان منفی اور مثبت قوتوں کو ہاتھ یوگ کی مختلف مشقوں کے ذریعے ایک خاص ترتیب سے ملا دیا جاتا ہے تو لامشوری درپے عمل جاتے ہیں اور انسان کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

## یوگ سائنس

یوگ کا جسم کی فنی اور جسمانی تیار یوں کو دور کرنے کا ضامن ہے۔ یوگ انسان کی فنی اور جسمانی صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے، شخصیت کو پرکشش بناتا ہے عمر میں درازی لاتا ہے۔ یوگ نہ صرف نوجوان طبقہ کے لئے بلکہ زیادہ عمر وار بچوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ یوگ سے انسان کی ہڈیاں اور عضلات مضبوط، طاقتور اور نشوونما حاصل کرتے ہیں، یوگ کے لغوی معنی ملاپ، یکجا کرنا ہے۔ یوگ کے یہ معنی بھی ہیں کہ یوگ نفسی اور فزیکل دو پہلوں سے یوگ 5,000 سال سے بھی پرانا سائنسی فن ہے جسے انسان روز بروز ازل سے جانتا تھا۔ یوگ دماغ کی غذا ہے۔ یوگ سے جسم اور دماغ سے ایسے قدرتی کیمیائی ریلیز ہوتے ہیں جس سے انسان کو کھل سکون ملتا ہے۔ یوگ نہ صرف جسمانی ورزش ہے بلکہ مراقبہ بھی ہے۔ پہلے تو یوگ انسانی ذہن رُوح اور جسم میں ہم آہنگی لاتا ہے۔ پھر انسان کا رابطہ کائناتی فوقی اشعرت قوتوں سے قائم کر دیتا ہے۔ انسان میں جو بڑبڑت دماغی قوتیں ہیں اور ریزہ کی ہڈی میں جو طاقت ہے۔ اسے کنڈ انی فنی کہتے ہیں اس کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور کے علاوہ یوگ انسان کی روحانی طاقتیں بیدار کر دیتا ہے۔

## یوگ سے حاصل ہونے والے فوائد

تھام اہتمام کی کئی تیار یوں کو کھل طور پر ختم کر دیتا ہے۔ مثلاً اسرہمیس و میزائیت

## انسانی ہاتھ اور سات قسم کی توانائیاں

(قوس قزح کے سات رنگ)

انسانی ہاتھوں کی جب کرلین تصویر اتاری گئی تو یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ ہاتھ میں

قوس قزح کے رنگ موجود ہیں۔

اکھٹ شہادت جسے پاسسزلی میں انگشت مشتری کہا جاتا ہے اس کے گرد نیلے رنگ کا ہالہ ہے۔

درمیان الہی یعنی اکھٹ زحل کے گرد گرے جاشی رنگ کا ہالہ ہے۔

اس کے برابر والی الہی یعنی اکھٹ شمس کے گرد سرخ رنگ کا ہالہ ہے۔

اور سب سے آخر والی الہی چھٹیا یعنی اکھٹ عطارد کے گرد ہز رنگ کا ہالہ ہے۔

اگلو شمس کے نیچے زہرہ کا اہمار ہوتا ہے اور اس کے بالے کارنگ جاشی ہے۔ زہرہ کے اہمار کے

مقابل اور چھوٹی الہی کے نیچے قمر کا اہمار ہے جس کے گرد نارنجی رنگ کا ہالہ ہوتا ہے اسی طرح مریخ

کے اہمار کے گرد زرد رنگ کا ہالہ ہوتا ہے۔

## کائناتی توانائی

چینی روایات میں کائناتی توانائی کے حصول کے لئے یین اور یاگ توجوں کی اہمیت

جیان کی جاتی ہے۔ چینی لغت میں Yin کا مطلب ”نرم“ اور Yang کا مطلب ”سخت“ ہے۔ نرم

سے مراد کائنات کے کثیف اور یاگ سے مراد کائنات کے کثیف پہلو ہیں۔ چینی روایات کے مطابق

یین یاگ تو جس برہ کائنات میں موجود رہتی ہیں۔ کائنات کا کوئی حصہ ان سے خالی نہیں مثال کے

طور پر ایک بچہ کی تربیت مثبت فطرت پر نہ کی جائے تو خفی طرز فکر اس پر غالب آکر اس کے مثبت

الفاظ کو برائی پر آمادہ کر سکتی ہے دوسرے لفظوں میں یاگ کی عدم موجودگی میں یین غالب آجائے

گی۔ اسی طرح یین کی عدم موجودگی میں یاگ قوت غلبہ پانے پر با اختیار ہو جائے گی۔ یین عناصر

کائنات میں رات، اندھیرا، جھوٹ، برائی وغیرہ وغیرہ کی صورت میں ہیں جب کہ یاگ عناصر

دن، روشنی، سچائی، اچھائی، خوشی وغیرہ وغیرہ ہیں یہ دونوں قوتیں بھی یکساں نہیں ہو سکتیں اچھائی

ہمیشگی اور بھوک کی کمی۔ نظام جنس کی بیماریاں مثلاً پیمپھروڈ کی ناقص کارکردگی ٹھیک کر دیتا ہے۔

دل اور خون کے امراض ٹھیک کر دیتا ہے۔ دل کی تیزی، بے لگپی، ہستہ وغیرہ گردوں اور مثانہ کی

بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ چھٹی بیماریاں مثلاً نامردی، استحلام، سرعت انزال اور ہر قسم کی کمزوری کو

دور کر دیتا ہے۔ خواتین و حضرات کو مخصوص امراض سے نجات دیتا ہے۔ جوڑوں اور کمر کے

درد سے نجات دلاتا ہے۔ بچوں کی کمزوری اور تھکاؤ دور کرتا ہے۔ جگر کی بیماریاں کو مکمل ٹھیک کرتا ہے

اس میں تاڑی لاتا ہے۔ اور دیگر صاف خون بناتا ہے۔ مونپا سے بریلے جلد نجات دلاتا ہے۔

کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کنٹرول کر دیتا ہے۔

## انسان کے گرد روشنیوں کا ہالہ

اگر کرلین طریقے سے فوٹو لیا جائے تو جسم انسانی کے مختلف اعضاء کے گرد مختلف رنگوں

کا ایک ہالہ نظر آتا ہے۔

1۔ سر کے اہمار کے پاس گہرا جاشی رنگ

2۔ پیشانی کے پاس جاشی رنگ

3۔ کھوپڑی کی جڑ کے پاس نیلا رنگ

4۔ دل کے اطراف میں ہز رنگ

5۔ پیٹ کے آس پاس زرد رنگ

6۔ کمر کے پاس نارنجی رنگ

7۔ ریز کی ہڈی کے ارد گرد سرخ رنگ۔

اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سات مرکز قوس قزح کے ساتوں رنگ منتشر

کرتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یوگ سائنس میں جن سات پیکارا ذکر کیا جاتا ہے جہاں

قوت حیات موجود رہتی ہے ان کا مقام بھی یہی ہے۔

برعکس برائی یعنی Good Against Bad کے تحت ان دونوں قوتوں کا انکڑ آپس میں لگنا رہتا ہے۔

### بین یا نگ اور دائرہ

جب چینی مفکروں نے ان قوتوں کی ظاہری شکل بتانا ضروری خیال کیا تو ایک دائرہ بنایا اور اس میں انگریزی حرف "S" بنا کر دائرے کے دوسرے کراڈے ایک حصے کو گہرا اور دوسرے کو ہلکا رنگ دے دیا گہرا رنگ بین اور ہلکا رنگ یا نگ کی علامت ہے لیکن دائرہ ہی کیوں؟ مثلث مکعب وغیرہ کیوں نہیں چینی ماہرین نے فطرت کی کائنات حقیقتاً گول ہے اس کی کھینچائیں گول ہیں، کھینچاؤں کے سورج گول اور ان کے گرد سیارے دستارے گول ہیں، سیاروں کے مدار گول ہیں سیاروں کا پانی ہوا میں معلق ہو کر گول صورت اپناتا ہے، پانی کا قطرہ گول اس پانی کی بنیاد پر پھیرا گیا انسان ایسی آگھر رکھتا ہے جس کا ظاہر گول ہے، انسان کا Aura گول ہے، پانی میں بخور گول بنتا ہے لہذا چینی مفکرین سمجھتے ہیں کہ کائنات دائرہ پر تخلیق کی گئی ہے۔

### بین یا نگ اور انسان

بین کے ثبوتی حصے کے لوگ اس تصوری کے ہائی ہیں مگر اس کی عملی وضاحت چینیوں نے کی انہوں نے بین یا نگ قوتوں کا توازن برقرار رکھ کر ابدیت حاصل کرنے کی مشقیں کیں۔ ہونہی چینی ماہرین نے ان قوتوں کے مطابق اندرونی و روحانی طاقت "چھی" کی بنیاد رکھی یہ وہی چھی ہے جو یونانی میں "ہیڈو" مسکرت میں "نروان" جاپانی میں "کھی" انگریزی میں Inner Strength اور ہمارے یہاں روحانی قوت یا سپر چیکل پاور کہلاتی ہے تمام مشقوں میں ناف سے تین انچ نیچے اور تین انچ اندر کا مقام "تان چن" صحیح ہے، "ظہر یا گیا کیونکہ یہی جسم کا تیزابی مرکز Centre of gravity ہے۔ قوت حیات Prana سورج سے اور دیگر توانائی کے ذریعے سے انسان کو ملتی ہے لیکن سورج ہی سے کیوں؟ دراصل سورج یا نگ قوتوں کا مرکز ہے یعنی روشنی، چشم گرمی وغیرہ کی باہمی شکل اور چینی نظریہ کے مطابق انسانی روح بھی یا نگ یا مثبت روشنی سے

مرکب ہے چنانچہ یا نگ قوت ہمیشہ یا نگ شے ہی سے طاقت پاتی ہے اور بین ہمیشہ بین سے۔ یا نگ اور بین کبھی براہ راست ایک دوسرے سے طاقت نہیں پاسکتے لہذا روح سورج سے براہ راست بذریعہ عملی انکڑ آپس سے طاقت پاتی ہے۔

یہاں یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ آخر "نروان" اور "پران" میں کیا فرق ہے؟ دونوں ہی یا نگ قوت ہیں تاہم نروان روح کی طاقت اور پران جسمانی فعلیات کی قوت ہے مگر دونوں ہی قوتیں بذریعہ روح منتقل ہوتی ہیں۔ چینی ماہرین نے انسان میں نرم اور سخت پہلوؤں کو نکالنے کے ان کے مطابق انسان کے دائیں، سامنے، اندرونی اور سر کے حصے یا نگ اور بائیں، پیرونی اور سر کے حصے تمام ہیں۔ روحانی قوتیں انسان میں دائیں طرف بہر اور سامنے کے حصوں سے داخل ہوتی ہیں جب کہ بین قوتیں اس کے برعکس ہیں۔ بعد از مرگ انسان باقی طرف ایک نورانی روشن ہالہ دیکھتا ہے جس میں واسطے کے بعد وہ ایک ماورائی دنیا کا مستقل حصہ بن جاتا ہے غور فرمائیں یہ دائرہ "دائیں" جانب کہلاتا ہے۔

حضور پُر نور حضرت محمد ﷺ نے مسلمانوں کو دہائی کروٹ سونے کی تعلیم فرمائی ہے۔ نیلچہ خیر آدمی اپنی بائیں طرف پہننے والی مثبت قوتوں کی طرف اپنے سامنے حصے کی مثبت قوتوں کا پیرن Connect کر کے نہ صرف بحالت نیند روحانی سفر میں مثبت قوتوں کا سہارا لے سکتا ہے بلکہ وہ اس عمل سے شراب روشنی بھی دیکھ سکتا ہے اور یوں شیطانی قوت اور منفی قوت کو زور ہونے کے سبب نقصان پہنچانے سے روک سکتا ہے اس طرح جب ہم اپنا سر شمال اور پیچ جنوب کی جانب رکھ کر سوتے ہیں تو شمال سے آنے والی یا نگ طاقتیں (عاطفی شعلہ) ہمارے سر کی یا نگ قوتوں سے مل کر سر سے پاؤں تک پورے جسم میں ایک Wave (گہر) کی صورت میں سفر کرتی ہیں اور پاؤں تک جاتے ہیں یہ پاؤں میں تمام جسم کی جمع شدہ فاسد Yin قوتوں کو باہر جنوب کی جانب نکال دیتی ہیں یہ قوتیں جنوب کی جانب موجود بین طاقتوں میں جذب ہو جاتی ہیں مگر جب ہم شمال کی جانب پاؤں اور جنوب کی طرف سر رکھ کر سوئیں تو تمام دہائی اور جسمانی نظام

نوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگتا ہے اور انسان کے اوپر اس کے بہت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ شمالی قطب یا ٹانگ اور جنوبی قطب میں قوتوں کا اخراج کرتا ہے یا اس شمالی رخ ہونے کی وجہ سے یں طاقتوں کو تحلیل کر جسم و روح داخل ہو جاتی ہیں مگر جیسے ہی سر کی یا ٹانگ قوت سے خام حالت میں نگرانی ہیں تو وہاں صورتحال ایسی پیدا ہوتی ہے کہ یا ٹانگ قوتیں ان خام قوتوں سے ٹکراؤ سے ایک خاص وقت کے بعد متحد ہو جاتی ہیں نتیجہ میں تمام قوتیں جسم انسانی میں قید رہ جاتی ہیں۔

جلدی سر میں مختلف نوع کی قوتوں کا ایک سلسلہ چل رہا ہے اور نتائج کے نرے نکلتے ہیں تمام جسم کو کنٹرول کرنے والا دماغ ایک حلقوں کی نظر ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے اور جب دماغ ہی ناکارہ ہو گیا تو سمجھیں کہ چلتی گھڑی کا تیل ناکارہ ہو گیا۔ یں یا ٹانگ طاقتوں کا یہ سیلاب اس طرح پیدا رہتا ہے کہ دونوں طاقتیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ براہ راست ایک دوسرے سے توانائی یا ٹیمن ان دونوں کے ملاپ سے کسی ایک کو توانائی نہیں ملتی یا تو دونوں تباہی کا شکار ہو جاتی ہیں یا ایک نئی خام قوت تشکیل دے کر مصلحت توانائی کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ایسی صورت ہو کہ انہم میں نیوٹران کی ہوتی ہے کہ وہ غیر متکثر ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح یہ خام طاقت بالکل بے کار ہوتی ہے۔

### عصر سے مغرب کے درمیان سر ڈھانچ کر نکلو

پرانے زمانے میں لڑکیوں کو خصوصاً یہ تلقین کی جاتی تھی کہ عصر مغرب کے درمیان سر ڈھانچ کر نکلو۔ خصوصاً صبح پر کھڑے نہ جاؤ۔ اس واقعہ کی توجیہ بعض بزرگ یہ بتاتے ہیں کہ اس وقت سر ڈھانچے بغیر کھلے آسمان یا صبح پر جانے سے آئینہ کا اثر ہو جاتا ہے یا اس وقت آسمانی لائیں نازل ہوتی ہیں جو بھی صبح پر جائے اس سے یہ لائیں چٹ جاتی ہیں۔

اگر حقیقی نگاہ سے دیکھا جائے تو بزرگوں کی اس بات میں واقعی شک ہے کہ عصر مغرب کے درمیان کھڑے نہ لگا جائے مگر اس کی وجوہات بتائی جاتی ہیں وہ قابل توجیہ ہیں۔ روحانی بزرگ فرماتے ہیں عصر کے وقت تقریباً ہر شخص کی طبیعت میں جرم یا باطنی اضمحلال کا احساس

پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین و طرح گردش کر رہی ہے ایک بخوری اور دوسری طولانی بخوری گردش سے دن اور رات کے حواس ہیں۔ عصر کے وقت کیا ضحلال کا تعلق انہی حواس سے ہے۔ عصر کے وقت دن کے حواس کی گرفت ست ہونے لگتی ہے۔ اتنی ست کہ حواس کے اوپر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ عصر کا وقت (دن اور رات کے) دونوں حواس کے درمیان ایک ہلے ہے۔ اس وقت زمین سے ایسی لہر کا اخراج ہوتا ہے کہ لاشعوری تحریکات پیدا رہو جاتی ہیں اور ابدائی مخلوق دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر انسان اس سے مانوس یا اسے کسی روحانی استاد کی رہنمائی حاصل نہ ہو تو یہ چیز تجزیہ میں چلی جاتی ہے۔ اور جب یہ غیر مانوس مشاہدات اور اس کے اثرات بندہ پر ہوتے ہیں تو عموماً اسے آئینہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ہمارے سر کے بال ایک طرح کے فرامیٹھ ہیں۔ اگر سر ڈھانچ کر نکلا جائے تو یہ لہر اپنا اثر نہیں دکھائی اور نگاہ غیب میں نہیں دیکھتی۔ ہمارے ہاں عموماً لڑکیوں کو اس وقت سر ڈھانچنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ تاہم کمزور شعور کے مردوں پر بھی یہ لہر اسی طرح اثر کر سکتی ہے جیسے خواتین پر۔

### نظر لگ جانا

نظر لگنے کا نظریہ پرانی روایات کا خاص حصہ ہے۔ اگر کسی بچے یا بڑے فرد کی طبیعت خراب ہو جائے اور دوا لینے کے باوجود صحیح نہیں ہو تو بزرگ کہتے ہیں کہ اسے نظر ہو گیا ہے۔ زعمہ افراد ہی نہیں بلکہ جانوروں، پودوں، نگارہ ہار، حسن و جنت، ہال اور کار بار تک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان تمام چیزوں کو نظر ہو جاتی ہے۔ لہذا پتہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کا ایک بڑا تعلیم یافتہ طبقہ اس پر یقین نہیں رکھتا اور ان باتوں کو توہمات اور فرسودہ روایات قرار دیتا ہے۔ نظر لگنے کی روایات میں بھی بہت بے شکست نکات موجود ہیں۔

سپر چرکل سائنس کے مطابق ہر مادی جسم کے اوپر روشنیوں کا جسم موجود ہوتا ہے جسے جسم مثالی کا نام دیا گیا ہے۔ جسم مثالی میں مختلف رنگوں کی روشنیوں روڈ بدل ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے مادی جسم میں تمام تقاضے، جذبات اور احساسات جسم مثالی ہی سے نزل کے آتے

ہیں۔ روشنیوں کی ترتیب خیالات و احساسات کو جنم دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے مادی جسم پر کوئی بیماری حملہ آور ہو جائے تو اس کی بنیادی وجہ بھی جسم مثالی میں روشنیوں کی ترتیب میں خلل اعلازی ہوتی ہے۔ جیسا کہ نائل سائنسز کے مطابق ہر مادی جسم جسم مثالی کی وجہ سے اپنا وجود رکھتا ہے ہر شخص کے جسم مثالی کی روشنیاں دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخص غیر معمولی جذبات کے ساتھ دوسرے پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو اس کے جسم مثالی کی روشنیاں مخالف کی روشنیوں میں خلل ملط ہو کر ان کے توازن میں خلل اعلازی کرتی ہیں۔ یوں اس کے جسم پر بھی اثر ہوتا ہے اور متعلقہ شخص یا شے میں تبدیلیاں آنے لگتی ہیں اسی کو نظر گنتے کہیں۔ نظر گنتے سے اگر کوئی بیماری ہوگئی ہے تو صرف اس بیماری کا رواجی علاج کافی نہیں۔ اس لیے رواجی علاج کے ساتھ نظر گنتے کا علاج بھی ہونا ضروری ہے کیونکہ تکلیف کی اصل وجہ نظر گنتا ہے، بیماری تو محض تکلیف ہے۔

### قطب کی طرف ہیر مت کریں

یہ بھی پرانی روایات کا مشہور مقولہ ہے کہ ”قطب کی طرف ہیر مت کرو“ اس کی وجہ موجودہ دور کے اکثر بزرگوں کو بھی معلوم نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کبھی اپنے بزرگوں اور بزرگوں سے سنتے آئے ہیں۔ روحانی اسلاف کا بیان کردہ ہکتھ سینہ بزرگوں۔ کھٹھکے ادوار میں منتقل ہوتا گیا اور کہنے والے کا حوالہ بھی درمیان سے حذف ہو گیا۔ آئیے اس کی توجیہ کرتے ہیں یہ ذہن میں رہے کہ قطب سے مراد مثالی قطب یا شمال رخ ہے اور اس کی طرف ہیر نہ کرنے کی چاہت رات کو سوتے وقت کی جاتی ہے۔ پچھلی طور میں ہم نے بتایا کہ زمین محوری اور طولانی گردش کر رہی ہے۔ محوری گردش سے دن یا رات کے حواس بنتے ہیں۔ جبکہ طولانی گردش سے روحانی حواس۔ طولانی گردش کا منبع شمال رخ ہے۔ اس رخ کی طرف متوجہ ہونے سے روحانی صلاحیتیں بیدار ہو سکتی ہیں۔ چونکہ سوتے وقت بندہ لاشعور یا روحانی حواس کی طرف متوجہ ہوتا ہے چنانچہ بتایا جاتا ہے کہ ہیر شمال کی طرف نہ کرو بلکہ سر اس طرف ہونا چاہئے تاکہ اس سمت سے آنے والی لہروں کا دماغ میں اتحاد اب بآسانی ہو سکے۔ چنانچہ رات کو سوتے سے پیشتر اس بات کا خیال

رکھنا بہت سودمند ثابت ہوگا۔

### کبھی مٹی پر ننگے ہیر چلو

یہ بری مشہور پرانی روایت ہے کہ ”بھار ہو جائے تو کبھی مٹی پر ننگے ہیر چلو“ دونوں باتوں اور ہیروں کے ٹکڑوں کو کسی کپڑے سے لگڑو“ ہمارا جسم ایک طرح کا الیکٹریک بیکٹاک پول ہے جیسا کہ ہم نے پچھلی طور میں بتایا کہ جسم مثالی روشنیوں سے بنا ایک جسم ہے جو چاروں اطراف سے ہمارے مادی جسم کے اطراف کو اپنی نگاہ ہوتا ہے۔ اس جسم کی روشنیاں ہی ہمارے جذبات تشکیل دیتی ہیں۔ ان روشنیوں کا فطری بہاؤ ہمیشہ متحرک رکھتا ہے نیز نائل حالت میں روشنیاں سر سے داخل ہو کر ہیروں کے ذریعے اترتے ہو جاتی ہیں۔ یہ روشنیاں مختلف رنگوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اگر جسم میں سرخ رنگ روشنیوں کی زیادتی ہو جائے تو ہم بھار میں جھکا ہو جاتے ہیں۔ نظر یہ رنگ دلو روشنی میں اس کا علاج یہ ہے کہ ان روشنیوں کو زمین میں اترتے کر دیا جائے۔ اس لئے ہمیں بزرگوں کے ذریعے اپنے روحانی اسلاف کی یہ تجویز چلی ہے کہ بھار کے مریض کو کبھی مٹی پر ننگے ہیر چلایا جائے تاکہ روشنیاں زمین سے اترتے ہو جائیں۔ نیز اگر یہ عمل صبح کے وقت کیا جائے تو زیادہ بہتر نتائج ہمیں ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ دن بھر میں کبھی مرتبہ ہاتھوں اور ہیروں کے ٹکڑوں کو کسی کپڑے سے لگڑیں تاکہ ان کے سمات سے سرخ رنگ روشنیاں جسم سے باہر نکل جائیں۔

### خوشی خوشی کھانا پکاو

یہ ہدایت گہری بڑی پوزھیاں عموماً امور خانہ داری میں مصروف خواتین کو دیا کرتی ہیں اور اس کے پیچھے یہ حکمت بتائی جاتی ہے کہ کھانا مزہ آرا اور لذیذ پکنا ہے۔ ماڈرن ذہن کے بعض لوگ اسے اخلاقی تعلیم کا محض ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا ٹوکہ روحانی دستانہ اس بات کا حامل ہے۔ ہمارا جسم مثالی جن روشنیوں پر مشتمل ہوتا ہے یہ روشنیاں صرف ہمارے اوپر ہی اثر نہیں ڈالتیں بلکہ ماحول پر بھی اس کا بھر پور اثر پڑتا ہے کسی روحانی بزرگ کی صحبت میں چکچکتی ہی تحفظ اور سکون کا احساس ہوتا ہے۔ کسی بڑے کردار شخص کے پاس سے طبیعت بھاگ جانے پر مضر ہوتی



ہے ایسا اکثر اس وقت بھی ہوتا ہے جب نہایت وحیدہ ذہن کا شخص سامنے موجود ہو۔ حساس طبیعت لوگ اس بات کو آسانی سے محسوس کر لیتے ہیں۔ اس بات کا تعلق بھی جسم مثالی کی روشنیوں سے ہے۔ جب روشنیاں تخریب کی طرف مائل ہوں تو بندہ کو اس پاس کے ماحول میں باگواری پھیل جاتی ہے اور اگر تنگی کی طرف رجحان ہو تو ماحول میں بھی سکون رچ بس جاتا ہے۔ غرض ان لہروں کا اثر ماحول اور افراد پر بڑا گہرا پڑتا ہے۔ جو خواتین نہایت خوش کن سکون آور اور محبت بھرے جذبات کے ساتھ کھانا پکاتی ہیں تو کاحال یہ لہریں پورے کچن خصوصاً جس جانب اس کی قویہ مرکوز ہوتی کھانے میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس تصور کو یوں مزید جلا بخشنے کے لیے ایک ٹونکا مزید بتایا جاتا ہے خواتین خاند کے لیے یہ ٹونکا حاضر ہے۔ اس کو استعمال کر کے اس کے ثمرات حاصل کریں۔ جب کھانا پکادی ہوں تو اپنی زندگی کا اچھے اور دلچسپ لمحات کو ذہن میں لائیں۔ ایسے واقعات جن کو یاد کر کے بے اختیار ہنسی آجائے یا طبیعت میں سرشاری کے جذبات عود کر آئیں۔ کھانے میں کھلیر یا چھچھلاتے وقت یہ تصورات آپ کے ذہن میں ہوں۔ تجربہ شہاد ہے کہ کھانا نہایت مزیدار اور لذیذ بنے گا۔

ایک ایک قوتوں کی ترقی کے لئے چینی ماہرین روحانیت نے چند مشقیں (ریاضیں) ترتیب دی ہیں آئیے ایک نظر ان مشقوں پر ڈالتے ہیں۔

### چھان یعنی مراقبہ

چینی لفظ Chaan کا مطلب غور فکر یا Meditation مراقبہ ہے۔ یہ عمل میمان دھیان والے عمل کی جدید شکل ہے مراقبہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام کا روضہ ہے اس عمل کے ذریعے ماورائی اور تخلیقی صلاحیتیں حاصل کر کے ان کو زندگی کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔ معبودیت صرف اللہ کی صفت ہے نظریہ اللہ ہی کی صفت ہے اور یہ صفت اس نے انسان کو اپنے کرم کے باعث عطا کی ہے۔ چین میں ماہرین اپنے شاگردوں کو اپنی باطنی مارکرسی کی خصوصیت اور دلکش منظر پر اپنی فکر مبدل کرنے کی تلقین کرتے ہیں اس مشق میں کامیابی کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ جسم روشنیوں

کے مخصوص بہاؤ سے پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے جب کہ دوسری صورت میں جسم سے زوہج الگ کر کے جب خواہش مقام کی زیارت کر کے آجاتے ہیں۔

### چھی کوئنگ (اندرونی طاقت کی تربیت)

یہ مراقبہ کی مانند آلتی باطنی میں کھڑے کھڑے یا پٹ کر یا (تائی چی) کی طرح قفس میں کی جاتی ہیں پیروں کے مقابلے میں بازوؤں اور ہاتھوں کی حرکات زیادہ ہیں تمام مشقوں میں توجہ ناف سے 2 انچ نیچے اور 2 سی انچ اندر موجود مقام "تان تھی ان Taan Thien" پر مرکوز رہتی ہے۔ بعض اوقات ناف ہی کو "تان تھی ان" کہتے ہیں۔ اس میں سانس کا عمل دخل ہوتا ہے۔

### شنگ ای (ذہنی نلکہ بازی)

یہ بھی تائی چیما جیہ فان ہے جس میں اضافہ نکول کا ہے مگر اس کی افادیت بھی تائی چیما جی شنگ ای میں بھی کا بہا Zig zag یعنی آڑ و حضار ہے۔

### پاکوآ (آٹھ ٹرائی گرام)

لڑائی کا یہ فن تائی چیما سے حشر سے فرق یہ ہے کہ آٹھ سطحوں سے آئے حملوں سے دفاع کا فن ہے اس میں ماورائی قوت اس قدر حاصل ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی اپنی "چھی" قوت میں ذہن کو Focus کر کے تین منزل غارت سے جھلا نکالے اور سرکار زرخ زمین کی چاہند رکھے تو گرنے پر اس کے سر پر سوائے گرد مٹی کے کوئی گزند یا چون نہیں آئے گی اس قوت کے ذریعہ معمولی دھکا مخالف کو کئی فٹ ہوا میں اچھالنے کی خاصیت رکھتا ہے چھی کا بہا Round ہے۔

### کی گوئنگ (Qigong)

کی گوئنگ دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ "کی" دراصل لفظ تو تائی ہے جو ہمارے جسم کو زندگی مہیا کرتی ہے جب کہ "گوئنگ" سے مراد وقت کا دوبارہ استعمال ہے یعنی "کی گوئنگ" میں لطیف توانائی کا دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کی گوئنگ کو کھو مارشل آرٹ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے

کراے مارشل آرٹ میں شامل کیا گیا ہے لیکن یہ صرف کھیل تک محدود نہیں ہے۔ یہ نظریہ پانچ ہزار سال پرانا ہے اور ایک روایت کے مطابق مہاتما کوتم بدھ نے بتایا تھا۔ اس وقت چین میں چھ کروڑ لوگ اس پر عمل کر رہے ہیں اور اس کی بدولت صحت مندرجہ کی، چینی آسودگی اور روحانی سکون حاصل کر رہے ہیں۔ کی گونگ کے مختلف اعزاز ہیں جن میں بھالت قیام، پیچہ کر اور لیٹ کر مشقیں کروائی جاتی ہیں۔ کوئی بھی مشق چار مراحل پر مشتمل ہوتی ہے جسمانی پوزیشن، حیاتی تحریک، سانس کی مشق اور دھیان، کی گونگ کے مختلف اسٹائل ہیں جن میں بدھ ص، ٹاؤسٹ، ملٹی، خوشبو پاتی اور مارشل کی گونگ شامل ہیں۔ جاپانیوں کے برعکس چینی ماہرین ۷ چند مزید اسٹائل متعارف کرائے ہیں جن میں فلانگ، کریں، سائڈ موڈ اور ٹریل وے گونگ شامل ہیں۔

### تائی چی (Tai Chi)

عموماً اسے بھی صرف مارشل آرٹ سے شروع ہی گردانا جاتا ہے حالانکہ یہ درست خیال نہیں ہے۔ "تائی چی" کا مطلب "عظیم لہر" ہے اس کا تعلق بھی باطنی نظام کو تحریک دینے والی مشقوں سے ہے۔ اس کے چند حصے آرام دہ نشست، سانس، ہاضما اور ترقیب وار حرکت، جسم کا توازن اور کنٹرول شامل ہیں۔ اس کے ذریعے جسم میں کائناتی توانائی کی گردش کو معمول پر لایا جاتا ہے، چینی کیسولی حاصل کی جاتی ہے اور روح کو قوت بخشی جاتی ہے۔ تائی چی کو تحریک مراقبہ بھی کہا جاتا ہے۔

### (Kinesiologist)

اس کو ہم جسم کی عقلی توانائی کا علم کہہ سکتے ہیں۔ اس کی بنیاد 1964ء میں امریکی ماہر خارج گنڈ ہارٹ نے رکھی۔ اس نے دریافت کیا کہ ہمارے جسم کے تمام عضلوں کا تعلق ایسے پوائنٹس سے ہے جن میں توانائی بہتی رہتی ہے۔ توانائی کی نہریں Medians خاص خاص پوائنٹس پر ان عضلوں سے ملتی ہیں۔ گنڈ ہارٹ نے بتایا کہ عضلوں میں حیاتی توانائی کی مقدار مثبت کرنا ممکن ہے۔

### طنی پٹھنی اور پٹنا نرم

طنی طریقہ کار میں ان دو علوم کو خاص مقام حاصل ہے۔ چینی ماہرین صبح وشام ان علوم کی مشقیں کر کے ساڑھے سال میں بھی بیس سال والے جوان کی شادی، جوانی اور تازگی رکھتے ہیں چینی ماہرین کسی بیمار کو ٹھیک کرنے کے لئے عمل کرتے ہیں تو خون کی ایک باریک گیرائی کے بعد مریض کے ہاک یا منہ سے نکلنے سے یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ وہ شفا یاب ہو گیا ہے کسی کی موت کا وقت نہ ہو مگر پھر بھی اس کی توانائی ختمی قوتوں کا فلکار ہو کر اس کے وجود کو اذیت دے رہی ہو تو اس کی پیچھے پر ہاتھ رکھ کر چند سیکنڈز میں اس میں مناسب قوت حیات منتقل کر دیتے ہیں۔ ان کے مطابق بھی (نروان) کیچہ کی پیش کش کے وقت اس کے جسم میں داخل ہوتی ہے اور بہت جلد مرگ ساتھ چھوڑ جاتی ہے اس کے برعکس "حیاتی قوت" مرد اور عورت کے جنسی مواد کے ملاپ (ابتداء عمل) سے شروع ہو کر مرد کے قبر میں دفنانے کے چند روز تک ساتھ رہتی ہے یہ اس قوت کا کمال ہے کہ مریض موت کے کچھ منٹ بعد تک لواحقین کی چٹخیں سنتا ہے، سوچتا ہے اور بولنا چاہتا ہے لیکن ایسا "حیاتی قوت" Prana کی موجودگی کے باعث ہوتا ہے۔

اس کا ثبوت Life Saving Machine نے دور جدید میں فراہم کر دیا ہے یہ مشین مردے کو آخری سانسوں کے وقت لگا دی جاتی ہے اور لواحقین دیکھتے ہیں۔ "حیاتی قوت" کی مضبوطی سے (باوجود روح نکل جانے کے) مردہ کبھی کوئی حرف ادا کرتا ہے کہ دیکھنے والا سکون سے خود کو یقین دلاتا ہے کہ یہ زندہ ہے مگر اس مشین کے باوجود ایک ہفتے بعد دل و دماغ، گردے اور دیگر اعضاء حتیٰ کہ چہرہ چھوٹے ہوئے لگتے ہیں کیونکہ حیاتی قوت معدوم ہونے لگتی ہے۔

### ایکونچنگ

چینیوں میں ایک اور طریقہ علاج "ایکونچنگ" بھی بہت مقبول ہے اس کے بانی قدیم چینی تھے انہوں نے دھاتوں میں پانچ اقسام کی دھاتوں کا کھوج نکالا اور ان دھاتوں سے انتہائی باریک اور لمبی سوئیاں خاص مقامات پر (عموماً جلد یا زہاد سے زیادہ رگیں) چھوئیں تو چند منٹوں

ہوتا ہے اور جھریاں ختم ہو جاتی ہیں اور بڑھی ہوئی عمر میں بھی چہرہ شاداب رہتا ہے۔

3۔ کھڑے ہو کر بائیں ہتھیلی ناف پر رکھیں۔ دائیں ہاتھ کی بڑی انگلی سے ریزہ کی ہڈی کے آخری مہرے پر دس سیکنڈ کے وقفہ سے مساج کریں۔ یہ بھی شرگ کا ایک اور پونکٹ ہے۔ اس مشق سے دماغ اور جسم کے درمیان لہروں کا رابطہ بحال ہو جاتا ہے۔ اس مشق سے منی قوت میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً نہ قوت ملتی ہے اور پرنیٹ کی تکلیف دور ہوتی ہے۔

4۔ سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ دائیں ہاتھ کو اٹھا کر بائیں ہاتھ کی جگہ اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی جگہ رکھ کر کراس بنا کر کھڑے ہو جائیں۔ اب دائیں اور بائیں کلائی کو کراس میں رکھیں اور ہتھیلیاں کھلی رکھیں۔ دایاں ہاتھ اوپر ہونا چاہیے۔ پانچ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اسی حالت میں رہیں اس سے خیالات کی بیلار سے نجات ملے گی اور سکون حاصل ہوگا۔ یہ مشق طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ ڈپریشن والے کریں تو ڈپریشن سے نجات ملے۔ اس کے ذریعے ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور حافظہ کی کمزوری سے نجات ملتی ہے۔ لسان یعنی بھول جانے کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ اور ہر نیکی ہوئی ہوئی چیز اور پڑھا ہوا سبق آسانی سے ذہن نشین ہوتا ہے۔

5۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر مٹھی بنالیں۔ اب ان کا رخ اوپر ہو گا اور مٹھن سینے پر مٹھی سینے کی۔ زبان کو تالو سے لگائیں اور گہرے سانس لیں۔ آنکھیں بند کر کے محسوس کریں کہ آپ کے تمام جسم میں توانائی گردش کر رہی ہے۔ اس مشق سے پیچھروں کو تھکوت ملتی ہے۔ دوسرے اور سانس کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگر گھبراہٹ انسان کرے تو پیچھروں کے امراض سے محفوظ رہے گا۔

6۔ سیدھے کھڑے ہو کر ایک ہاتھ کی پانچوں پوئیں دوسرے ہاتھ کی پوئوں سے قدرے دباؤ کے ساتھ ملائیں۔ پوئوں کے علاوہ ہاتھ نہیں جڑتے چاہئیں۔ زبان کو تالو سے لگا کر گہرے سانس لیں۔ یہ عمل بھی پانچ منٹ کا ہے۔ اس سے ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

میں مرض کی شفا پانی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ دراصل یا نگ دھات کی لہریں خون میں موجود یا نگ برقی رو سے ل کر ایک جال Net بناتی ہیں یہ نگ ہوتے ہوئے بیماری کے بنیادی مرکز کو ہلکا کر دیتا ہے یہ علاج انگلیوں سے قابل برداشت درد کی حد تک دباؤ ڈال کر بھی کیا جاسکتا ہے۔ دباؤ ڈال کر علاج کرنے کے طریقہ کو ایک پیکر پر لکھا جاتا ہے۔

### بہارِ لامل علوم کا خلاصہ

ہماری جسمانی صحت یا نگ کے دو شعبین سے صحیح بہاؤ پر مشتمل ہے۔ ہم یہاں نہایت آسان مشقیں دے رہے ہیں جن کے ذریعے جسم میں قلمی لہروں کو متوازن رکھ کر آپ اپنی صحت کو قابل رشک بنا سکتے ہیں۔ یہ تمام مشقیں صبح زیادہ مفید رہتی ہیں۔ اس دوران گہری سانس لیں اور جسم حالت سکون میں ہو۔

1۔ سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ بائیں ہتھیلی ناف پر رکھ لیں۔ دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا اور انگشت شہادت سینے پر مٹھی کے سینے درمیان میں رکھ کر چار انگلیں تک ابھٹے اور انگشت شہادت سے آہستہ آہستہ دس سیکنڈ تک مساج کریں۔ دس سیکنڈ رکھنے کے بعد دوبارہ یہی عمل کریں۔ روزانہ پانچ منٹ کی مشق سے گردوں پر توانائی کا بہاؤ متوازن ہو جائے گا اور آپ گردوں اور پیٹ شہاب کی دیگر تکالیف سے محفوظ رہیں گے۔

2۔ سیدھے کھڑے ہو کر دائیں ہتھیلی ناف پر رکھیں۔ بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے ٹاک اور ہونٹوں کے درمیان اور درمیانی (سب سے بڑی والی) انگلی ہونٹوں کے نیچے اور ٹھوڑی تک مساج کریں۔ چینی قلبیات کے مطابق ہونٹوں کے اوپر والے مقام کا تعلق شرگ سے ہے اس لئے یہاں مساج کرنے سے پورے جسم کا نظام درست ہو جاتا ہے اور جسم کی یا نگ توانائی متحرک ہو جاتی ہے جب کہ ہونٹ سے نیچے حصہ کا تعلق تصورات کی رگ سے ہے۔ اس کے مساج سے ذہنی صلاحیتیں اور سوچنے کی قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور جسم کی یا نگ توانائی متحرک ہوتی ہے۔ دس دس سیکنڈ سے پانچ منٹ روزانہ یہ مساج کریں۔ اس سے چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ

7۔ کرسی پر بیٹھ جائیں۔ ڈیسک یا میز پر کہیاں رکھ کر جھلیوں سے آنکھوں کو بند کر لیں۔ دباؤ مت ڈالیں۔ اب تصور کریں کہ کائناتی توانائی ہاتھوں کے ذریعے آنکھوں کے غلیات میں منتقل ہو رہی ہے اور آنکھیں اس توانائی سے بھر گئی ہیں۔ جب یہ تصور قائم ہو جائے تو یہ محسوس کریں کہ دونوں امروؤں کے درمیان اور ناک کی جڑ میں ماتھے پر ایک تیسری آنکھ موجود ہے۔ تصور کریں کہ اس کے اندر توانائیاں دور کر رہی ہیں اور اس کے آس پاس توانائی روشنی کی شکل میں پھیل رہی ہے۔ پانچ منٹ کی یہ مشق ہر طرح کے ذہنی تھکاؤ، جھکن اور اعصابی کھچاؤ کے لئے مفید ہے۔ اس کے ذریعے آپ اپنے اندر نئی توانائی اور کام کرنے کا نیا جوش و ہول محسوس کریں گے۔

مرچو

اے مالک کل میرے والدین پر رحمت

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیڈل ماسٹرز میں کلاسز کی تصویریں جھلکیاں



حکیم غلام سرور شہاب کی ادبی نگارستان ہے جی



حکیم غلام سرور شہاب پر چلے ہنگامہ دہی لڑا کرتے ہوئے



طیار پر چلے ہنگامہ دہی لڑا کرتے ہوئے

اعزّٰی نعلی ٹیٹ آف ہی انازل سائنسز میں کلاسز کی تصویری جھلکیاں



فلاحی روٹاپ پر چل چکے انازل سائنسز کے ہوتے



غواہین و حضرات پر چل چکے انازل سائنسز میں ایک مشق کرتے ہوئے



غواہین و حضرات کو پر چل چکے انازل سائنسز کی ماحولی ہے

اعزّٰی نعلی ٹیٹ آف ہی انازل سائنسز میں کلاسز کی تصویری جھلکیاں



فلاحی روٹاپ پر چل چکے انازل سائنسز کے ہوتے



تجربہ کار روٹاپ پر چل چکے انازل سائنسز کے ہوتے



فلاحی روٹاپ پر چل چکے انازل سائنسز کے ہوتے

## یوگا ماسٹر محمد انور ندیم



یوگا ماسٹر سید اعجاز حسین بخاری



انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرواناٹل سائنسز جو ملی لکھا (اوکاڑہ) میں

کنڈا انشٹیوٹ کی بیداری کی ایک خاص یوگا مشق کرتے ہوئے

## انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرواناٹل سائنسز میں گلاسز کی تصویریں چمکیں



یوگا ماسٹر سید اعجاز حسین بخاری



یوگا ماسٹر کی ایک گلاسز کی تصویریں



یوگا کی ایک گلاسز کی تصویریں

اعترافِ اشیٰ ٹیٹ آف ہی انارمل سائنسز میں کاسمز کی تصویریں جھلکیاں



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔

اعترافِ اشیٰ ٹیٹ آف ہی انارمل سائنسز میں کاسمز کی تصویریں جھلکیاں



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔



قلم بردار کی طرف سے لیا گیا ہے۔



انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیر انارمل سائنسز جو ملی لکھا سے 2006ء میں  
تلف کو سر بمکل کرنے والے حکیم غلام سرور شاہ کے اسٹوڈنٹ کی تصاویر

پیر غلام  
عزیز الدین، جامعہ اسلامیہپیر غلام  
سید محمد، جامعہ اسلامیہپیر غلام  
امجد علی، جامعہ اسلامیہپیر غلام  
محمد، جامعہ اسلامیہپیر غلام  
محمد، جامعہ اسلامیہپیر غلام  
محمد، جامعہ اسلامیہپیر غلام محمد، جامعہ اسلامیہ  
آغا سید منظور شاہ، جامعہ اسلامیہپیر غلام محمد، جامعہ اسلامیہ  
محمد، جامعہ اسلامیہپیر غلام محمد، جامعہ اسلامیہ  
محمد، جامعہ اسلامیہ

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیر انارمل سائنسز میں کلاسز کی تصویری جھکیاں



کلاس روم میں کلاسز کی تصویری جھکیاں



پیر غلام محمد، جامعہ اسلامیہ



پیر غلام محمد، جامعہ اسلامیہ

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز جو علی گھڑا سے 2006ء میں  
مختلف کورسز مکمل کرنے والی حکیم غلام سرور شہاب کی اسٹوڈنٹس کی تصاویر



ریگنل سائبر  
ساجدہ طاہران - جی پٹی



سیدہ شہزادی حیات  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
سیدہ شہزادی حیات



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز جو علی گھڑا سے 2006ء میں  
مختلف کورسز مکمل کرنے والے حکیم غلام سرور شہاب کے اسٹوڈنٹس کی تصاویر



ریگنل سائبر  
ساجدہ طاہران - جی پٹی



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز



پیرانارمل  
پیرانارمل سائنسز

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیر انارمل سائنسز جو ملی لکھا سے 2006ء میں مختلف کورسز مکمل کرنے والے حکیم غلام سرور شہید کے اسٹوڈنٹ کی تصاویر



رنگی پتل  
اشفاق احمد زہدہ کراچی



رنگی پتل  
محمد امجد الدین کوئٹہ



رنگی پتل  
حاجی محمد ارمین لاہور



رنگی پتل  
حکیم پیر مفتاح علی جہلم



رنگی پتل  
میاں نیاز احمد جہلم



رنگی پتل  
ڈاکٹر شیخ سید زہب علی کالہ جہلم



رنگی پتل  
پیر محمد عمر حیات لاہور



رنگی پتل  
احمد خان ہواناوی



رنگی پتل  
قصور کلینک بھٹن

## انسان کا جسم لطیف یعنی مثالی جسم

یہ حقیقت اب پوری دنیا میں تسلیم کی جا چکی ہے کہ ہمارے اس جسم خاکی کے راجہ ایک اور جسم ہے جو بخارست آبی سے زیادہ لطیف ہے حقیقی انسان وہی ہے۔ یہ جسم خاکی فانی ہے اور وہ غیر فانی ہے۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو یہ جسم لطیف، خاکی جسم سے نکل کر اجہر اوجہر گھومنے چلا جاتا ہے۔ یہ دونوں جسم ایک لطیف بدنہن سے باہم بندھے ہوئے ہیں اور جب کسی حادثے یا بیماری سے یہ بدنہن منقطع ہو جاتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے ورنہ تندر کے بعد جسم لطیف جسم خاکی میں واپس آ جاتا ہے۔

اس حقیقت کو قرآن حکیم بیان کرتا ہے۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَازِلِهَا فَيَنْفِخُ فِي الْأُنْثَىٰ قَضَىٰ غَلْفَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأَخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّعُلُومٍ مُّتَفَكَّرُونَ (الزمر آیت ۴۲)

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جو دو طرح کے ذروحوں کو قبض کر دیتا ہے۔ موت کے وقت اور بدنہن میں وہ مرنے والوں کو ذروحوں کو اپنے ہاں دھوک لیتا ہے لیکن باقی ارواح کو اہل خاص معیار کے لئے ان کے اجسام میں دوبارہ بھیج دیتا ہے اس حقیقت میں اہل فکر کے لئے کچھ اسباب موجود ہیں۔" (الزمر آیت ۴۲)

پھر چنگ سائنس میں اسی ذرہ کو آسٹریل پاڈی کہا جاتا ہے۔ روحانی لوگ اسے جسم لطیف کا نام دیتے ہیں۔ اور جدید سائنس نے اسے Aura اور ایکا نام دیا ہے۔ یہ مستقل اور غیر فانی ہے اور جسم خاکی اس کی عارضی قیام گاہ ہے۔ جسم لطیف وہ غیر مرئی مصلحت پسندی روشنی ہے جو جسم انسانی سے خارج ہوتی ہے یا تو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور یا پھر سے پھیل دیتی ہے۔ روحانی باہرین اور امکوز ورج پائس سے الگ جسم تصور کرتے ہیں یعنی اروا اور اج کے ماتحت کام کرتا ہے۔

پادری ایڈیٹر لکھتا ہے۔

You are not your body. You inhabit your body. Bodies are

mere shells which we cast aside like a suit of clothing.

(Invisible Helpers, p. 70).

ترجمہ: "تم جسے نہیں مہرہ جسم تمہاری فیملر سمجھا  
ہے اجسام محض خول ہیں جنہیں ہر موت کے وقت یوں ہرے  
بھینک دیتے ہیں جس طرح کہہ کپڑے اتار دیتے جاتیں"  
ڈاکٹر الکبر کیل کا قول ہے۔

Man overflows and is greater than the organism

which he inhabits.

ترجمہ: "انسان اپنے جسم سے عظیم تر ایک چیز ہے اور اس  
ہیمنہ خاصگی سے باہر پھیلک رہا ہے۔"  
جدید سائنس کہتی ہے کہ جانداروں کے علاوہ بے جان اشیاء کا بھی اورا ہوتا ہے۔ اب  
تک کی تحقیق کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

روشن و چمکدار ہالہ Luminous Atmosphere

اورا عام طور پر ایک روشن ہالہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جو ہر جاندار کے ارد گرد ہوتا  
ہے بشمول ان تمام چیزوں کے بھی جنہیں روایتی طور پر غیر جاندار اشیاء کہا جاتا ہے۔ پھر انارٹل  
سائنس جدید علم کے سامنے انارٹل کو یہ مشورہ دیتی ہے کہ اس نام نہاد ضرور مادہ (Matter) میں کوئی  
جاندار قوت کام کر رہی ہے۔ اس حوالے سے ایک فاری مفکر کا قول ہے کہ

"ہنرمیں زندہ مسمی سو دمی ہے نباتات میں خواب دہم دمی  
ہے اور انسان میں زندہ مسمی اپنے آپ سے آگاہ ہو دمی ہے"

فلسفی اوراء False Aura

لوگوں کے ارد گرد یہ روشن ہالے قدیم زمانے ہی سے لوگوں نے محسوس کئے ہیں مگر  
پہلے پہل ان تمام روشنیوں کے ہالوں کو اورا ہی کہا گیا اور اس کا مطلب روحانی ترقی لیا گیا۔ مگر  
آج کے جدید دور میں اس خیال کو بار بار ستر دہائی کا پتہ رہا ہے۔ نظر کا دھوکہ کہہ دیا پھر دماغی و  
عصبی بیماری کہہ کر اس بات کے لئے وضاحت بھی کی گئی ہے کہ عام لوگوں کا کسی دوسرے شخص کے  
ارد گرد روشنیوں کا ہالہ دیکھنا روحانی ترقی نہیں ہے بلکہ یہ نظر کا دھوکہ ہے۔ اس بات کی وضاحت  
لہایت سادہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بھی شخص کو تنگی کی مانند کر ایک لمبے عرصے کے لئے دیکھتا رہے  
۔ ہیرا کہ طویل تکچر سننے کے دوران تو وہ اعصاب جو آنکھوں کے مشاہداتی نظام کو کنٹرول کرتے  
ہیں، بہت زیادہ تھک جاتے ہیں اور آنکھ کا مشاہداتی ذریعہ بدل جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو  
ایک نئی تصویر جو Retina وصول کر رہا ہوتا ہے دوسرے پوائنٹ پر جمع ہونے لگتی ہے اور اس کا نتیجہ  
یہ ہوتا ہے کہ پرانی تصویر ایک بالائی صورت میں نظر آتی ہے جس کو ہم دیکھ رہے ہوتے ہیں اور یہ  
ہالہ اس شخص کے (کلر رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔ عموماً سبزی یا پیلا رنگ کا نظر آتا ہے۔ یہ خالصتاً  
انسانی نظام کا اثر ہے مگر بہت زیادہ یا عام طور پر لوگ اسے بھی اورا ہی سمجھتے ہیں۔ ہاں بلند روحانی  
مرجہ رکھنے والے اور روحانی طور پر ترقی یافتہ اشخاص اپنی آنکھوں سے ہر شخص کا اورا دیکھ سکتے ہیں  
اور ان کی اندرونی کیفیت کا پتہ چلا سکتے ہیں جبکہ عام نظروں سے اورا پر پوشیدہ رہتا ہے۔ یہ بہت  
اہم ہے کوئی شخص جو ماوراء حسی اورا رک Extra Sensory Perception میں صلاحیتوں کو  
ترقی دینا چاہتا ہے کہ وہ بہت احتیاط سے اور پوری ایمانداری سے اپنی کوشش کا آغاز کرے۔

قوت کا میدان The field of force

اگر ہم اس کی تعریف کو قبول کرتے ہیں تو اس کا مقصد ہوگا نفسیاتی برقی لہریں اور دماغی  
لہریں، آئیے دیکھتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ بات اب پوری طرح ثابت ہو چکی ہے کہ  
ہمارے جسم کے تمام تر افعال کا دار و مدار اس برقی روپ ہے جو جسم کے اعضاء میں گردش کرتی ہے

اور جو حقیقتاً ہمارے چاروں طرف ایک مقلد طبعی فیلم بناتی ہے۔

رومی سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جسم میں مہایت نکرو برقی رو بہت ہی رقیق ہے اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ مضرات الارض یا کیکڑے میں یہ فیلڈ 25 سینٹی میٹر چمکی ہوئی ہیں۔ واقعتاً طور پر قوت کی فیلڈ کا تعلق اس بات سے قطعی نہیں ہے کہ نو جوان خواتین ناکوں کا ڈریس استعمال کرنے سے یا پیدھٹ کے استعمال سے کسی قسم کا برقی چارج وصول کرتی ہیں۔ Static electricity کا چارج جو کہ اکثر کپڑوں کے برعکاس Friction سے پیدا ہوتا ہے ایک شاک Shock دے سکتا ہے کہ اگر ناکوں کے کپڑے اندھیرے میں ایسی جگہ اکرے جائیں جہاں ہوا خشک ہو تو برقی چارج خارج ہوتا ہے جو چھوٹی چھوٹی چنگاری کی صورت میں ہمیں نظر آتا ہے بہر حال یہ ہائیو ٹیکنالوجی الیکٹریٹی سے مختلف ہے جو کہ ہماری تمام تر جہانسی افعال سے متعلق ہے۔ یہ بات ثابت ہے کہ ہمارے اندر اور ہمارے چاروں طرف ایک برقی فیلڈ موجود ہے۔ ان تمام فیلڈز آف فورس میں جو ایک خارج ہونے والا مرکب بناتے ہیں وہ ہے جسم بشمول یا عرف عام میں جسے ہم ابراو کہتے ہیں۔

یہ تعریف اور اصطلاح شاید ان لوگوں کے لئے قابل اعتراض ہو جن کی ٹریکٹ حیثیت ماہر طبیعات ہوئی ہو۔ اس کے ایک نام جو پہلے ہی سے مستعمل ہے اور ہم بھی جسے استعمال کر سکتے ہیں وہ ہے اخگری اوراء Etheric Aura کا ہے۔ یہ زیادہ گھٹیا اوراء ہے جو کہ نہایت ہی چھوٹے ذرات کا مرکب ہے جو جسم سے مستقل خارج ہوتے رہتے ہیں یہ ذرات جہاں ہم اٹھتے بیٹھتے ہیں یا اٹھ کر گتے ہیں وہیں پردہ جاتے ہیں اور یہ ایک انتہائی لطیف خوشبو میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جس کے ذریعے مغربی ممالک میں کتوں یا دوسرے جانوروں سے کسی بھی چیز کا کھنٹ لگایا جاتا ہے۔

اصل جسمانی وجود

جن لوگوں نے تجربات کئے ہیں اور معریں اس کون میں تزاردی ہیں ان کا کہنا ہے کہ تارے مادی جسم کے وجود میں آنے سے قبل ایک اور جسم موجود تھا۔ جسے جسم لطیف Astral body یا اجزری جسم Ethereal body کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ کروڑوں برس کا عرصہ گزرنے کے بعد جسم لطیف اپنے کروڑوں کی تہ بنانا تار اور جسم کثیف میں تبدیل ہو گیا بلکہ جسم لطیف کے فریم پر جسم کثیف کی بنیادیں رکھی گئی ہیں جبکہ عام لوگوں کا خیال یہی ہے کہ ہر کسی جسم (مادی جسم) ہی سب کچھ ہے۔

موجودہ میڈیکل سائنس کا بیان ہے کہ ہر 3 سال کے عرصے کے بعد ہمارے جسم کے ذرات مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں اور نیا جسم وجود میں آتا ہے جس کی یہ تبدیلی ممکن نہ تھی اگر اندرونی جسم فریم کے طور پر موجود نہ ہوتا۔ ورنہ جسم کے ذرات (مالیکیولی) ہوا میں تحلیل ہو جاتے اور ان کی جگہ لینے کے لئے نئے مالیکیولی پیدا نہ ہوتے۔

## Metabolism ميٹابوليزم

جینا بائیولیزم Metabolism ہمارے جسم کے اندر دو مختلف طریقوں سے کام کرتا ہے۔ کچلا بولک فورس Ketabolic force کی حیثیت سے یہ ہمارے جسم کے پیچیدہ کیمیائی مرکبات کو دو کرسادو مادوں میں لے آتا ہے اور پھر انہیں جسم سے خارج کر دیتا ہے۔ جبکہ دوسری قوت اینا بولک فورس ہے۔ اینا بولک قوت کی حیثیت سے یہ ہمارا غذا کھانے اور پانی سے حاصل کردہ سادو مرکبات کو انتہائی پیچیدہ مرکبات میں تبدیل کر دیتا ہے یہ ان مرکبات کی جگہ لیتے ہیں جو پہلے ہی ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں اور خاندان ہو چکے ہیں اس طرح مرکبات اور مالیکیول کے نوٹنے پھوٹنے اور نئے نئے سرے سے بننے کا مکمل ہمارے جسم میں ایک دائرہ کی صورت میں جاری رہتا ہے۔ مختلف تعداد اور Ratio کے جینا بائیولیزم کے پروجیس Process کے نتیجے میں جسمانی وجود کی مختلف حالت سامنے آتی ہیں اور یہی بنیادی تعلیم کے مبنی علوم کے ماہرین اور ان کے نظریے

Occultism کہہ جاتا ہے کہ ایک Metabolic پوسٹ ایک ایسے جسم سے شروع ہوتا ہے اور کنٹرول ہوتا ہے جو ایک لطیف مادے سے بنا ہے اور جسے جسم ایتھری یا Etheric body کہتے ہیں۔ اس لطیف جسم کو بہت سے مختلف نام دیئے گئے ہیں قدیم مصر میں یہ "KA" کے نام سے پکایا جاتا ہے اور قرون وسطیٰ کا یورپ اسے ڈوبل گنگر Doppel ganger کے نام سے جانتا تھا۔ شرق میں Linga Sharirah کہا جاتا ہے۔ اور فرانسیسی روحانیت میں اسے Perisprit کہا جاتا ہے۔ جبکہ کئی مکاتب فکر میں یہ ایٹریل یا ڈوبل Astral body کے نام سے جانا جاتا ہے یا پھر ہمزاد Double کے نام سے۔ بہت سے مکاتب میں اسے Vital body (اہلی جسم) کہا جاتا ہے اور یہی مفہوم میں جسم مثالی اور اوکوہر کہتے ہیں مدد سے۔

### ایتھری اوراء The Etheric Aura

عقلی علوم کے ماہرین کوئی کرتے ہیں کہ جسم سے مادی ذرات کو جذب کرنے اور خارج کرنے کے علاوہ ایتھری جسم ایک خاص قوت حیات بھی حاصل کرتا ہے جسے "پران" Prana کہتے ہیں ان کے خیال میں یہ قوت حیات سورج اور توانائی کے دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے تاکہ وہ اسے جسم کی مصلحت یعنی جسمانی خلیوں میں استعمال کر سکے۔ یہ قوت پورے ایتھری جسم میں گردش کرتی رہتی ہے اور اس کا تکلیف دہ جسم کی تمام ضرورتوں کی سپلائی کرنے کے بعد ایتھری جسم خارج ہوتا رہتا ہے جو ایک مخصوص وضعت میں جسم کے چاروں طرف پکڑاؤ میں پھیل جاتا ہے۔ یہ وضعت اوراد کا وہ ہے "اصغر ہے جسے ایتھری" اور Etheric Aura کہا جاتا ہے۔ چونکہ ایتھری جسم مادی جسم اور اس کے حیاتی نظام سے اس قدر قریب جڑا ہوتا ہے اس لئے ایتھری اوراد عام طور پر اس شخص کی جسمانی صحت کے متعلق ایک اچھا خاکہ پیش کرتا ہے اس لئے عقلی علوم کے ماہرین میں ایتھری اوراد کے ذریعے بیماریوں کی تشخیص ایک عام ہی بات ہے۔

اس طرح ہم یہ جان چکے ہیں کہ ہمارے ایک سے زیادہ اجسام ہیں اور ابھی ہم صرف

ایتھری جسم پر ہی غور کر رہے ہیں۔ اب ہم دوسرے اجسام کی طرف آتے ہیں اور یہاں پر لفظ جسم شاید صحیح تاثر قائم نہ کر سکے۔ عام طور پر ہم جس جسم کی بات کرتے ہیں وہ ان معنوں میں لیتے ہیں جس کا مطلب ہمارے ظاہری مادی وجود سے ہے۔ جس سے ہم آگاہ ہیں مگر یہ دوسرے لطیف اجسام جنہیں صحیح طور پر اس مادی وجود کی اصل کہہ سکتے ہیں یہی وہ جسم تکلیف (مادی جسم) ایک سواری Vehicle ہے۔ اس لئے ایتھریل ہاڈی، اسٹریل لائٹ، مڈون یا سپرٹ Spirit سے مراد یہاں اندرونی اجسام لطیف سے ہے۔

ماورائی علوم کے مکاتب فکر میں دو اصطلاح الگ الگ طور پر استعمال کی جاتی ہیں ایک جذباتی جسم Emotional body اور دوسری عقلی جسم Mental body اگرچہ یہ ایک نقطہ نظر سے صحیح بھی ہے۔ شاید ہم بلاخاطر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم شاید ہی کبھی جذبات کے بغیر سوچ سکتے ہیں اور شاید ہی کبھی سوچ کے بغیر جذباتی طور پر تاثر دے سکتے ہیں۔ شعور کے یہ الفاظ جذبات اور ذہن ایک دوسرے سے بہت قریبی طور پر جڑے ہوئے ہیں۔

روینڈ ہف اپنی کتاب Seven Keys to Colour healing میں لکھتے ہیں۔

"سمازی جسم کے قریب ترین جسم لطیف ہا حساس جسم ہوتا ہے اور اس سے بھی لطیف ترین جسم روح اعلیٰ جسم ہوتا ہے جس کو روحانی جذباتی جسم کہا جاتا ہے ان میں سے ہرستہ ذریعہ جسمانی جسم ہے۔"

ہمارے اندر کی دنیا کی قوتیں یا توانائیاں ان ہی اجسام سے بنتی ہیں جو اس دنیا سے ہمارے رابطے کا ذریعہ ہیں۔ یہ قوتیں روشنی یا نور کی صورت میں ہمارے مادی جسم سے بھی خارج ہوتی رہتی ہیں مگر ایتھری جسم کی حیاتی توانائیوں کے مقابلے میں زیادہ دور تک پہنچتی ہیں۔ جبکہ ایتھری جسم کی حیاتی توانائیاں محض چند انچ تک ہوتی ہیں مگر جذباتی، دماغی جسم کی روشنائی کی فٹ تک ایک عام شخص میں پھیلی ہوتی ہیں اور ایک روحانی ترقی یافتہ شخص میں یہ اس سے بھی زیادہ دور

تک پہنچی ہوئی ہیں۔

یہ بات ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اوراد یا جسم مثالی کے دو بنیادی نقاط ہیں۔ ایک وہ نقطہ جسے ہم بناوٹ یا شکل کہتے ہیں اور دوسرے جسے رنگ روشنی کا اخراج کہتے ہیں جو باہمی وجود کو احاطہ کرتے ہوئے ہیں اور اس کو برقی مقناطیسی قوت کا میدان Magnetic field of force یا نفسیاتی قوت کا میدان Psych field of force بھی کہتے ہیں۔ اس قوت کے ذریعے اندرونی سطح کے لطیف مرکبات مسلسل حرکت کرتے یا ہتھرتھ رہتے ہیں۔

### نقرئی بندھن

ہمارا لطیف جسم ہمارے مادی جسم سے اس قدر قریب اور جڑا ہوا ہے کہ ہم اس کو ہی اصل جسم کہہ سکتے ہیں۔ درحقیقت یہ جسم ہمارے اندر Inner کا جسم ہے اور ہمارے مادی وجود کے اندر رہا ہے۔ یہ دونوں اجسام ایک دوسرے سے ایک نورانی ڈوری Silver Cord سے بندھے ہوئے ہیں اور یہ ڈوری مرتے وقت ہی توختی ہے۔ وہ تمام اشخاص یا صاحبان جنہوں نے روشن ضمیری Clairvoyance کی صلاحیت پیدا کر لی ہے یا جن میں پہلے ہی سے یہ خدا داد صلاحیت موجود ہے یا وہ اشخاص جن کی تیسری آنکھ کھل چکی ہے اس قابل ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی قریب المرگ شخص کو دیکھیں تو انہیں یہ نقرئی بندھن یا نورانی طوم کے بہرین کے پاں دو اصطلاح الگ الگ طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک جذباتی جسم Silver Cord نظر آ سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ قریب المرگ شخص کے مقابلے سے انہیں ایک پارے کا سا بندھن یا جسم اس شخص کے مادی وجود سے لٹکتا ہوا نظر آتا ہے مگر یہ جب ہی نظر آتا ہے جب دیکھنے والی نگاہ گہری اور مرتکز ہو۔ بصورت دیگر صرف سفید لائن ہی نظر آتی ہے۔ W.E. Butler کے نزدیک جب تک یہ لائن نظر آئے جسم میں شعور کی یا جان کی یا ہنسی کی امید ہے مگر جیسے ہی یہ ڈوری یا بندھن ٹوٹا تو پھر اس شخص کے ہوش میں آنے کی کوئی امید نہیں وہ شخص مر چکا ہے۔ ہم نے چند قریب المرگ افراد کے بدن سے نورانی لائن کو آہستہ آہستہ ہوا ہوا اور آخر میں اس کو منقطع ہوتے ہوئے اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ

کیا ہے۔

### جسم لطیف

ایک لطیف پرست مادی وجود کے ساتھ مرنے کے بعد بھی کچھ عرصے تک جڑا رہتا ہے یہ وہ پرست ہے جو کہ جسم کے ہر خلیہ کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اور جب تک انہیں تازہ رکھتا ہے جب تک کہ اس کے لئے ممکن ہو تا ہے اور جیسے ہی جسم مثالی یا جسم لطیف کے الگ ہونے سے روشنی کا اخراج اور انرجی کی فراہمی بند ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصے بعد یہ لطیف پرست بھی کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور مادی وجود مٹی میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ اس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ جسم لطیف کے افعال کو مد نظر رکھتے ہوئے اور خاص کر آنکھ کی اعضاء کی پیوند کاری Organ Transplant کے دنوں میں بہت سے اعضاء جسم سے علیحدہ کر کے ایسے طریقوں سے رکھے جاتے ہیں۔ جہاں وہ کافی عرصے تک محفوظ رہیں تا وقتیکہ انہیں کسی جسم سے منسلک کیا جاسکے۔ ان تمام سائنسدانوں کے لئے جسم لطیف کے اس پرست کے تفہیم کو جاننا بہت مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

### اوراد کے ذریعے پیار یوں کی نشاندہی

اوراد Aura کے متعلق جو غفرانی تاخیر ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام طور پر ایک فیلڈ آف فورس کا جسم کے بیرونی طرف اخراج ہے اور اس اخراج کے جانب سے ہی اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس جسم کے محرک کیا تھیں۔ کیونکہ یہ جسم لطیف یا ایٹریٹل یا ڈای براہ راست ہی مادی جسم کو کنٹرول کرتی ہے اور اس پر اثر ڈالتی ہے۔ اس سے بہت پہلے کہ جب مادی جسم پر کوئی بیماری ظاہر ہو یہ جسم لطیف پر ظاہر ہوتی ہے اور یہ جسم لطیف ہی ہے جس پر علاج کا بہتر طور براہر ہوتا ہے۔ جب چاکر مادی وجود کو راحت کا احساس ہو پاتا ہے۔

اگر یہ ممکن ہو جائے کہ بیماری کی علامت کو جسم لطیف پر ہی دیکھ لیا جائے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اسی سطح پر علاج ہو سکے۔ عقیدہ یہ ہے کہ علاج نفسیاتی علاج اور روحانی علاج اسی سطح کی کڑیاں ہیں۔



## اورام برائے صحت

چونکہ اورام ہائیکل تحریک طرح سے بیماری کی حالت کی نشاندہی کرتا ہے، جو کہ اس میں واضح نظر آتی ہیں یا پھر کم یا بھر یوں کو واضح کرتا ہے جو مادی جسم میں ابتدائی انکج میں ہوتی ہیں اس لئے ہم اورام کو اورام برائے صحت یا Health Aura بھی کہہ سکتے ہیں۔

Health Aura کے متعلق جو مشاہدات ہوئے ہیں دلچسپ باتوں کا انکشاف کرتے ہیں۔ اس اورام کی عام طور پر بناؤٹ ایک یا ایک پال کی طرح گردن لائن کی کسی ہوتی ہے جو کہ ہمارے مادی وجود کو ایک بیضی شکل میں اس حصار میں سے نظر آتی ہے۔ اس کی شکل میں تبدیلی ہی اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ جسم بیمار ہے یا اس مادی جسم کی صحت ٹھیک نہیں ہے اس طرح اس کی شکل میں نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے۔ یہ اورام بظاہر تو بے حد سادہ نظر آتا ہے مگر حقیقت کے جیسے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ اورام بہت پیچیدہ ہے اور اس کی پیچیدگی ہی دلچسپی کا باعث ہے۔ کسی بھی شخص کا جسم لطیف یا اورام حقیقت دہرے پن کا حامل ہے یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کے دو پرت یا دو جیسے ہیں ایک اندرونی اور ایک بیرونی۔ اندرونی جسم لطیف کے بارے میں مغربی تحقیق یہ بتاتی ہے کہ یہ اورام جسم کی عام بناؤٹ کو مد نظر رکھتا ہے اور مادی جسم سے 4 سے 5 انچ اوپر ہوتا ہے اور بیرونی جسم لطیف مادی جسم کی سطح سے 9 سے 12 انچ اوپر ہوتا ہے۔ مگر یہاں بھی اورام کی تشکیل مکمل نہیں ہوتی تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اورام برائے صحت کی کوئی حتمی حد بھی نہیں ہے۔

## روشنی کی لہر

ایک اور دلچسپ مظاہرہ جو کہ جسم لطیف سے جڑا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر روشنی کی لہر یا شعاع نظر آتی ہے جو مادی وجود سے شروع ہوتی ہے اور پھر خلا میں جا کر گیس گم ہو جاتی ہے۔ بہت سے واقعات میں یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ لکڑی لہریں کسی شخص کو یا پھر قرعہ کی گاہ کو چھوتے ہوئے جاتی ہیں، مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ جس شخص کے اورام کا مطالعہ کیا جا رہا تھا

وہ دراصل بے حد گہرائی سے اس دوسرے شخص کے بارے میں سوچ رہا تھا یا پھر اس چیز کے بارے میں سوچ رہا تھا جس سے روشنی کی لہر جا کر ٹکرائی تھی۔ یہ شاید اس لئے ہوتا ہے کہ انسان میں ٹیلی پتھی کے ذریعے خیالات وصول کرنے یا ارسال کرنے کی صلاحیت بھی ہے جس سے وہ احساسات اور خیالات ارسال کرتا ہے۔ مگر اورام کا ٹیلی پتھی میں کیا کردار ہے۔ اس کے بارے میں ہم بعد میں بحث کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی اورام کو ایک اور اہم اور دلچسپ رخ سامنے آتا ہے جسے عام طور پر Dark Space کہتے ہیں۔ یہ 1/4 انچ موٹا ہوتا ہے اور مادی جسم کی بیرونی لائن کے ساتھ ہوتا ہے اور جتنے بھی اورام ہیں ان کے پرت تمام تر اس Dark Space ہی شروع ہوتے ہیں ظاہر ہے یہ بھی اورام ہی کا ایک حصہ ہے مگر تحقیق سے یہ بات ابھی تک ثابت نہیں ہو سکی کہ اس کا اصل کام کیا ہے۔

بالآخر ایک اورام اورام بھی ہے جو کہ مادی جسم اور جلد کے حیاتیاتی افعال کے تحت ظہور میں آتا ہے۔ دراصل یہ ایک خفیف برقی مقناطیسی میدان ہے اور انتہائی حساس آلات سے ناپا جاسکتا ہے۔ مختلف روشنیوں میں یہ بدھ جاتا ہے اگر کسی سطح پر ان چار روشنیوں کو ڈالا جائے۔ جیسے الٹرا وائلٹ، باغیر انفر رڈ اور بنیادی رنگ Primary Colours وغیرہ تو اس فیلڈ پر مختلف قسم کے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

## لطیف جلد

اورام کے بارے میں زیادہ تر تفصیل یا تو روسی خیر لوگ ہی جان پاتے ہیں یا پھر جدید کرلین اسکرین (Kirlian Screen) کے ذریعے۔ نصف صدی پیشتر ہی روسی سائنسدانوں نے ایک ہائی وولٹیج کیمرہ ایجاد کیا ہے جسے اس کے ایجاد کنندہ کرلین Kirlian کے نام پر کرلین فوٹو گراف کہہ دیا جاتا ہے جو اورام کی فوٹو بنا سکتا ہے۔ اس سے امراض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ اس جسم کا ایک روسی طرز کا کیمرہ ہمارے دوست شہنشاہ حسین بنی بھٹری آف بھلم کے

پاس بھی موجود تھا۔ جس سے تیار شدہ تصاویر جن میں اوراد واضح طور پر نظر آتا ہے ہم نے مشاہدہ کی ہیں موصوف خود بھی بڑا نادر ملوث علم میں گہری دل چسپی رکھتے ہیں اور ان کی کتب کے مصنف ہیں۔

اوراد کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے ہم اندرونی اور بیرونی جسم کو سطحی جلد بھی کہہ سکتی ہیں اور یہ لطیف جلد بھرت کی اصل بتانے کے بارے میں تفصیل کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جب ان کا قریب سے اور گہرائی سے مشاہدہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ لطیف جلد Ethric Skin توانائی کی لاتعداد لطیف لائنوں سے مل کر بنتی ہے۔ بالکل اس طرح جیسے ہاں کی طرح ہارک لائنوں کو کسی سے موڑ کر اور رتھن کر پورے اوراد کے لئے ایک حفاظتی کور یا پٹافاف بنایا ہو۔ اس سے پہلے کہ ہم اوراد کے بارے میں مزید تفصیلی گفتگو کریں آجے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ جدید ریسرچ اور سائنٹیفک اصولوں نے اس مد میں ہمارے لئے کیا آسانیاں پیدا کی ہیں یا کون سی ایسی ایجاد سامنے آئی ہے جس سے ہم اوراد کو مزید پھر پھر طریقے سے سمجھ سکیں۔

### کرلین فوٹوگرافی Kirlian Photography

1950ء کے عشرے تک اوراد کی توانائی یا موجودگی کو ثابت کرنے کے سائنسی طریقہ

نہیں تھا تب سوویت روسی میاں بیوی نے فوٹوگرافی کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا جس میں انہوں نے قہرہا پاک جزیرہ اور جمائیاں مادہ کو استعمال کیا تا کہ فوری عمل اوراد پر سائنسی کا تاثر پیدا ہو سکے۔ یہ طریقہ کار بعد میں کرلین فوٹوگرافی کے نام سے متعارف ہوا۔ جس سے وہ لوگ بھی جو کہ روشن ضمیر نہیں تھے اوراد کی روشنیوں کے اخراج یا اس کے وجود کا مشاہدہ کرنے اور اس کو کسی قدر دیکھنے کے قابل ہوئے۔ اس طرح پہلا سائنسی ثبوت روس میں سامنے آیا۔ اوراد کو انیسویں صدی کے اواخر میں حیاتیاتی توانائی کے میدان کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ مگر وہاں ایک سائنسدان کن یو ڈوک نارکیچ Yakun. Yodko. narketch نے اپنے تجربات کے دوران اس چیز کو ناپنے کے لئے ہائی وولٹیج اور ہائی فریکوئنسی کے الیکٹریک چارج استعمال کئے۔ انہوں نے ایک صحت مند آدمی

اور ایک چار آدمی کے ساتھ وقت اور بیماری کی حالت میں الیکٹریک ٹیکنیک لپٹلہ کے فرق کو ریکارڈ کیا۔ انہوں نے اس وقت کے تمام دانشوروں کی توجہ اس طرف مبذول کرانی کہ اس نئی ٹیکنیک کے ذریعے کسی بھی شخص کے جسمانی اور نفسیاتی فرق کو مائیکر کیا جاسکتا ہے۔ بعد میں روسی انقلاب کے دوران یوڈو نارکیچ کا کام ہمیں پردہ چلا گیا۔ مگر خوش قسمتی سے 1939ء میں ان کی یہ ٹیکنیک دوبارہ دریافت ہوئی اور اس کی دوبارہ دریافت کا سر اسمین کرلین Semyon Kirlian کے سر ہے۔ کرلین نے روشنی کا کوئی ذریعہ استعمال نہیں کیا مگر جیسے ہی ایک الیکٹریکل چارج جاندار میں سے گذر کر باہر آتا اور ظلم ریکارڈ ہوتی تو روشنی کا عکس اس کی شبیہ کے ارد گرد بھر کر سامنے آگئے اسے کرونا ڈسچارج فوٹوگرافی Corona discharge photography کا نام دیا گیا۔

کرونا ڈسچارج فوٹوگرافی جسے آج کل کرلین فوٹوگرافی کے نام سے جانا جاتا ہے، کو سوویت روسی حکومت نے 1960ء میں کرلین اور اس کی بیوی کی رپورٹ شائع ہوتی تب یہ ٹیکنیک سامنے آئی۔ کرلین نے یہ دعویٰ کیا کہ کرونا ڈسچارج ہی بائیو انرجی لپٹلہ کا ایک زندہ اور سائنسی ثبوت ہے جسے اوراد بھی کہا جاتا ہے اور اس طرح بائیو پلازما Bio. Plasma کی اصطلاح اب اوراد کے لئے استعمال ہونے لگی۔ اس قسم کی شبیہ سے روشنی کا مشاہدہ کیا گیا وہ موجودہ حیاتیاتی قوت کے بالکل متضاد تھی۔ تاریخی اوراد پر چمک پھلر Heartlers کے تھنوں کی نئی تصاویر میں یہ گہرے لائٹ پیٹرن Light Pattern دیکھے گئے۔ جب وہ شفافیت کے پروسس میں تھے۔ اس طرح کرلین فوٹوگرافی ہی سے یہ ممکن ہوا کہ جسم کے گرد بائیو پلازما لپٹلہ کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ جو کہ ہر جاندار کے گرد موجود ہے۔ ان لوگوں کے فوٹوگراف جن کے گلوٹھے یا انگلیاں کٹ چکی تھیں یا ضائع ہو چکی تھیں۔ ان میں بھی توانائی کا متضاد ایک مکمل بائو کیمیا جیوروشن ضمیر اور روحانی علوم کے ماہرین کی اس بات کو توثیق دیتا ہے کہ ہادی جسم کے چاروں طرف ایک مکمل اور واضح روشن جسم ہوتا ہے۔

## سوراج دارا وراء A leaky Aura

اگر کسی شخص کا اور اس سوراج دارے جس سے روشنی خارج ہوتی ہے تو ظاہر ہی بات ہے کہ اس کا سب سے واضح کام یہ ہے کہ اس کو بند کیا جاتا ہے۔ مگر بد قسمتی سے اس کے آسان اور سادہ حل پر بہت کم ہی غور کیا جاتا ہے۔ شاید عام طور سے یہ ممکن سمجھا گیا ہو کہ بس اس سے کام لیا جائے اور اسے بونے ٹیچر چھوڑ دیا جائے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کائناتی حیاتیاتی توانائی جو کہ کسی شخص میں بھری ہوئی ہیں بالکل اچانک اور فوراً ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور اس طرح ایک فریش ری چارج Recharge کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس اور انسانی جلد یا خلاف کا پورا مضمون یا شعبہ ہی ہے جو ان لوگوں کے لئے دلچسپ اور دلکش مسائل پیش کرتا ہے جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اس پر اسرار طریقے کو اور زیادہ سمجھیں جس طریقے میں ہمارا شعور ہمارے مادی وجود اور دماغی یکانیزم سے رابطہ رکھتا ہے۔ اس تحقیق کا دائرہ کار اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کہ ان سائنسی طریقوں کو مطالعہ میں شامل کیا جائے جو شعور کی وقتی سطح اور جذبہ پانی سطح پر اور بھی مشعل سمجھا جاتا ہے۔

## ما فوق الفطرت واقعات کا نظریہ

ہاتھوس کے متعلق جنت اسیٹا سے کنٹرول کئے ہوئے تجربات اور اس کے ساتھ ما فوق الفطرت مظاہرات جیسے حضرت سچ کے قدم کا کسی دوسرے جسمانی بزرگوں کے چھسوں پر دوبارہ ظاہر ہونا Assisi کے سینٹ فرانس اور اس کے ساتھیوں کا انگاروں پر چلنا، اور ساتھ ہی دوسرے مشرقی جوگی اور مولویوں کی کرامات کا شعور اور ان تمام کے ساتھ روحانیت کا مادی مظاہرہ یہ تمام باتیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اور اس بات میں اہم کاردار اور کرتا ہے۔ جسے ہم عام طور سے "ما فوق الفطرت واقعات کے شعور" نام دیتے ہیں۔

ذاتی بقا کے شہوت کے بارے میں تکلیف دہ سوالوں کی تفصیل میں جاننے کے بجائے کم از کم ہم اتنا تو کہہ سکتے ہیں اور یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ ہمارے مادی وجود اور وقتی جذبہ پانی دنیا کے سرحدی کناروں کے درمیان جسمانی تحقیق کے طالب علموں کے لئے ایک دلچسپ اور حیران کن

تحقیقاتی دائرہ کار موجود ہے جس کو اب تک نظر انداز کیا گیا تھا۔ اصل بات ذہن میں رکھنے کی یہ ہے کہ اور ادنیٰ توانائی کیا ہے اور یہ کہاں سے آتی ہے۔

پہلے ہم سمجھ رہا تھے اور پہلے سے موجود خیالات و نظریات کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں جنہیں ماضی میں مین و مین قبول کر لیا گیا۔ عقلی علوم کے طالب علموں اور تھیوفیسکل Theosophy کے عقیدے کے تحت ہر شخص خدا کی معرفت، روحانی وجدان سے حاصل کر سکتا ہے مگر کچھ واضح نکات ان تعلیمات میں دیگر تعلیمات سے کچھ حد تک مختلف ہیں جو مغربی سینہ پر سینہ علم منتقل کرنے والے مکاتب فکر میں دی جاتی ہیں۔ اس طرح سے یہ بات اب لوگوں کے لئے بہت اچھی ہے جو اپنا ذہن کھلا رکھتے ہیں تاکہ نئی معلومات اور نئی تعلیمات سامنے آسکیں۔ دو تمام لوگ جو اپنے اندر اوراد کو مشاہدہ کرنے کی صلاحیت بیدار کر چکے ہیں خود ہی تجربات کریں اس بات سے قطع نظر ہو کر ان کے نتائج روحانی شخصیات کی اور دوسرے ایسے تمام علوم کے ماہرین سے میل کھاتے ہیں یا نہیں۔ مغربی علوم کے ماہرین کے نزدیک مادی جسم اپنی توانائی سورج سے حاصل کرتا ہے اور ہمارے جسم کے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اس طرح ایک اور نظریہ ہے کہ مادی جسم صرف سورج ہی سے توانائی حاصل نہیں کرتا بلکہ یہ زمین سے بھی توانائی جذب کرتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ مادی جسم میں کچھ مخصوص جگہوں پر کچھ مخصوص پوائنٹ ہوتے ہیں جو تمام کے تمام پر بڑھ کر مٹی سے جڑے ہوتے ہیں اور جس کے ذریعے کائناتی حیاتیاتی توانائی کی ہر دوری لہر مادی جسم میں گذرتی ہے۔ جیسا کہ بات دوسرے مکاتب فکر میں سکھائی جاتی ہے مگر ان تکسکی پائٹس کی فطرت اور تعداد کو دو نظام کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔ ایک عام تھیوفیسکل Theosophical تعلیمات کے مطابق ان پائٹس کی تعداد تقریباً سات بتائی جاتی ہے۔ جو کچھ یوں ہے۔

1۔ سر کے درمیان کام کر

2۔ دونوں آنکھوں کے درمیان کا پوائنٹ

- 3- خلق کا پانچ
- 4- دل کا پانچ
- 5- ناف کا مرکز
- 6- اکھین پانچ
- 7- ریزہ کی ہڈی کا ابتدائی پانچ
- مغربی تعلیمات میں یہ پانچ اس طرح سے ہیں۔

- 1- پیشانی کا مرکز
- 2- خلق کا مرکز
- 3- دل کا مرکز
- 4- جنسی مرکز
- 5- بیروں کے کوکب کا مرکز

دونوں طریقہ کار میں ہر کا پانچ اکٹ ادارہ میں موجود ہوتا ہے۔ جو سر سے ہوتا ہوا ادارہ میں مزید اوپر تک چلا جاتا ہے اور اسی طرح مغربی تعلیمات میں بیروں کے نیچے کا پانچ بھی کوکب سے ہوتا ہوا مزید نیچے ادارہ میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح یہ بات بالکل واضح ہے کہ عام تیسویں شکل تعلیمات میں مراکز کی تعداد اسات ہے جبکہ مغربی تعلیمات کے مطابق ان کی تعداد پانچ ہے۔ مشرقی کے تنزیی طریقہ کار میں یہ مراکز درحقیقت پیکر یا چرخ کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی تعداد تقریباً وہی ہے جو تیسویں شکل تعلیمات کے مطابق ہے۔

### اورادو اور پیکر یا چرخ

روحانی طور پر ترقی یافتہ اشخاص کا اورادو یا جسم مثالی بہت زیادہ روشن اور واضح ہوتا ہے جو عام شخص کے اوراد کے مقابلے میں زیادہ وضاحت سے نظر آ جاتا ہے خاص کر سر کے ارد گرد۔ اس جسم کی روشنی کا بال زیادہ درستی اور روحانی بزرگوں اور Saints کے ارد گرد ہی نظر آتا ہے۔ اسی

کی مثال قدیم آرشوں کے بنائے ہوئے Saints کے پورٹریٹ میں خصوصی طور پر نظر آتی ہے یا پھر آج کل کرلین فوٹو گرافی کے ذریعے لی گئی بعض تصاویر میں روشنی کا بال نظر آ جاتا ہے۔ جو روحانی مطلقین جسم مثالی میں سات یا اس سے زیادہ پرت دیکھتے ہیں جس میں ہر پرت کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ توانائی کن جھٹلو سے گذرتی ہے اور یہ جھٹلو کہاں واقع ہیں۔

توانائیاں انسان کے باہر سے اور تہ لیاں جن کا تعلق انسان کی جسمانی دماغی جذبائی اور روحانی افعال سے ہے اس کے اندر سے آتی ہیں یہ تمام کی تمام کسی بھی شخص کے انرجی فیلڈ Energy patterns پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ جسم مثالی ہی وہ جگہ ہے جہاں یہ تاثرات یا اثرات محسوس کئے جاتے ہیں اور جنہیں مختلف رنگوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ مادی جسمانی وجود میں جذب ہوتے ہوئے ایک نہایت لطیف جسم کا ارتعاش ہائی فریکوئنسی پر ہوتا ہے اسے جسم لطیف کا نام دیا گیا ہے۔ یہ جسم اپنے اندر توانائی کا ایک بیرو پرنٹ رکھتا ہے۔ جس کی بنیاد مادی یا ظاہری جسم فعل و صورت اور خدوخال اختیار کرتا ہے۔ یہ لطیف جسم ایک جسم کا اسٹرکچر رکھتا ہے جو ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم ہائی فریکوئنسی کی توانائیاں جذب کر سکیں بشمول حیاتیاتی توانائی یا پرانا توانائی Prana کے یہ اسٹرکچر ان توانائیوں کو رکش میں رکھتا ہے اور پھر انہیں مادی جسم میں منتقل کر دیتا ہے۔ ان لطیف اسٹرکچر کا ذکر ہندی اور سکرست کتابوں میں بھی ملتا ہے جن کے مطابق ہندو مت میں قدیم رشیوں نے ان اسٹرکچر کو کھنڈوں کی شکل میں دیکھا اور ان کا نام پیکرنا رکھا۔

جسم مثالی یا Aura میں تمام پیکرنا یا چرخ ہی انسانی وجود میں حیاتیاتی توانائی کے مراکز ہیں۔ ان ہی میں سے تمام توانائیاں یا طاقتیں اندر یا باہر آتی چلی ہیں اور یہی پیکرنا یا مراکز توانائی کے اس بہاد کو رواں رکھتے یا کھل کر رکھتے ہیں ان پیکرنا کو قدیم چینی ماہرین Dantain "دان شین" کے نام سے پکارتے ہیں۔ ہر پیکرنا Chakra کو ایک مخصوص رنگ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان پیکرنا یا مراکز کی تکمیل اس طرح سے ہے یوگا کے ماہرین ریزہ کی ہڈی کے ساتھ ایسے پیکرنا کی تعداد سات بتاتے ہیں جبکہ پورے جسم میں ان کی تعداد ستر گروں میں ہے۔ پیکرنا کا نام

نماہرہ بڑھ کے قریب جسم لطیف کی جتنی سے جڑا ہوتا ہے۔ یہ جتنی تمام پیکر از کو ایک دوسرے سے مربوط رکھتی ہے اور ایک پیکر از کی انرجی یا توانائی کو چپک کر کے دوسرے پیکر کی طرف روانہ کر دیتی ہے۔ جیسے جیسے انرجی کا بہاؤ بڑھتی ہے اور طیف بڑھتا ہے وہ طیف تر ہوتا جاتا ہے مختلف پیکر از صرف اپنے جسم کے مرکز کو متاثر کرتے ہیں بلکہ قریب و جوار کے اعضاء بھی ان کے دائرہ کار کے زیر اثر آتے ہیں۔ نمایاں پیکر از سات ہیں جو کچھ یوں ہیں۔

### 1۔ بڑھ کی ہڈی کا پیکر Basal or root chakra

یہ پیکر از بڑھ کی ہڈی کی جڑ میں واقع ہوتا ہے۔ یہ طبعی افعال کی جبلت اور فطرت کو سمجھتا ہے اور اسے استعمال کرتا ہے اس کا رنگ سرخ اور گہرا لکھا ہوا ہوتا ہے۔

### 2۔ مقدس پیکر Sacral chakra

یہ ناف کے نیچے نیچے واقع ہوتا ہے یہ توانائی کا مرکز یا پیکر از زیریں نظام انہضام بنیسی افعال تولید، جنسی جذبات اور تحقیق سے متعلق افعال کی نگرانی کرتا ہے اور اس کا مخصوص رنگ نارنجی ہے۔

### 3۔ شمس جال کا پیکر Solar plexus chakra

یہ پیکر استی کے ہڈیوں کے بالکل نیچے ہوتا ہے بالائی نظام انہضام بعد وادہم اور اراک کے معاملات اس کے متعلق میں آتے ہیں اس کا علاقہ قریب رنگ زرد ہے۔ پیکر نمبر 2 اور 3 پر حتمی اثرات آسانی سے اثر انداز ہو سکتے ہیں جیسے خوف اور پریشان خیالی اس سے ذہن اور جذبات کا تعلق واضح ہوتا ہے اور جسمانی توانائی بھی انہی دو پیکر از سے شروع ہوتی ہے۔

### 4۔ دل کا پیکر Heart chakra

یہ پیکر انسان کے ثبوت جذبات جیسے محبت، دامن و خلوص اور رحم و ہمدردی وغیرہ کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے یہ دل کے مرکز میں واقع ہوتا ہے اور دل، تھائیمس گینڈہ Thyimus

Gland (علاقہ نظام) سینہ، پیچھے اور نظام دوران خون پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا خاص رنگ بنز ہے۔ دل کا پیکر جسمانی اور روحانی زندگی کے بالکل درمیان میں واقع ہوتا ہے یہی وہ پیکر ہے جہاں دونوں طرح کی توانائی مل کر رہتی ہے روحانی توانائی یا طاقت نیچے کی طرف گزرتے ہوئے دل سے رک بھی سکتی ہے اور اس طرح زیریں 3 پیکر کو حلیاتیاتی توانائی کی فراہمی بند ہو سکتی ہے جنہیں اس کی اشہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ انسانی جسم کو روحانی ترقی کے لئے تیار کر سکے۔

### 5۔ گلے کا پیکر Throat chakra

یہ پیکر حتمی مظاہر اور تمام قسم کے روابط میں کام کرتا ہے اس کے اثرات بالائی سینہ، حلق اور پیچھے دونوں پر محسوس کئے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ قہائی رائیہ گینڈہ سے جڑا ہوتا ہے اس کا مخصوص رنگ نیلا ہے۔

### 6۔ پیشانی کا پیکر Brow chakra

یہ پیکر اوجھانی اور راہبانی حسی اور اراک سے متعلق ہے اور اس کو تیسری آنکھ یا روحانی آنکھ بھی کہا جاتا ہے اس کا رنگ گہرا نیلا ہے۔

### 7۔ سر کا پیکر Crown chakra

یہ پیکر اس کے بالائی حصے پر واقع ہوتا ہے اور خود شامی یا روح سے رابطہ کام کرتا ہے اس کو جانی Voilet رنگ سے ظاہر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی ایک پیکر تصور کیا جاتا ہے جو سر کے اوپر ہوتا ہے اور اس کو سفید رنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے کچھ ملتوں میں سر کے پیکر کے لئے بھی سفید رنگ استعمال کیا جاتا ہے اور بارہا دوسرے پیکر کو جانی رنگ دیا جاتا ہے۔

یہ تمام پیکر از Centras جو بڑھ کی ہڈی کے ساتھ واقع ہوتے ہیں اور ان کی سطح پر وسیع طور پر پھیلائے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے Trempet Cone کی شکل کے توانائی کے سمور۔

اور جہاں یہ پھنسا اور اہکی ہر دنی جلد کو چھوتے ہیں وہاں یہ ایک لطیف جال سے ڈھک جاتے ہیں۔  
توانائی کے یہ پھنسا مسلسل گھومتے رہتے ہیں اور ان کے گھماؤ کی سمت میں یہ توانائی اندر کی طرف یا  
باہر کی طرف آتی جاتی ہے۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ پیشانی کے اوپر کا پکڑا سورج سے توانائی  
حاصل کرتا ہے اور جب یہ توانائی اندر داخل ہوتی ہے تو Solar plexus centre سے قوت شدت سے  
چار بج کر جاتی ہے۔ مگر یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور یہ سوال تمام مشاہدہ کرنے والوں کی  
توجہ بھی اس طرف مبذول کرانے کا کہ یہ Solar energy (جو کہ Solar plexus centre  
کے ذریعے حاصل ہوتی ہے) ہی مکمل توانائی کا حامل ہے یا پھر یہ محض جوش پیدا کرنے  
والا چارج ہے۔ جس کی وجہ سے حیاتی توانائی کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے جو کہ بیانی کرنت  
آف انرجی سے حاصل ہوتی ہے اگر یہ مفروضہ ٹھیک ہے تو کیا یہ توانائی توانائی کے اس پکڑا سے  
آتی ہے جو کہ اوراء میں بیروں کے نیچے ہوتا ہے۔ بہر حال وجہ کوئی بھی ہو کسی بھی صورت میں  
Solar plexus centre جب حرکت میں ہوتی ہے تو اپنی توانائی تمام دوسرے مراکز میں تقسیم  
کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہر مطلق اور دوسرے مراکز یا پکڑا بھی اس توانائی سے حرکت اور جوش میں  
آ جاتے ہیں اور یہ انجری یا صلیح یہ توانائی حاصل کرتے ہیں اور یہ توانائی اس عام قوت حیات سے  
الگ ہوتی ہے جو کہ Solar plexus centre انہیں تقسیم کرتا ہے۔

### اورائی دھم

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جب یہ مراکز یا پکڑا توانائی حاصل کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔  
ابھی یہ معلوم نہ ضروری ہے کہ جب یہی مراکز یا پکڑا اپنے گھماؤ یا گردش کی سمت تبدیل کر لیں  
اور انرجی یا ہر پیکٹنا شروع کر دیں تو پھر کیا ہوتا ہے؟

سب سے پہلے وہہ لطیف جال پھنسا کے ہر دنی سرے پر خود کار پڑ جاتا کہ کام کرتا  
ہے۔ اسے ابھارا جاسکتا ہے یا آگے بڑھا یا جاسکتا ہے اور اس طرح حد تک حد تک توانائی  
کے نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔ جب تک یہ جال تپا ہی سے یا نوٹ پھوٹ سے محفوظ رہتا ہے جب

تک یہ خود کار پڑ جاتا ہے کہ طور پر مستعدی سے کام کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض اوقات ایسے حالات بھی  
سامنے آتے ہیں جب یہ متاثر ہونے لگتا ہے اور جب ہی ہم اوراء کے دھم کے حامل ہو جاتے  
ہیں۔

### انجری بیڑی کوری چارج کیسے کریں

مختلف پکڑا کی توانائی کو اوراء کے ذریعے کام میں بھی لایا جاسکتا ہے اور طاقت کے  
اس استعمال کو کھڑا بالوں کی طرح اخراج کی صورت میں یا پھر صاف واضح روشن ہم کی صورت  
میں دیکھا جاسکتا ہے۔ دراصل خواہش اور قوت ارادی کی شدت پر بھی بہت کچھ منحصر ہے جو کہ  
توانائی کی اس کوشش کے پیچھے ہوتی ہے۔ جہاں جہاں پر Intensity بہت زیادہ ہوگی وہاں یہ  
لگے گا کہ بہت زیادہ قوت بہت کم وقت میں صرف ہو رہی ہے اور قوت کا اس طرح کا اسراف  
انسان کو اس کی Vitality سے خالی کر دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ شخص اتنا اور اس حد تک متغی  
ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر ایک طرح کی Suction پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے گرد و نواح کی ہر چیز  
سے انرجی جذب کرنے لگتا ہے اور اس میں ہر طرح کے سورس شامل ہیں۔ W.E Butler کے  
مطابق Vitality کو صرف جانوروں یا انسانوں تک محدود نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بہت کم لوگ یہ  
بات جانتے ہیں کہ نباتات کی دنیا کے ارکان بھی نہ صرف انجری توانائی حاصل کرتے ہیں بلکہ  
انجری توانائی کو خزانہ بھی کرتے ہیں جو ان کے ارد گرد و نواح کی صورت میں بال نہ شکل میں مدتی  
ہے اور ان کی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان بال نہ اوراء کی خصوصیات قابل غور حد تک مختلف  
ہوتی ہیں مگر ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو انسانی انجری توانائی میں بہت اچھی طرح ہم آہنگ  
ہو سکتے ہیں اور وہ لوگ جو Vitality سے محروم ہو رہے ہوں ان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ تجزی سے  
ایک سادہ تکنیک کے ذریعے ری چارج ہو سکیں۔

اس مقصد کے لئے درختوں کا چننا ضروری ہے اور اس کے لئے سب کا درخت مفید  
ہوگا بلوط وغیرہ قابل ذکر ہیں اس کے برعکس elm ایک ایسا درخت ہے جس سے اس کی اورائی

خصوصیات کی وجہ سے جتنا دور با جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ بہر حال اگر آپ نے درخت کا انتخاب کر لیا ہے تو اس درخت کے تنے کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ جائیں، چونکہ درخت کے اطراف زمینی سطح مرطوب ہوگی اس لئے ایک واٹر پروف کفن کا استعمال موزوں ہے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ کفن پڑ کا ہے، پلاسٹک کا ہے یا پھر اور کسی میٹل کا بس اس کو زمین کی نمی سے بچنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اس نشست کے بارے میں مغربی ممالک میں بہت ساری باتیں لکھی اور کہی جا چکی ہیں بہت سارے لوگ اس بارے میں بڑے دہی ہوتے ہیں کہ کوئی بھی چیز جو بڑیا پلاسٹک کی بنی ہو آپ کو بخیر یا خاتون سے جدا کر دے گی۔ مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے شب یہ پیدا ہوتا ہے کہ بڑیا ایک غیر موصل ہے اور برقی کرنٹ غیر موصل میں سے نہیں گزرتا۔ لیکن بات آئینہ یا دیتی ہے کہ وائٹل کرنٹ اپنی فطرت میں برقی ہوتے ہیں یہ بات بالکل ٹھیک مگر یہ بات ذہن میں رکھنے کو وائٹل کرنٹ کے لئے ہر شے موصل ہے اور یہ سب میں سے گزر سکتا ہے۔ اس لئے ہی اس کی کارکردگی میں وائٹل انداز کی کرتا ہے جب تک کہ وہ شخص خود یہ نہ سوچے کہ ایسا اثر ہوگا۔

جب آپ درخت سے لگ کر بیٹھ جائیں تو آپ کو مخصوص محسوسات ذہن میں پیدا کرنا ہوں گے کیونکہ محسوس کرنا ہی سب سے اہم ہے آپ کو یہ نہیں سوچنا کہ آپ درخت کے اورائی بالہ میں ہیں بلکہ یہ تصور کرنا ہے کہ ”میں درخت کی اورائی نہیں اپنے اندر جذب کر رہا ہوں“ یہ تصور اتنا گہرا ہو کہ آپ بند آنکھوں سے اس بات کا مشاہدہ کر سکیں اب انتہائی آرام دہ محسوسات کے ساتھ دو تمام انرجی جو اس درخت کے ادوار سے خارج ہو رہی ہے۔ اپنے اندر داخل ہونے دیں محض 15 منٹ کے اندر آپ اپنے اندر Vitality کی چیز کی گوری چارنگ کر سکتے ہیں۔ (یاد رہے کسی بھی قسم کی اورائی مشقیں کسی روحانی استاد ”سپر چوکر“ یا ”ماستر“ کی نگرانی میں کرنی چاہئیں) ہم اپنے ادارے ”انٹر نیچل انشی ٹیوٹ آف ہائر ایمل سائنسز“ میں اورائی علوم کی عملی تربیت ایک عرصہ سے دے رہے ہیں۔ شائقین خواہن و نہواں جو ابی الفاؤ بیج کر قصیدلات طلب کر سکتے ہیں۔

محققین کے مطابق بھی ممکن ہے کہ معدنیات کی دنیا سے نکلنے والے اخراج سے بھی ہم استفادہ کر سکیں مثلاً پتھر و اور تھکوں کے انسان پر اور اس کے ادوار پر اثرات سے آج کل کون واقف نہیں ہے۔ ہم اپنے ملکوں کے بچے کے پکڑا کے ڈرہنے و داخل انرجی کے حکیم بہاؤ سے رابطے میں رہتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ہم سر کے پکڑا کے کانکات کی دوسری مثبت توانائی سے رابطہ میں رہتے ہیں۔

### حیاتیاتی بہاؤ The Vital Flow

مذکورہ دو پکڑا کو بحیثیت دو فریٹل کے تصور کر سکتے ہیں۔ جو ہمیں توانائی اور بناؤش کی Bio.polar کانکات سے جوڑے رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان دو مراکز کو دو ایسے فریٹل کا نام دیا جاسکتا ہے جو ایک مختلف برقی کرنٹ اٹھا لے ہوئے ہیں اگر دونوں میں سے کوئی بھی فریٹل کانکاتی سپائی سے ٹھیک طرح رابطہ میں نہ ہو تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ بہاؤ رک جائے گا یا اس میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ درحقیقت حیاتیاتی بہاؤ ایک تہذیب ہونے والا بہاؤ ہے جو پہلے ایک سمت میں بہتا ہے پھر دوسری سمت میں اور کوئی بھی شخص جو کوئی مخصوص عقلی علوم کی پیکس کوئی ماورائی عمل یا نفسیاتی عمل کرتا ہے اس بہاؤ کی سمت کو کسی مخصوص وقت میں ابھی طرح سمجھتا اور اندازہ لگا تا ضروری ہوتا ہے۔ مشرق میں اس بات کا اچھی طرح خیال رکھا جاتا ہے مگر مغرب میں اس بارے میں ابھی تفصیلی علم موجود نہیں سوائے کچھ عقلی علوم کے ماہرین کے کچھ گروپ کے۔۔۔ جدید نفسیات جسے آج کل گہری نفسیات Depth psychology بھی کہا جاتا ہے اس بارے میں ہمیں اچھی طرح آگاہی دیتی ہے اور اس طے طریقے بتاتی ہے جس سے ہم اس حیاتیاتی بہاؤ کو چیک کر سکیں اور پھر ہر طور پر اس کی مدد لے سکیں۔

### کانکاتی توانائی

ادوار میں مرکزی کرنٹ کے بہاؤ کی سمت ہی ہمیں کانکاتی توانائی کی فطرت اور اس کے اکھار کے بارے میں بتاتی ہے اگر یہ بہاؤ زمین کے مرکز سے اوپر کی طرف ہے تو اس کا



مطلب یہ ہے کہ یہ جسمانی قوت حیات کی شدت میں تبدیلی لاتا ہے اور اس سے عام زندگی کے جسمانی افعال مضبوط ہوتے ہیں اور اس کے برعکس اگر اس کا بہاؤ اس کے پیکر سے ہٹ جائے تو پھر دماغی نقاد غالب ہوتے ہیں۔ مگر ایک کم سن طالب علم قوت Magnetism سے چارج ہوتا رہتا ہے۔

### جانوی سرکٹ

جانوی سرکٹ اور اہم کو سمجھنے کا ایک اہم نقطہ ہے۔ قوت کے اس طرح کے عمل سے ایک اور جانوی فیلڈ آف فورس تیار ہوتی ہے جسے ہم انجری اوراء کے طور پر سمجھتے ہیں اس اوراء یا جسم مٹی کے مختلف نقطے ہوتے ہیں۔ جس کو اسے پاس کرنا ہوتا ہے۔ یہ جانوی سرکٹ بھی ایسے بیرونی عنصر کے لئے بہت حساس ہوتا ہے جو اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ خاص کر اس وقت جب یہ ابھی پوری طرح تیار نہیں ہوا ہو اور اس حالت میں ہو جسے ہم جلد سے مشابہت کہہ سکتے ہیں۔ یہ وہی حالت ہوتی ہے جب ایک مادی جسم ابھی اپنی حلقی جلد سے محروم ہو۔

اس طرح یہ حساسیت کی انتہائی حالت ایک مخصوص شخص کے کنٹرول سے باہر ہوتی ہے اور اس کا رد عمل اس بیرونی عوامل کے ساتھ انتہائی طور پر مختلف مصلح، غیر منطقی اور انتہائی طور پر شدید ہوتا ہے۔

### Open psychics

جیسے جیسے انفرادی شعور کا ارتقاء ہوتا ہے۔ انجری جال یا جلد بہت سارے ایسے اثرات سے محفوظ رکھنا شروع کر دیتی ہے جو کبھی اس پر اثر انداز ہو چکے تھے یا ہو سکتے ہیں مگر جہاں یہ سارا عمل نہیں ہوتا وہاں ایک عام شخص مکمل طور پر ایسے تمام اثرات میں گمراہ ہوتا ہے جو اس سے آزادانہ طور پر پھیل سکتے ہیں۔ یعنی بہت زیادہ نقصان کر سکتے ہیں۔ یہ اس فطرت میں سے ایک ہے جو ان لوگوں کے لئے خطرناک ہے جنہیں کبھی کبھار ہم (Negative Psychie) کہتے ہیں۔

جس طرح یہ لوگ ان تمام بیرونی اثرات جو ان کے اوراء پر حملہ کرتے رہتے ہیں یا اثر انداز ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح یہ ان چاہ کن اثرات کے لئے بھی کھلے ہوتے ہیں۔ جو اپنی

خوابش کے مطابق خود ان کے اندر سے باہر نکل جائیں جو کہ Vital energy فراہم کرتی ہیں۔ اگرچہ ایک عام اصول کے مطابق ان Leaking اوراء کی وجہ سے Vitality کی مقدار ضائع ہوتی ہے قدرے کم ہو جاتی ہے مگر چونکہ ان کے ذخیرے میں اس کی بہت بڑی سپلائی بھی نہیں ہوتی اس لئے تعویذی مقدار میں Vitality کو ضائع کرنا بھی بہت بڑا نقصان ہے۔ اس لئے بالکل ٹھیک طرح کی Development سے اوراء ان تمام عوامل کے لئے دیکھار بن جاتا ہے اور انجری مراکز بھی اس بات کے قابل ہو جاتے ہیں کہ ایک حیاتی عضوی طرح استعمال کئے جائیں اور اوسے کے کنٹرول میں کام کر سکیں۔ روشن ضمیر لوگوں کے سامنے ایک بہت بڑا میدان دلچسپ حقیقت کا ہوتا ہے۔ جو اس کے مطابق کام کرنے کی کوترجیح دیتے ہیں اور یہ حقیقت بہت ہی زیادہ مفید اور کارآمد ہو سکتی ہے نہ صرف اس نقطہ نظر کے لئے جسے ہم Psychic-field نفسی میدان کہتے ہیں بلکہ میڈیٹیشن کے لئے کچھ دلچسپ تجربات الیکٹرک کرنٹ کی فطرت کے مطابق بھی کئے گئے ہیں۔ فعال انجری روشن ضمیری کو استعمال کرتے ہوئے تحقیقی گروپ کے ایک فرد کے ذہنی ردی ایکشن کی وجہ سے اس مخصوص گروپ کے کام پر وقتی طور پر پابندی لگا دی ہے ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں ذہانت کی فضاء بہتر ہو یا اس حد تک بدل گئی ہو کہ اس طرح کی تحقیق دربارہ شروع کی جاسکے۔ انجری اوراء اور جسمانی وجود کا صرف بالہ یا مائل جو اس جسمانی وجود کی بنیاد ہے یہ صرف اثرات کو قبول ہی نہیں کرتا بلکہ انہیں خارج بھی کرتا ہے اور دوسروں تک بھیجتا بھی ہے۔ وہ تمام تر اثرات جو کہ انجری اوراء سے بھیجے جاتے ہیں مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور ان کی طاقت اور خاصیت میں ترجیحی بنیادوں میں درجہ بندی ہوتی ہے۔ عام طور پر ایک جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند انسان بیداری میں مستقل طور پر انجری انری کا ایک محکم بہاؤ منور کرتا ہے اور ذاتی طور پر یہ نگینہ توانائی یا طاقت جس چیز کو جو وہ میں لاتی ہے اس کو ہم انسان کی ذاتی مناسبت کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حیاتی توانائی Vital energy کا بہاؤ بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ اپنے اندر ضرورت سے زیادہ قدرتی حیاتیاتی قوت کو کھیر لیتا ہے اور مادی جسم جسے اپنی تمام تر

## میگنیٹک طریقہ علاج

یہ طریقہ علاج عام طور پر اس طرح کیا جاتا ہے کہ ہم ہاتھ کی میٹائی کہتے ہیں جس میں مریضوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر یا انہیں لٹا کر ان کے جسم پر ہاتھ پھیر کر یا پھر Healing oil کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔ یہاں ہم انگریزی توانائیوں کے ایک اہم کلتی کی طرف آتے ہیں۔ انگریزی اور اہم نصف توانائیوں کو وصول کرتا ہے بلکہ یہ انہیں ارسال بھی کرتا ہے اور جو انری اس میں سے گزرتی ہے وہ دوسری چیزوں کو بھی براہ راست انرجائز کرتی ہے۔

Coli Olcott نامی ماہر کے مطابق جس طرح ہم درختوں سے توانائی حاصل کرتے ہیں اسی طرح جب انہیں ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی ہم سے انری وصول کرتے ہیں۔ تاریخ میں کئی ایسے تجربات و واقعات ہوئے ہیں کہ انسان نے اپنی طاقت سے نباتات کی دنیا میں کئی پودوں کی زندگی پراگھنے اور نئے اثرات مرتب کئے اور اس طرح وہ لوگ جنہیں green finger کے حامل کہا جاتا ہے انہوں نے یہ توانائی منتقل کر کے بہت سے ختم ہونے والے درختوں کی زندگیاں بچائیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ انگریزی توانائیاں نہ صرف انسان، جانور اور پودوں کو منتقل کی جاتی ہیں بلکہ یہ غیر حیوانی اور غیر نباتاتی چیزوں مثلاً پتھر، گھنے، جوہر، لٹل اور دوسری اشیاء میں بھی داخل کی جاسکتی ہیں اور ان اشیاء کو چارج کیا جاسکتا ہے اور اس طرح یہ اشیاء برقی جیڑی کے طور پر کام کر سکتی ہیں اور ضرورت کے مطابق اس سے خارج ہونے والے چارج کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

یہ چارجنگ اور مقناطیسیت ان اشخاص کی گھرائی میں کی جائے جو اس میں مستعمل اصول وضو ادا کو سمجھتے ہوں تو پھر وہ چیز نہ صرف اس وقت جبکہ اس کا چارج پورا ہو جائے خود کو ذخیرہ کرنا شروع کر دیتی ہے بلکہ کائناتی توانائی سے منسلک ہو جاتی ہے اور اس طرح علاج کے لئے چارج شدہ اور قوی الاثر دیتی ہے۔

## اینتیری روابط

لوگوں کے دورہ کے درمیان رابطے ایک اور دلچسپ بات ہے۔ مثلاً مغرب میں یہ

ضروریات پوری کر لیتا ہے تو باقی بچ جانے والی حیاتیاتی توانائی جسم سے ایک مضبوط ماہر کی صورت میں چمکتے ہوئے خارج ہو جاتی ہے۔

## انتیری علاج

بہت سے معالج جو Vital energy کے ساتھ کام کرتے ہیں اس قابل ہوتے ہیں کہ ان لوگوں کو بھی چارج کر سکیں جو کسی ایک یا دوسری وجہ سے اپنی انری کو بچے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس Vital energy کے مختلف درجے ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے مختلف معالج مختلف طریقہ کار کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اضافی چارج ہونے والی Vital energy کو بطور علاج استعمال کرنے میں ایک بہت اہم چیز ضرور یاد رکھنی چاہیے۔ جب ڈاکٹر مسمر Dr. Mesmer جنہوں نے انھارویں صدی کے آخر میں فرانس میں ایک طریقہ علاج کو شہرت بخشی انہوں نے اپنی تھوری پیش کی کہ وہ انری جو اس کے مریضوں کو دے دیتے ہیں مدد دیتی ہے اور جسے وہ کائناتی سیال Universal Fluid کہتا ہے کائنات میں سرائیت کر جاتی ہے۔ یہ توانائی مادی جسم کے علاج کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے اور حقیقی علاج کے عمل کے دوران یہ بات پانی کی کہ یا معالج اس کائناتی سیال کی سچائی پر یقین رکھتا ہے اس یقین کو مضبوطی کے ساتھ دماغ میں رکھتا ہے تو پھر یکے بعد دیگرے مختلف مریضوں کے علاج کے باوجود اس میں بذاتہ خود اس Vitality کی کمی نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس اگر وہ ایک سے زائد مریضوں کا علاج ایک ہی وقت میں کرتا ہے اور اس طاقت یا توانائی کو اپنی ذاتی طاقت سمجھتا ہے تو پھر وہ بہت جلد اپنی توانائیوں سے محروم ہونے لگتا ہے۔ مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بغیر احتیاط انتیری اور Vital توانائیوں سے علاج کرنے والے بہت سے معالج اس وقت اپنی زندگیوں کو بچنے جب انہوں نے بغیر وقت اور بغیر خودی چارج کے بہت سارے مریضوں کا علاج کیا اور Vitality کی ایک ذم کی کمی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے یہ حادثات مغرب و شرق دونوں جگہوں پر واقع ہوتے ہیں۔

مشہور ہے کہ Spell Binder جس کی کشش سے پندے درختوں سے اتر کر بیٹھے آجاتے ہیں، اس میں یہ صلاحیت اس کی انگریزی ادواء میں ترقی کی وجہ سے آتی ہے اور اس کی دماغی اور زہنی صلاحیتوں سے اس طاقت کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایسے بھی لوگ ہیں جو چاہہ کن مرکب کا کردار ادا کرتے ہیں وہ کسی بھی گروہ میں ہوں اس بات سے قطع نظر کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کیا نہیں کہتے ضرور انتشار، اشتکاف اور نوٹ پھوٹ کا باعث بنتے ہیں اور بالکل اسی طرح ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بہت کردار ادا کرتے ہیں، اس قابل ہوتے ہیں ایک گروہ کے ہر مرکب کو ایک حیرت انگیز، خوشگوار طریقے سے ایک کام کرنے پر مجبور کر دیں۔

اسی طرح کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں دوسروں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی انوکھی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور یہ بات وہاں بالکل واضح طور سے دیکھی جاسکتی ہے جہاں ایک استاد، جس میں پیشہ وارانہ اور باڈی نقطہ نظر کے علاوہ اس بات کا بھی شعور ہو کہ یہ کام خدا کو بہت پسند ہے وہ اس طرح طالب علموں کے ذہنوں تک رسائی حاصل کر لیتا ہے کہ ان کے اندر چھپی ہوئی فطری صلاحیتیں باہر لے آتا ہے۔

## ایرٹھائی دائرے

N. W. E. Butler ایک جگہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس وقت کی ایک انوکھی اور بدلی ہوئی شکل بھی ہے اور یہ قوت ان لوگوں میں ہوتی ہے جو صرف اپنی ذات کی ہی موجودگی سے اپنے ارد گرد کے لوگوں کی نفسیاتی صلاحیتوں میں جان ڈال دیتے ہیں اگرچہ وہ خود اس صلاحیت کا برملا اظہار نہیں کرتے اور یہ ہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی زبان میں میں Developing Circle ایرٹھائی دائرے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے انگریزی ادواء میں کافی حد تک یہ بات ہوتی ہے کہ اپنی Vibration کو دوسروں کے ادواء میں بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ آج کے دور کے بہت سے روحانی ماہرین کہتے ہیں کہ یہ صلاحیت صرف مخصوص لوگوں میں نہیں بلکہ ہر شخص میں موجود ہوتی ہے مگر کسی کسی میں بیدار اور فعال ہوتی ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگوں میں یہ صلاحیتیں بیدار

کرنے کی ضرورت ہے۔

انگریزی ادواء کے بارے میں جاننے کے بعد ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دیگر ادواء کا کیا کردار ہے۔ دراصل زوج جو کہ جسمانی وجود کی اصل ہے جسمانی وجود کے بے شمار پرت ہیں ہر پرت ایک دوسرے سے جدا ہونے کے باوجود ملا ہوا ہے ہر پرت کا اپنا ایک کردار اور پہچان ہے اسی طرح زوج بھی بے شمار پرتوں کا مجموعہ یا مرکب ہے۔

اس نکتے کو مغرب میں تھیسوفی کی بنیاد رکھنے والے Colonel Olcott اور میڈم بلاڈسکی کی تصوریوں بیان کرتی ہے کہ تھیسوفی مکمل تعلیمات کے مطابق انسان کا صرف ایک لطیف جسم نہیں ہے۔ اسی طرح A. E. Powell لکھتے ہیں کہ ایٹریل جسم کے علاوہ قہقی، Causal اور انگریزی اجسام یا ادواء بھی موجود ہیں تھیسوفی کے مطابق مرنے کے بعد یہ مختلف لطیف اجسام بہہ جاتے ہیں یا جھڑ جاتے ہیں اور شعوری تحریکات کامیابی کے ساتھ سرگرم رہتی ہیں کچھ پرتوں میں یہ پرت رابطہ میں رہتے ہیں اور ہر پرت کی ایک الگ شخصیت ہوتی ہے اور روحانی دنیا میں یہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ ہارڈر مکلفن نے ان لطیف اجسام کی فہرست کچھ اس طرح پیش کی ہے۔

1- Ethric body انگریزی جسم

2- Mental body ذہنی جسم

3- Spiritual body روحانی جسم

4- Desire body خواہشات کا جسم

5- Radiant body رادیائی جسم (برقی لہروں کا جسم)

6- Resurrection body احیائی جسم

7- Luminous body نورانی جسم

8- Subtle body لطیف جسم

9- Fluidic body سیال جسم

Shinning body-10 روشن جسم

Phahtom body-11 بھوت جسم

Astral body-12 ایسٹرال جسم

اس فہرست سے کسی صاحب کو ممکن ہے اعتراض ہو سکتا ہے مگر یہ بات واضح ہے کہ روح کے پتے ہٹا کر، جیسے اور اس بات کو مغربی ماہرین علوم اور قیومونیوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ کرول انسان کی اس مادیاتی انٹرویو کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہر انسان کا ایک مادی جسم اور ایک دو Poles ہیں اس کے ساتھ ہی لطیف سطح پر ایسٹرال پاؤڈری ہوتی ہے اور مادی جسم اور ایسٹرال جسم کے درمیان جو چیز ہے اسے Aura کہتے ہیں۔ انٹجری اوراء کے بعد ہم چھ مادیاتی اوراء کے حوالے سے دیکھتے ہیں کہ اس Aura کے بارے میں مغربی محققین نے کتنی ریسرچ کی ہے۔

### ذہنی و جذباتی اوراء

مادیاتی علوم کے مصنفین نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ انسان کی جذباتی اور ذہنی فطرت کے بارے میں ایک واضح تقسیم پیش کر سکیں اور خاص کر جب ہم جذباتی ایسٹرال جسم اور ذہنی جسم پر غور کریں۔ ظاہر ہے یہ اس وقت تک ہو سکتا ہے اگر کوئی ایک مکمل انسان کا پوسٹ مارٹم کر رہا ہو اور یہ جب ہی ممکن ہے جب آپ اس کا اس طرح مطالعہ کریں جس طرح کوئی Anatomist کسی انسانی جسم کا مطالعہ کرتا ہے۔ ایک Anatomist کے سامنے ایک واضح اور مربوط اعضا اور اعصاب کا نظام ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وہ انہیں ایک الگ سسٹم Vascular system وغیرہ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ دماغ کے کسی کوئے میں وہ یہ بات بھی رکھتا ہے کہ یہ تمام کے تمام نظام ایک زندہ انسان میں اکٹھے ایک بہترین اور شاندار طریقے سے کام کر رہے ہیں اور ان کی انفرادی کارکردگی ایک انسان کی عام زندگی میں مجموعی طور پر کام کرتی ہے۔ اس طرح یہ بات بھی باطنی جائز ہے کہ جذباتی اور ذہنی Aspects کو الگ کیا جائے اور ساتھ ہی ان اجسام کو بھی جن

کے ذریعے یہ Aspects کام کرتے ہیں مگر جب ہم کسی زندہ انسان کی بات کرتے ہیں تو یہ بات ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ حقیقی مکمل کے دوران ہم ان دونوں کو الگ نہیں کر سکتے جس میں انسان اپنی موجودگی کا اظہار مادی طور پر کرتا ہے۔

مشرق اور مغرب دونوں جگہ جگہ علوم کی روایت میں اسی اصول کو ہمیشہ اپنایا گیا ہے اور وہ اصول ہے Kama Manasic Principle مشرق میں جذبات اور خیالات کو ایک ساتھ ہی لیا جاتا ہے اور اس کے لئے (کاما مانس) Kama Manas کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ (کاما) کا مطلب ہے خواہش، مانس کا مطلب ہے ذہن، ان دونوں کے اوپر وہ ایک اور چیز کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں اور وہ سطح ہے پاکیزہ خیالات کی، جسے Manasic سطح کہا جاتا ہے۔

مغربی روایات میں اس کو Ruach یا "معقول روح" کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ اس حلقہ کے اوپر ایک اور حلقہ یا بالہ ہے جسے "بالائی روح" کہا جاتا ہے۔ اس لئے مغربی ماہرین نے Kama Manasic کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر تحقیق کی ہے اور جذبات اور خیالات کو الگ کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ فطرت کی حکومت میں مکمل طور پر ایک بنیادی دوہرائی پایا جاتا ہے جسے ہم دو حصوں یعنی طاقت کا حلقہ اور جذبات کا حلقہ میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ہر سطح اور بنیادی نقاط سے مل کر بنی ہے یعنی تیز کی بناوٹ اور اس کی طاقت مگر ان کے تناسب میں فرق مختلف سطح کی بناوٹ کے لحاظ سے پایا جاتا ہے، جس طرح مادی زمین بناوٹ کی ایک سطح ہے مگر حقیقت میں یہ مظاہرہ ہے ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی توانائی اور طاقت کے نتیجے کا اور اس کا سب سے اہم خاصہ Intertia ہے یعنی مادے کی وہ خاصیت کہ وہ از خود حرکت نہیں کرتا۔

یہ استحکام کی ایک سطح ہے اور جسمانی مادہ بذات خود ہی اپنا مقام یا حالت نہیں بدلتا جب

تک کہ کسی برونی قوت سے اس پر دباؤ نہ ڈالا جائے۔ جسم کی انٹری سطحی ہی وقت اور مادہ ہے جسے ہم بناوٹ یا شکل کی صورت میں سمجھتے ہیں جسم کی جسمانی سطح پر جذباتی یا آسٹریل سطح پر حالت اس کے برعکس ہوجاتی ہے۔ آسٹریل لائن کے اصل جوہری خاصیت ہی شدید حرکت پسندی ہے اور یہ مائع یا سیالی ہوتا ہے اور اس میں سیلاب فطرت خاصیت ہوتی ہے کہ جیسے جیسے تاثرات اس پر اثر انداز ہوں یہ ہزاروں ضد و خال میں جلد از جلد خود کو فعال بنائے اس کو روشنی کا ایک ایسا بالہ یا حلقہ کہا جاسکتا ہے جو فوری طور پر کسی عارضی بناوٹ میں تبدیل ہو سکے۔

### علامات یعنی Symbols

آسٹریل حلقہ میں بنیادی طور پر دو نش کیمسلی خصوصیات کام کرتی ہیں ایک وہ اثر جو ہمیشہ آسٹریل جوہر کو مددگار رہتا ہے۔ یہ بناوٹ جو کہ آسٹریل لائن کے لئے ذاتی اور مانوس ہوتی ہیں ایک عام روشن ضمیر انسان اسے نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ تمام انسانی تجربات سے اس قدر دور ہوتی ہیں کہ عام روشن ضمیر کے دماغ میں یہ بات ہی نہیں ہوتی کہ کس طرح یہ بناوٹیں سمجھی جائیں۔ واحد طریقہ جس میں ان مانوس بناوٹوں کو بیدار شعور میں لایا جاسکتا ہے وہ ہے علامات کا مطالعہ استعمال اور یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر مشاہدہ کرنے والوں نے یہ بات ضروری سمجھی کہ علامات کے استعمال سے مدد لی جائے۔ چاہے کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات ہی کسی شعوری دماغ میں کیوں نہ منتقل کی جائے مگر علامات کا اس طرح استعمال اس بات کی ضرورت پر زور دیتا ہے کہ اس میں بہت زیادہ نریک اور اخراستینڈ تک ہونا چاہیے۔

### بناوٹ

دراصل دماغی سطحی آسٹریل لائن کی "بناوٹ" کی سطح ہے اور یہی وہ سطح ہے جو کہ فنی تحریکات سے جنم لیتی ہے اور جو آسٹریل حلقہ میں منتقل کردی جاتی ہیں۔ اور فوٹو ای چارج ہوجاتی ہیں اس خاص سطح کی "علاقہ" سے ہم یہ کہہ سکتے کہ آسٹریل روشنی میں ان گنت اور لاتعداد اشیاء کو تلاش نہ ضروری ہے جو کہ خیالات کی حرکات سے تعبیر ہوتی ہیں اور اس سطح کے ٹپک دار جوہر

سے بنتی ہیں۔ ان اشیاء اور بناوٹوں میں کچھ بالکل ایسا تاثریاد یا وقتی ہوتی ہیں جیسے کسی خاصوش اور پرسکون جھیل پر گزرنے والی ہوا لہریں، بناوٹی ہیں۔ مگر باقی اشیاء بہت زیادہ مستقل اور زیادہ دیر تک رہنے والی ہوتی ہیں اور یہ کچھ حد تک آسٹریل دنیا کا ایک مستقل ماحول بن کر رہتی ہیں۔ اور ان میں بہت زیادہ معروف ہیں "جنت" اور "جہنم" کیونکہ مذہبی لڑ بچوں میں عام طور سے بیان کئے جاتے ہیں۔

چنانچہ یہ بات بخوبی سمجھی جاتی ہے کہ دماغی قوت موجود ہے جو ہمیشہ اور بناوٹ بناتی ہیں اور یہ بناوٹیں آسٹریل جوہر سے طویل یا قلیل عرصے تک رہنے سے تیار ہوتی ہیں، کیونکہ Astro Mental Aura جو ہم سب کے ارد گرد موجود ہوتا ہے یہی وہ حلقہ ہے جس میں یہ تمام ترقواتین کام کرتے ہیں۔ ہمارے خیالات اور ہماری سوچ ہمارے Astro Mental Aura میں اشیاء بناتی ہے۔ یہاں تک کہ اجتماعی سوچ ایک پوری Community یا انسانیت Humanity کی آسٹریل روشنی میں ہمیشہ تعبیر کرتی ہے اور اسے اگر ہم ایک جدید نام دیں وہ ہوگا اجتماعی لاشعور اور جیسا کہ کہا جا چکا ہے کہ ایک روشن ضمیر آنکھ کے لئے اور ادا ایک چمکدار اور رنگین بالہ کی صورت میں نظر آتا ہے جو کہ ہر ایک کو اپنے حلقہ میں لئے ہوئے ہے۔

اگر اس Aura کی حد شداد یا قیاس کے ہدایتی اور وقتی ترقی کے مطابق مختلف ہوتی ہے اور اس طرح اس کے رنگوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور ان رنگوں کی مقدار بڑاؤں اور گہرے کے گہرے اور خاکی شینڈ سے شروع ہو کر چمکدار پیلے رنگ سے لے کر نیلے اور چاشی شینڈ تک ہو سکتے ہیں کبھی کبھار خاص منہری روشنی کی کرشمیں بھی نظر آسکتی ہیں مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ آجے پیلے رنگوں پر بات کرتے ہیں۔

### رنگ Colour

اجسام کی رنگت اس کے جوہروں کی ایک خاص فریکوئنسی یا ارتعاش Vibration کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لوہا اس لئے لوہا ہے کہ اس کے جوہر ایک خاص فریکوئنسی پر Vibrate کرتے

ہیں اسی طرح پتھر اسی لئے پتھر ہے کہ اس کے جوہر ایک خاص فریکوئنسی پر Vibrate کرتے ہیں۔ روشنی جو کہ بظاہر سفید نظر آتی ہے اس کے بھی سات رنگ ہوتے ہیں کائنات کی ہر شے میں یہ سات رنگ نظر آئیں گے۔

اگر منشور Prism سے سورج کی روشنی کو گزرا جائے تو اس کی سفید روشنی Prism سے گزرنے کے بعد سات رنگوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس طرح اسی Prism سے دیکھیں تو ہر شے ہمیں یہ سات رنگ منعکس کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ اسی طرح انسان کے جسم پر رنگوں کا اثر ہوتا ہے اور رنگوں میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ مگر قہر اپسٹ رنگین پانی سے علاج کرتے ہیں۔ انسان کے بیمار ہو جانے سے Aura کی قدرتی رنگت میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ یونانیوں کے دور میں اور قدیم مصریوں کے دور میں "روشنی کے مندر" یعنی Healing Temples of light ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کا ایک مندر بمبلی پلس Heliopolis میں واقع تھا جس میں مختلف رنگ اور روشنیوں سے علاج کیا جاتا تھا۔ قدیم ہندوستان میں اور چین میں رنگین روشنیوں سے علاج کا طریقہ بہت قدیم سمجھا جاتا تھا چونکہ روشنی اور حرارت سورج کی پیداوار ہیں لہذا یہ ایک قدرتی طریقہ علاج ہے۔ یہ سب تاریخ سے ثابت ہے اور وقت اور تجربت اس پر صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔

رنگ، ساخت، آواز اور خوشبو

مغربی ممالک اور دنیا بھر میں اوراپ، ہر حیدر، صبرج اور گہرائی سے مشاہدہ کیا گیا تو دلچسپ قسم کے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ مثلاً دو لوگ جو روشن ضمیری Clairvoyance بھی صلاحیت سے مالا مال ہیں یا روحانی بزرگ Spiritual Persons یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے مادی جسم سے روشنی کے اخراج کے علاوہ رنگ، بناوٹ اور آواز بھی ظاہر ہوتی ہے۔ علم کے شوقین قاری کے لئے اس میں موجود ہر بات معنی خیز اور دلچسپ ہے۔ مندرجہ ذیل کچھ ٹیپوگرافیا تیس نوٹ کی نگلی ہیں۔ مگر وہ بیان میں دے کہ یہ صرف عام باتیں ہی ہیں۔

چنانکہ رنگ کائناتی علامتیں ہیں مگر جس طرح ہر شخص مختلف رنگوں کے بارے میں رد و عمل

کا اظہار کرتا ہے یہ بات ہمیں اور انی خلاف کے بارے میں اصلاح کا اظہار کرنے کی۔ مزید یہ کہ جس پس منظر میں ایک شخص کا اوراپ Aura دیکھا جاتا ہے یا جو لباس وہ شخص پہنتا ہے اس کے اوراپ کے رنگوں میں تو خود اہمیت رد و بدل کر سکتا ہے۔ اسی لئے مشاہدہ کرتے وقت نہایت ہوشیاری اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ نفسانی نقطہ نظر سے اوراپ کو کھنکا ایک عام طریقہ کار ہے خاص کر جب لوگ اندھیرے یا سادہ Backdrops میں کھڑے ہوں اور فریڈا شیٹ یا پگھلے رنگ کے کپڑوں میں تو مختلف ٹیکنیک سے اوراپ کو دیکھا یا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے

سورج کی روشنی کو سات قدرتی رنگوں میں تقسیم کر کے ہر رنگ کی ہر سے مختلف بیماریوں کا علاج کیا گیا، تجربہ ثابت ہے ثابت ہوا ہے کہ مختلف قسم کی روشنی کی لہریں انسانی اعصاب کو سکون دینے کا باعث بنتی ہیں۔ سورج کی روشنی یا رنگین لہروں اوراپتھر سے ہی ہمارے اجسام میں حرارت اور زندگی ہے۔

گلاب کی سرفی اس لئے ہے کہ پھول پر پڑنے والی سورج کی روشنی سرخ رنگ منعکس کر دیتی ہے باقی چھ رنگ پھول میں جذب ہو رہے ہیں اسی طرح باقی اشیاء بھی ہیں جو رنگت کسی جسم کی ہے وہ منعکس ہو رہا ہے اور باقی رنگ جذب ہو رہے ہیں اسی طرح سیاہ رنگ میں ساتوں رنگ جذب ہو جاتے ہیں لہذا اشیاء سیاہ نظر آتی ہیں۔ کالے رنگ کی چھتری سورج کی شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے۔ اس لئے سورج کی شدت سے بچنے کے لئے سیاہ رنگ کی چھتری استعمال کرتے ہیں۔ رنگوں سے علاج کر کے بہت سی بیماریوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف جیٹرائل سائنسز جو بی لکھا میں رنگوں سے علاج کے کورس "کلر تھراپی" کی باقاعدہ کلاس جاری ہیں۔ شاہنشین جوانی لافانہجج کر معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ رابطہ کے لئے موبائل نمبر یہ ہے (0300-4967412)

جس طرح ہمارے حکام مٹی میں سورج کو مرکز کی کردار حاصل ہے اور روشنی ہر طرف پکھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح جسم کے اندر سورج ہے جو ہمارے اندر ابھری تلخ تھک ہر ذرے میں

موجود ہے اور ان اندرونی اجسام کی گھول دہی انہی یا اخراج سے ہی ہمارے جسم کے چاروں طرف موجود بال یعنی Aura ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارے جسم کی اصل بنیاد روشنی کا جسم یا اوراء ہے اس لئے مختلف رنگ کے کپڑے، روشنی اور رنگین پانی ہمارے اوراء میں کمی بیشی کا سبب بنتے ہیں۔ اور رنگ و روشنی سے علاج درحقیقت اسی قسطے یا نظریہ سے وجود میں آیا ہے کہ بیماریاں یا اوراء کے رنگوں کے عدم توازن کو یا پتھری سطح پر روشنی اور رنگ کے درودوں سے ہی تحریک کر دیا جائے تاکہ رنگوں کے عدم توازن سے پیدا ہونے والی بیماری مادی وجود پر اپنے اثرات ظاہر کرنے سے پہلے ہی ختم کر دی جائے یا اگر بیماری ہے تو بغیر کسی Side effect کے ہی بیماری کو یا پتھری سطح سے غائب کر کے جسمانی سطح سے بھی ختم کر دیا جائے۔ مختلف رنگوں کی مختلف سائنسی یا نفسیاتی تعریف کی جاتی ہے جو درحقیقت اس کی روحانی یا پتھری خصوصیات کی تفصیل پہنچی ہوتی ہے۔

مثلاً۔۔۔ آگ کو سرخ رنگ دیا جاتا ہے۔ پانی کو نیلا رنگ دیا جاتا ہے۔ ہوا کو بنفشی رنگ دیا جاتا ہے۔ اور مٹی کو زرد یا سبز رنگ دیا جاتا ہے۔ اور انہی کو ہلکا نیلا رنگ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ان مختلف رنگوں کے اثرات بھی ہمارے مادی اور روحانی جسم پر مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً مشرق میں مختلف رنگ ان مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں یا ان کی درج ذیل خصوصیات نہ صرف اوراء بلکہ مادی وجود کے لئے مفید ہیں۔

### 1- نیلی روشنی

دماغی امراض پر یہ حدی پڑی گردن کے مردوں میں خرابی اور پریشن ختم کرنے کے لئے۔

### 2- زرد روشنی

نظام ہضم، جھرس، ریاح، آنسوؤں کی دق، پیشاب، قیہ، بوسیر، معدہ کا السرور وغیرہ کے لئے۔

### 3- نارنجی روشنی

سینہ کے امراض کے لئے۔

### 4- سبز روشنی

پانی بلبل پر پیش اور خون کی حدت سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً جلدی امراض، نارس، آتھک، ہوزاک، چھپ و غیرہ کے لئے۔

### 5- سرخ روشنی

لو بلبل پر پیش، ہنسیا، گھٹیا، دل کا گھٹنا دل کا ڈوبنا، توانائی کا کم محسوس ہونا، بزدلی، نرہیں، بریک ڈاؤن، دماغ میں مایوس کن خیالات کا آنا، موت کا خوف، ادھنچی آواز سے دماغ میں جھٹ محسوس ہونا وغیرہ کے لئے۔

### 6- جامنی روشنی

مردوں کے جنسی امراض اور خواتین کے اندر رحم سے متعلق امراض کے لئے۔

### 7- گلابی روشنی

مرگی، دماغی دورے، ذہن اور حافظہ کا ماف ہونا، ذرا خوف، عدم تحفظ کا احساس، بزدلی سے متعلق منفی خیالات آنا، دنیا کی بیزاری سے نجات پانے کے لئے۔

اس طریقہ علاج میں رنگین مراقبہ، رنگین پانی اور رنگین روشنیوں سے براہ راست علاج کیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں جب اس طریقہ علاج سے مختلف تجربات کئے گئے تو بالکل صحیح نتائج کچھ اس طرح سامنے آئے اور ان رنگوں کی یہ خاصیت انہیں محسوس ہوئی۔ جو درج ذیل ہیں۔

### 1- نیلا رنگ

ذاتی سکون، الہامی یا وجدانی فطرت اور انکی خلاف پر Trauma اور درد کے آرام کے لئے نہایت مفید اور موثر ہے۔



## 2- گہرا نیلا

صدے کی کیفیت کے لئے ٹھیک نہیں اس کے برعکس بے خوابی کی شکایت کے لئے موثر، ایک ہر شعاع کی صورت میں یہ اطلاع اور علم کے آنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ روحانی شخصیات جاسمیل یہ رنگ ظاہر کرتی ہیں۔

## 3- آسمانی نیلا (ہلکا نیلا)

پینے کے طریقہ کار سے متعلق مثبت جذباتی صحت کے لئے۔

## 4- فیروزہ رنگ

مخفی علوم کے معاملات میں سیر نہ ہونے والی غلیظت۔

## 5- براؤن اور کالا

براؤن: خوف طبع اور گری ہوئی سوچ، رسولی اور تیسرے امراض میں اوراء میں براؤن یا کالے رنگ نظر آتے ہیں۔ اس کے برعکس گہرا اور طاقتور براؤن زمین کے لئے عزت اور گہری کشش کا اظہار کرتا ہے۔

کالا: رکاوٹ، بیماری یا اندھیرے راست، غیر متوقع واقعات اور ڈپریشن کو ظاہر کرتا ہے۔

## 6- سبز (ہرا) Green

(عام ہرا) صحت کی بحالی، شخصیت کی نشوونما، امید، دستیابی، اظہار و انکشاف، نئی زندگی و اصلاح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

گندہ ہرا: حسد، تنقیدی رائے، بعض اوقات جھوٹ اور تصنع

Pastal Green پستال آہستہ آہستہ ارتقاء

Sage Green پلک اور برداشت

## Emerald Green

نشوونما، رجحان، صلاح و بہبود، نیک دلی۔

## Pine Green

اسٹریس اور تھکاؤ کو کم کرنے کے لئے بہترین۔

## 7- سرمئی اور سفید: (گرے Gray)

قوت برداشت کی کمی، تصورات کا فقدان، پابندی سے بھرا تصعب۔

## سفید

محفوظ، سچ، خواہشوں، صاف توانائی۔

## دھاتی رنگ

## 8- نقرئی Silver

اُجالا کرنے والے، خالص، چاند کی صفات و فطرت بہت اچانکی طور پر اہمیت کے حامل حالات و واقعات۔

سفر Golden سورج، مردانہ ذات کا آج اور توانائی بڑا دھتور Spheric

energy اور لہروں میں پلایا جاتا ہے۔ (مخفی کے لئے ایک بہترین اور مدد جہت کام کرنے والا رنگ، عمرات اور Bandaging کے لئے) حفاظت کے لئے اچھا رنگ

## 9- اورنج Orange

منضبط مقاصد، بغر و غیبت کے لئے، اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ جسم اور ذہن کو متوازن کرتا ہے۔ تبدیلی حالت کی طرف اشارہ کرنے والا رنگ۔

Apricot تسکین بخشن خصوصیات، یہ رنگ نفسیاتی طور پر وضع اور سلوک ترمیم دیتا ہے، دوسری نقصان دہ توانائیاں کو متوازن کرنے میں مدد دیتا ہے۔

## چمکدار اور تچ Bright Orange

یہ ترکیات کا رنگ ہے۔ جان ڈالنے والا جو شیا رنگ۔

## براون اور تچ Brown Orange

زیریں چمکدار میں اگر ہو تو آنتوں کی بیماری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور اس کے دوسرے حصوں میں یہ فتوہ کی، سستی اور دباؤ کے احساس کی نمائندگی کرتا ہے۔

## ارغوانی Purple

عام ارغوانی نفسیاتی اور عقلی طاقتوں کا شعور، روحانی فطرت، تیسری آنکھ (Third eye) کے چمکدار ایک چیز ارتعاش پیدا کرنے کا کردار ادا کرتا ہے۔

## 10 Violet

فتیوں کی انشودنا کو کنٹرول کرتا ہے طلاق وادیات کے شطانی Process میں مدد دیتا ہے بخار اور بد ہضمی میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

## 10 سرخ Red

عام سرخ رنگ جسمانی، مادی فطرت کا مظاہرہ لال رنگ توانائی میں اضافہ کرتا ہے لوہے پریش کو ختم کرتا ہے اور دوران خون کے لئے بہتر ہے۔

گہرا سرخ شدت کی علامت، جنون و عیش کی علامت

گلابی Pink شفقت آمیز توانائی، غیر مشروط محبت اور بے غلوں دہنی کا مظہر ہے۔

## 11 چملا Yellow

عام چملا تخلیقات، شعوری افعال کی علامت، اس کے دھندلے اور بے روشی شینڈز بیماری کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

## چمکدار پتلا Bright Yellow

یکسوئی، علم منطق کا مظہر ہوتا ہے۔

## Mustard

اس کی موجودگی چالاک، پھرتی، مہارت اور ہنرمندی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

## Pastel

کسی شخص کے اور اس میں اس Pastel رنگ کا ہونا زبردست متاظرہ، مباحثہ اور دلیل جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔

## اور اس کی شکل اور بناوٹ

یہ صلاحیت اشیاء و شایسی کی صلاحیت کی طرح ہے۔ اور اس کی شکل و بناوٹ کو عام طور پر باجھ سے دیکھا یا محسوس کیا جاسکتا ہے۔ مگر بہت سے اشخاص خاص کر بہترین معالج کے لئے ہوسکتا ہے کہ بعضی طور پر بھی اس کا جاننے سے ان متناہت کے باہر اور اس کی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جب آپ کسی بھی شخص سے بہت قریب ہوں اسے حواس کو وسعت اور ترقی دینے کی کوشش کریں خاص کر جب آپ کسی بڑے جہم لٹ میں سوار ہوں اور دیکھنے کہ آپ کیا Feed Back حاصل کرتے ہیں۔ بہر حال تجربہ تواتر اور مشاہدات سے اور اس کی بناوٹ اور شکل کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں اور اس کی خصوصیات کا جس طرح اندازہ لگایا گیا اور جو شخص بھی ثابت ہوئیں درج ذیل ہیں۔

## 1- ہموار Smooth

یہ سادہ امن پسندی، نیک فطرت اور صحت کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔

## 2- سخت Hard

بند اور تنگ ذہن، گوشہ نشینی، رسولی، اعصاب میں ٹھنکن کی دلیل۔

## 10۔ بے ڈول Bulging

درد اور نمیشن کی جگہ جو حواس کو متاثر کرے یہ بیماری کے عیاں ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہو سکتا ہے

## 11۔ دمنائے دار Jagged

اکثر غصہ اور شدید جذبات کی علامت ہے۔

## 12۔ لیس دار Sticky

عدم تحفظ، ایمانداری کی کمی، چیکو فطرت، ذاتی معافی کا مسئلہ اس Shape کی صورت میں یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ اوراد میں کب کا کام کرتا ہے۔

## 13۔ خاردار Prickly

بے تکلفی کا خوف، وہ جگہ جہاں تپا کر دیئے والا اور اندر تک سرائیت کر جانے والا درد ہو، اکثر بد اخلاقت کرنے والی شخصیت۔

## 14۔ واضح کنارے Distinct Edges

واضح اور باہر کی طرف کنارے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ شخصیت ایک مضبوط ارادہ کی اور جفا شخصیت ہے اور اکثر ضدی ہونے کی دلیل بھی ہے۔

## 15۔ مچھوروں دار Swirling

وہ لوگ جو اوراد کو دیکھ نہیں سکتے یا محسوس نہیں کر سکتے اکثر وہ آواز جو وہ Altered حالت میں سنتے ہیں ایک نعم البدل کے طور پر اشارہ کرتی ہے۔ یہ وہ آواز یا غل ہے جو روحانی کانوں سے سنی جاتی ہے۔ اسے ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح ایک بہرہ آوری میوزک کو "محسوس" کرتا ہے اور تکنیکی طور پر اس صلاحیت کو روشن سامع Clairvoyance کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔ مختلف قسم کی اورانی آوازیں مختلف خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جو کچھ اس طرح

## 3۔ خارش Itchy

یہ ہناوٹ خردی نہیں، جھوٹ اور جلد کی بیماریوں کی علامت ہے۔

## 4۔ گڑھے Bumpy

اگر اوراد میں کسی جگہ ایسا Shape پایا جائے تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ جگہ مکمل طور پر بیماری کی نشانی ہو سکتی ہے۔

## 5۔ نرم Soft

یہ لچک، ہمدردی اور ممکن طور پر کثیر ہناوٹ کی طرف اشارہ ہے۔

## 6۔ Static

اوراد کا ساکن ہونا غیر نرم آہنگی لفظ رواہ اور رگوں یا نسلوں (Nerves) کی باقاعدگی کی طرف اشارہ ہے۔

## 7۔ کھردرا Rough

اضطراب، جھوٹ، بے ایمانی یا بے ایمانی کی نشاندہی

## 8۔ سرد Cold

اگر اوراد کی ہناوٹ میں سردی ہے تو نتیجہ یہ ہے کہ وہ جگہ ہے جہاں پر توانائی کی گردش ٹھیک طرح نہ ہو ایک تھمائی پسند شخصیت۔

## 9۔ گرم Hot

وہ ایریا جہاں جسم توانائی کو Focus کرتا ہو خاص کر Vital Organs کے

قریب۔

سے ہیں۔

Rhythmic, Steady

منظم، ریٹمک، مناسب، توجہ دہ۔

شدید اور اونچی سانس دہ:

توانائی، ممکنہ بدحواس محسوسات، ہائی بلڈ پریشر، اکثر جسمانی یا جذباتی تشدد۔

گہری جھنجھٹا ہٹ: ڈپریشن، توانائی کی کمی، اداسی۔

ہلکی گھنٹیاں Light bells: ذاتی اطمینان، صحت کی بحالی، خوشی، فرحت۔

سی سی (سانپ جیسی آواز) Hissing: مٹھلوک، حسد، غلط فہم کی، احساس کی ایسی گہری آواز۔

جوا سٹرپس پیدا کر دے۔

نغمہ Melodic: ہلکی ہم آہنگی، چاق و چوبند، مناسب اور سمارٹ اوراد۔

ساکن Static: اشارہ کو سمجھنے کی صلاحیت کی کمی، ردِ اچلا کا فقدان، خود کو زندگی

سے دور لے جانا۔

Smells: حواس کی تقاریر میں آگاہی، نقطہ Smell کا ہے ہر معالج کے پاس کوئی

نکتہ کی جس بہت تیز ہوتی ہے جسے وہ بہت کامیابی سے استعمال کرتا ہے اور اسی طرح Smell ہے

کہ بار بار انہیں اور ان کو پڑھنے اور سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ وہ لوگ جنہیں حقیقی طور پر یہ صلاحیت

دریافت کی گئی ہے وہ اس سب کی متعدد معلومات کو سمجھ لیتے ہیں۔ اس طرح تجربہ کے وقت ان کے

پاس ایک نہایت مضبوط بنیاد موجود ہوتی ہے۔ اس لئے ہر معالج کے لئے یہ بات بہت کارآمد اور

اچھی سے کہ وہ اپنی تمام تر حسوں کو ترقی دیں جتنا کہ ذاتی طور پر اور جسمانی طور پر ممکن ہے۔ مختلف

خوشبو کے حامل اور مختلف خصوصیات رکھتے ہیں۔

بیٹھا، ایس دار: بے ایمانی، جھوٹو، جسمانی طور پر اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ وہ شخص

اپنے آپ میں زیادہ گمن ہے۔

برسات کی خوشبو: مطمئن شخصیت جس میں اورائی توانائی بغیر رکاوٹ کے بہہ رہی ہو۔ اگر

دو صحت یاب ہو رہے ہوں تو اس Smell کا ہونا ایک بہترین سائن ہے۔

تیز و تلخ مہک: رکاوٹ، افسردہ، سڑکس، تلخ جذبات، اکثر غصہ اور جلانے والا رویہ۔

ہلکی پھولوں کی مہک: اکثر و بیشتر پھولوں کی مہک اتنی واضح ہو جاتی ہے کہ بچکانہ لی

جاتی ہے مثلاً اگر گلاب کی خوشبو ہو تو اس شخص کے صحت میں گرفتار ہونے کی طرف اشارہ

ہے۔ پھولوں کی مخصوص مہک یا عطری کی مہک اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ذہن کی گہری اور

مضبوط رہنمائی حاصل ہے۔ بہر حال اس مہک کا ہونا خوشی، اطمینان اور لہریزی کی علامت ہے۔

ہلکی شراب اور پھپھوند کی مہک: یہ Smell کی گہرا شدید گردے کا انکشاف اور

متعدد مہک امراض کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ جسمانی وجود دوبارہ

حی میں تبدیل ہو رہا ہے (ختم ہو رہا ہے) جس سے اس کی ابتدا ہوئی تھی۔

تیز مٹی کی مہک: نشوونما بنی ابتدا، ماحول، اعصابی صحت کے بارے میں اچھی آگاہی، وہ

شخصیت جس کی بنیاد اچھی ہو، صحت کی بحالی کی طرف کا حزن، قدیم معالج کا یہ نظریہ تھا کہ اچھی

دراز تقریبی بنیادیں کو ختم کر دیتی ہے۔

پھولوں کی مہک: پھولوں کی طرح یہ بھی اپنی قسم کی طرح ہی ہے۔ اور ہر حال میں، پھولوں کی

مہک جذباتی اور جسمانی طور پر نشوونما اشارہ دیتی ہے۔ اس بار، کی علامت ہے۔ جتنوں غذا، صحت

آرام اور بہترین جسمانی صلاحیت کی طرف اس شخصیت کی توجہ ہے۔

اور اہم کو براہ راست دیکھنا

اورانی بصارت کو ترقی دینے کا ایک طریقہ براہ راست دیکھنا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسی وقت ایک فریب نظر بھی ہو سکتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اس فریب نظر میں کوئی بھی جسمانی جملہ ہو جائے اس میں آپ کی آنکھیں بہت زیادہ جھک جاتی ہیں اور زیادہ نظر تبدیل ہو جاتا ہے اور اسی طرح شہید جو رہتا ہے جتنی دیر ہو جاتی ہے۔ تنقید جتنا اس کو معاملہ میں اور ابھی لیا جاتا ہے جب کہ یہ محض بصری تصحیح کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس لئے اس مخصوص طریقہ کار کو اپنانے وقت اور Aura کو دیکھتے وقت یہ ضروری نہیں کہ آپ Fixed ہو کر کسی شخص کو دیکھنا شروع کر دیں بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے اوراد آپ مشاہدہ کریں وہ ایک چارک چکر کھڑا ہو اور جھل کی طرف سے مدھمی روشنی اس پر پڑ رہی ہو۔ آپ یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ ایک لطیف روشنی کا افراغ نظر آ رہا ہے تو شروع میں انگریزی اور انظر آتا ہے کیونکہ اس کا ادراک نہایت آسان ہوتا ہے یہ اوراد جسمی سطح سے محض دواغ اوپر نظر آتا ہے۔ اب چونکہ آپ کا معمول ایک تاریک بیک گراؤند کے سامنے کھڑا ہے تو آپ بیٹھ جائیں اب تنگی کا اندھہ کہ اس طرف خاموشی سے دیکھیں اور اس کے ساتھ ہی یہ کوشش کریں کہ آنکھیں تھوڑی سی Out of focus رہیں اور یہی اس طرح ہوتا ہے کہ آپ معمول کے چہرے سے دواغ تک فوکس کریں۔ اس کا مطلب ہوگا اس کی حقیقی شبیہ دھندلی کرنا قابل ادراک ہے اگرچہ اس کی آؤٹ لائن نہایت واضح ہوگی۔

آنکھوں کا یہ ارتکاز دراصل ایک چھوٹی سی مشق ہے جس میں مشاق ہونے کے لئے آپ کو کچھ وقت لگ سکتا ہے مگر خاموشی سے اور بار بار کرنے سے آپ اس کے فوائد حاصل کرنے لگیں گے۔ یہ صلاحیت درحقیقت ہم سب کے لئے لاشعوری داغ میں موجود ہے ضرورت اس کو بیدار کرنے کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ مزید تجربات بھی کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں تقریباً ایک دوسرے کو چھو رہی ہوں اور پھر آہستہ آہستہ انہیں

اسی تاریک بیک گراؤند میں دور لے جانے کی کوشش کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ اگر اس طریقہ میں آپ کو کامیابی ہوگی ہے تو سرسری روشنی کی لہریں نظر آ رہی ہیں۔ جو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں جاری ہوں گی۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ لہریں ابھی بھی انگلیوں سے جڑی ہوئی ہیں مگر اب ان کی سمت قطر Diagonal ہوگی۔ بعد میں آپ یوں بھی کر سکتے ہیں کہ اس سرسری روشنی کو صرف ایک انگلی پر جمع کریں اور دیکھیں کیا ہوتا ہے اور اس طرح آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ یہ لہریں آپ کے ہاتھوں سے آپ کے دوست کے ہاتھوں کے درمیان میں بھی بہہ رہی ہیں۔

جب آپ اس تکنیک میں ماہر ہو جائیں جو کہ ایک نہایت اعلیٰ کامیابی ہے تو آپ اسی تکنیک کے ذریعے پودوں کے اوراد کو بھی دیکھ سکتے ہیں اس کے بعد مزید آگے آپ معدنیات Minerals کی مختلف قسموں Radiation بھی بخوبی دیکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ آئیے اوراد کو دیکھنے کے ضمن میں کچھ اور مشقیں دیکھتے ہیں۔

### پہلی مشق

سب سے پہلا ایسا یہ کرے کہ اس کتاب میں جہاں روشنی کی مقدار کو کنٹرول کر سکیں اب تمام درجے بند کر دیں تاکہ اندھیرا ہو جائے مگر اتنا کہ آپ دیکھنے کے قابل رہیں۔ ایک ٹیبل پر ایک کالا کپڑا بچھ دیں ٹیبل آپ کے سامنے ہوئی چاہئے اب اپنے ہاتھ اس کے تقریباً دواغ اوپر رکھیں اپنی آنکھیں بند کر لیں اور گہرائی میں پر سکون انداز میں سانس لیں۔ جب اپنی آنکھیں کھولیں تو براہ راست دیکھتے سے نہیں بلکہ محیطی اشارات میں دیکھنے سے نظر آتی ہے۔ اپنی توجہ ہاتھوں کے کناروں کے تقریباً آدھے سے ایک انچ کے قطر پر رکھیں۔ مایوس نہ ہوں اگر اسی وقت آپ کو کچھ نظر نہ آئے تو اپنی آنکھیں بند کر دیں اور دوبارہ ایک گہرا سانس لیں اب آنکھیں کھولیں اپنی آنکھوں کو تھوڑا وقت دیں کہ وہ اس دھندلے میں دیکھنے کے قابل ہو سکیں۔ اگر کچھ نظر نہ آئے تو اپنے پہلے ہاتھ کے نزدیک کریں اور دیکھیں کہ آپ کی کھوپڑی کر رہے ہیں۔ عام طور

سے ہر شخص میں ایک مخصوص حس بہت طاقتور اور فوری رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ اپنے تجربہ بات ایک رپکارڈ بتائیں اس بات کو نوٹ کریں کہ آپ کی کون سی حس خوابیدہ ہے اس ایکسر سائز کو روز دہرائیں۔

## دوسری مشق

یہ طریقہ براہ راست مشاہدہ سے ملتا جلتا ہے اس کے لئے آپ کو ایک ساتھی کی ضرورت پڑے گی۔ ایک کمرے کا انتخاب کریں جس میں ایک دیوار پر کسی قسم کی آرائش نہ ہو کہ جس سے آپ کی توجہ ہٹ جائے دیوار کا رنگ کالا، سفید یا گرے ہو تو زیادہ بہتر ہے اس طرح اوراء کے رنگ واضح طور پر نظر آئیں گے۔ ایک کمرے کی دیوار کے دو یا تین فٹ کے فاصلے پر رکھیں اور اپنے ساتھی کو کہیں کہ اس پر بیٹھ جائے۔ آپ کمرے کے دوسرے کونے پر بیٹھیں اس طرح کہ روشنی آپ کے پیچھے سے آ رہی ہو کسی کھڑکی سے یا پھر روشنی مدھم ہونی چاہیے۔ اب اپنی توجہ ایک طرف کرنے کے لئے پہلے کا طریقہ اختیار کریں جب اپنی آنکھیں کھولیں تو کسی مخصوص چیز کی طرف نہ دیکھیں بس اپنی نگاہ دیوار کی طرف رکھیں۔ دیکھیں کہ آپ کے ساتھی کے اوراء کو آپ کو کتنی عجیب یا اس کا شبیہ یا پھر روشنی کا حلقہ یا بالوں کی طرح مدھم سا کچھ نظر آ رہا ہے اپنی بصارت کا لحاظ براہ رکھیں تا کہ اس پر دوس میں مدھل نہ گئے۔

اگر آپ اس میں کامیاب ہو گئے ہیں تو اس کو جاری رکھیں اور اپنے ساتھی سے کہیں کہ وہ یکہ مخصوص چیز کے بارے میں سوچے خاص کر اس کی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا لمحہ کے بارے میں اور پھر دیکھیں کہ وقت کے ساتھ اس کے اوراء میں کسی قسم کی تبدیلی آ رہی ہے یا نہیں۔ مثلاً ایک خوشگوار اوراء کے گرد ایک گلابی اور لطیف شبیہ کی موجودگی میں اضافہ کر دیتی ہے اور اگر یہ یاد دہانی یا محبت سے وابستہ ہے تو پھر یہ شبیہ دل کے مرکز Heart Chakra کو بھید کرے گا۔ اگر آپ کی بہت سی کوششیں اس مشق میں کامیابی سے اہمکار ہو جاتی ہیں تو پھر اپنے دوسرے حواس کو بھی چیک کریں کہ وہ کیا مدد دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ روحانی نظر صرف آپ کی آنکھوں پر انحصار نہیں کرتی

اورائی رنگوں کی Vibration کا مختلف درجوں پر ادراک کیا جاسکتا ہے

## تیسری مشق

اس مشق کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ آپ دوسروں کی اورائی انرجی سے اور بھی زیادہ واقف ہو سکیں اور یہ یکمیل کی طرح دل چپ بھی ہے۔ اپنے ساتھی کی طرف سامنے کھڑے ہو کر اس سے کہیں کہ دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ اس کی ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں اور دونوں انگوٹھے ایک دوسرے کو چھو رہے ہوں۔ اب آپ اپنے ہاتھ بھی اسی طرح رکھیں مگر آپ کی ہتھیلیاں نیچے کی جانب ہوں اور آپ کے ہاتھ آپ کے دوست کے ہاتھ کے اوپر ہوں۔ ہاتھوں کو کناروں سے تھوڑا سا تھرا کر لیں اس طرح چاروں ہاتھوں کے درمیان ایک کردی Spherical خلاء سامان بن جائے گا۔

دونوں ہاتھوں کے درمیان تقریباً 6 انچ کا فاصلہ ہو۔ اب آپ اور آپ کے ساتھی دونوں اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اس توانائی کی طرف توجہ مرکوز کریں جو آپ کے ہاتھوں کے درمیان ہے اور اس کو ایک سنہری روشنی کی صورت تصور کر لیں۔ اب اپنی آنکھیں کھول دیں مگر آپ کی نظر اسی طرح مرکوز ہو۔ جب آپ دونوں انرجی کی اس گیند کو محسوس کرنے لگیں تو اپنے ہاتھوں کو تھوڑا دور لے جانے کی کوشش کریں نہایت آہستگی سے تاکہ یہ گیند مزید بڑی ہو سکے۔ ایک انچ سے زیادہ ایک وقت میں فاصلہ نہ بڑھائیں ورنہ اس گیند کے بالکل اس طرح سے پھٹ جائے گا کہ شہ ہے جیسا کہ صمان کے پانی کا بلبل۔

اگلا قدم ایک یہ ہے کہ اس توانائی کی گیند کو ایک دوسرے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ ہتھیلیوں سے ایسا کریں اس طرح آپ کو ہلکی گری کا احساس ہوگا۔ جب آپ اس میں باہر ہو جائیں تو آپ اس انرجی گیند کو بالکل ایک Beach Ball کی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ اس اورائی بال کو بعد میں Healing بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (تمام مشقیں استاد کی نگرانی میں کی جانی چاہئیں ورنہ اکثر نقصانات بھی اٹھانے پڑتے ہیں) یہ کہنا بہت ضروری ہے کہ

وقت ایک لکھ چڑ ہے جو بہت اہمیت رکھتا ہے کوئی اس بات کی گارنٹی نہیں دے سکتا کہ آپ کو اس کامیابی میں کتنا وقت لگے گا۔ اس لئے مشقیں کرنے سے پہلے اپنے ذہن کو مکمل طور پر تیار کر لیں۔

## قرآن اور سائنس

ہماری کہکشاں (Milky-Way) چمچے کے برہن کی طرح اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے تاکہ دور بین کے ذریعے اس کے اندر ایک تک 200 ملین سورج دیکھے جاسکے ہیں۔ بڑی کہکشاؤں میں کھربوں ستارے ہیں۔ ہر ستارے کے گرد اس کے سیارے اور چاند گھوم رہے ہیں ہماری کہکشاؤں کا شمار درمیانے درجے کی کہکشاؤں میں آتا ہے۔ کہکشاؤں کا دہکتا ہوا محور ہماری زمین سے 25 ہزار نوری سال فاصلے پر ہے جو ستارے محور کے قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ تیزی سے گھومتے ہیں اور زیادہ قریب ستارے تو 900 بلین فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتے ہیں یہ سچی سائنسی حقیقت اب ذرا کتاب الہی کے چند الفاظ میں:

ترجمہ: "آفتاب اپنے ٹھکانے کسی طرف چلتا ہے یہ اندازہ باندھا  
مواہے اس خدا کا جو ذہن پرست (یعنی فادریب اور علم والا ہے) اور  
اہل شناسی چاند ہے کہ اس کی مجال کسی لئے منزلیں معرور  
کریں یہاں تک کہ ہر اشی ثقیلی کسی طرح ہو جاتا ہے یہ آفتاب کسی مجال  
ہے کہ چاند کو پھٹکے اور نہ دلت دلت... یہ پہلے آسکتو ہے اور  
سورج اور چاند دونوں اہل ایک دائرے میں حساب سے (اس طرح)  
چل رہے ہیں (جیسے تہذیبی ہوں) (سورۃ یحییٰ: آیت 38-40)"

ان ساری حقیقتوں کے بعد ایک حقیقت یہ ہے کہ جو باتیں اب ہم پر سائنس کے ذریعے واضح ہو رہی ہیں وہ باتیں اللہ تعالیٰ میں قرآن کریم کے ذریعے 14 سو سال پہلے بتائے گئے ہیں۔ اس کا نکتہ کا کوئی ذرہ خدا کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں وہ سب جانتا ہے، جو ہو چکا ہے، ہو رہا ہے اور اس دنیا میں ہونے والا ہے۔

## بیاریوں کا جسمانی اور روحانی فلسفہ

سوال: ہر چکل سائنس کے مطابق آدمی پر بیاری کیونکر وارد ہوتی ہے؟

جواب: روحانی سائنس کے مطابق انسانی جسم سے 9۱۶ اوبہ ایک روشنی کا جسم موجود ہے جسے جسم مثالی (Aura) یا آئٹلرل پاؤی کہا جاتا ہے۔ ہمارے مادی جسم میں پیدا ہونے والے تمام قاضے جسم مثالی سے متزل کرتے ہیں۔ ہم خوش اس لئے ہوتے ہیں کہ جسم مثالی میں خوشی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ بھوک کا قاضہ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک پہلے جسم مثالی میں اس کا قاضہ پیدا نہ ہو۔ اسی طرح بیاری بھی پہلے جسم مثالی میں پیدا ہوتی ہے پھر مادی جسم پر اس کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ جسم مثالی میں نازل حالت میں دور کرنے والی روشنیوں میں جب قاضہ پیدا ہوتا ہے تو بیاری پیدا ہوتی ہے۔ جسم مثالی سے قاضہ کے متزل کا اگلا مرحلہ جن میں اس کا مظاہرہ ہے۔ یعنی کر موم یا جن کے پس پردہ ایک روشنی کام کرتی ہے۔ جس میں تمام قاضے، احساسات اور فطرتی اعمال کا ریکارڈ موجود ہے۔ جسم مثالی میں پیدا ہونے والی بیاری کا پہلا مرکز بھی جن میں ہوتا ہے نفسی لحاظ سے یہ بات مسلمہ ہے کہ WBC یا خون کے سفید خلیات جنہیں مدافعتی خلیات بھی کہا جاتا ہے، جب تک بیاری کے خلاف مدافعت کرتے رہتے ہیں بیاری کا اثر جسم پر ظاہر نہیں ہوتا یعنی بھابھ نازل نہ آنے والا غرض بھی بیاری ہو سکتا ہے۔ جن میں جہاں زندگی کے دوسرے کردار مقرر اور محفوظ ہوتے ہیں۔ کوئی بیاری بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ یہی بیاری جب نسل در نسل آگے چلتی رہے تو اسے موروثی بیاری کہا جاتا ہے۔

سوال: بیاری نازل اور بیاریاں کلامی سائنس کی رو سے خیالات کی کثافت سے بھی انسان کی بیاریوں کی پلٹ میں آتا ہے۔

جواب: ماہرین کے مطابق انسان تین برت کا مجموعہ ہے۔ صفات، ذات اور تہذیب و ذات اور صفات کے درمیان امتیازی خط کھینچنے والی اینجینی۔ امتیازی خط کھینچنے والی اینجینی کو تخلیق یا جذبہ خاکی کہتے ہیں۔ جذبہ خاکی اس پلٹے کا نام ہے جس کو عرف عام میں آدمی کہا جاتا ہے۔ ہر برت



کے محسوسات ایک دوسرے سے بالکل الگ اور نمایاں ہیں۔ ذات کا پرت نقش ہے جو دم اور خیال کو تصور بنا کر ذہن میں متخل کر دیتا ہے۔ ذہن تصورات کو معانی کا لباس پہنا کر خوشی اور غم کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر اس کو ایسی حلاوت فراہم کی جائے جو کی غلبہ صورت بارش سے تعلق رکھتی ہوں تو اس کے اندر رنگین روشنیوں، خوشبو کے طوقان اور حسن کے تصورات دفن ہونے لگتے ہیں۔

ذہن میں دوسرے نقش ہوتے ہیں ایک قسم کے نقش کے اندر بہت لطیف انوار کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے نقش کے اندر خود غرضی، ذہنی تعیش، تنگ نظری، کم ظرفی، احساس کمتری یا احساس برتری اور غیر ذمہ داری جیسے کثیف جذبات کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ تصورات میں اگر پیچیدگی اور بناوٹ ہے تو ابھمن، اضطراب، بے چینی، ڈر اور خوف کا جامہ پہن لیتے ہیں۔ خیالات کی کثافت آدمی کو لطیف انوارات سے دور کر دیتی ہے اور یہ دوری بہت سے امراض پیدا کرتی ہے۔ مثلاً مرگی، دو مافی، تور کا عارضہ، آسیب، خفقان، کینسر، سل اور ذوق وغیرہ۔

حذکرہ بالا گفتگو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ انسان کے کردار میں خیالات کو مضبوط دینے والی ایجنسی ہی علم و فکر کی تشکیل کا باعث بنتی ہے۔ اگر علم و فکر جڑت ہے تو ہمارے روشنیوں کے قسم میں صحت بخش ہیریں، دور کریں گی اور سبکی صحت بخش ہیریں جن میں فیلڈ ہو کر پید ہونے والے نیچے کی زدگی کا کردار بن جائیں گی۔

خیالات اور تصورات کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ علم نفسیات کی دنیا میں یہ واقعہ بہت مشہور ہے۔ واقعہ یہ کہ ایک انگریز ماں سکن سے ایک ایسا بچہ تولد ہوا جس کے سارے نقش و نگار اور رنگ جیسی نژاد بچوں کی طرح تھے۔ مرنٹا تک نقشہ بھگور گئے، بال سیاہ، رنگ، چوڑا نکلا سینہ اور مضبوط اعصاب۔ بچے کی پیدائش کے بعد باپ نے اس حقیقت کو تسلیم نہیں کیا کہ بچہ اس کا ہے۔ جب معاملہ بہت الجھ گیا اور حقیقت و تحقیق اپنی احتجاج کر چکی تو یہ راز کھلا کہ اس حمل کے زمانے میں جس کمرے میں رہتی تھی وہاں دیوار پر ایک جیسی بچے کی تصویر لٹھوڑی اس تھی۔ بڑے بڑے نفسیات دان، دانشور اور ڈاکٹر اس کا پورڈ میٹھا اور باہمی

صلاح مشورے اور افہام و تفہیم سے یہ بات طے پائی کہ اس کمرے میں ایک جیسی بچے کا فوٹو لگا ہوا ہے۔ عورت حمل کے زمانے میں بچے کی تصویر سے فطری اور طبعی طور پر قریب رہی اور بار بار جیسی بچے کو دیکھتی رہی تھی وہ کھینچے میں اتنی گہرائی پیدا ہوگئی کہ اس کے تصورات چہیت میں موجود بچے کو خقل ہو گئے۔ دوسرا تجربہ کیا گیا کہ آئندہ جب وہ امید سے ہوئی تو وہاں ایک بہت خوبصورت بچے کی تصویر آویزاں کر دی گئی اور تجرباتی بنیاد پر ماں کو ہدایت کی گئی کہ اس تصویر کو زیادہ سے زیادہ دیکھا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ پیدا ہونے والا بچہ کے نقش تقریباً وہی تھے جو دیوار میں لگی ہوئی تصویر کے تھے۔

سوال: کیا تخی دماغ سے بھی بدن انسانی میں امراض پیدا ہو جاتی ہیں؟

جواب: جدیدہ ریسرچ سے یہ شواہد سامنے آئے ہیں کہ ذیابیطس (شوگر) بائی بلڈ پریشر، کینسر اور ایسے دیگر موزوں امراض کی بنیادی وجہ ذہنی دماغ ہے۔ یا پھر ان امراض کا بنیادی تعلق ذہن کے ساتھ بتایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر ہر برٹ سٹون امریکہ میں میڈیکل انسٹیٹیوٹ فار مائنڈ اینڈ باڈی کے صدر اور ہارورڈ میڈیکل اسکول میں مائنڈ اینڈ باڈی ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسر ہیں۔ انے اپنے ایک تحقیقی مقالے میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے پاس آنے والے مریضوں کی اکثریت، بلکہ درست تو یہ ہوگا کہ ان میں سے 90 فیصد مریض ایسے ہوتے ہیں جن کی بیماریاں ان کی غلط سوچ، طرز عمل یا پھر ماحول سے ملنے والے غلط قسم کے دباؤ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

سوال: کیا روحانی علاج کوئی کرشمہ یا کرامت ہے یا ضعیف الاعتقاد ہی ہے۔

جواب: روحانی علاج نہ کرشمہ کرامت ہے اور نہ ہی ضعیف الاعتقاد ہی ہے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے انسان ہزاروں سالوں سے جانتا ہے اور دوسرے یہ ایک ایسا طریقہ علاج ہے جس میں فطرت کا براہ راست عمل دخل موجود ہے۔ روحانی معالج اس طریقہ کے تحت فطرت کی ہی توانائی سے علاج کرتا ہے۔ مگر شہید صدی کے آخری عشرے کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ میں سچے کروڑ افراد روحانیت پر یقین رکھتے تھے اور اس دوران امریکہ میں سالانہ 30 ملین

ڈاکٹر کی رقم رہائی علاج معالجے کے حوالے سے شریج کی بیماری تھی، جبکہ روہائی لیچرز پر مبنی آڈیو ویڈیو ڈیز اور اس موضوع پر شائع ہونے والی کتابوں کی سلاخ خریداری کا مقصد ایک اندازے کے مطابق کروڑوں ڈالرز کے لگ بھگ تھا۔

### بیاری کی وجہ

ماں کے پلٹ سے لے کر شعور کے لئے تک ہم زندہ رہتے ہیں، حرکت کرتے ہیں اور افزائش نسل کرتے ہیں۔ زندگی کی یہ طاقت ہمیں جینیاتی طور پر والدین سے کچھ حصہ ورثے میں ملتی ہے اور اس کا کچھ حصہ خوراک، مشروبات، جذبات، تصورات اور ارتعاش کے ذریعے ملتا ہے۔ چونکہ ہم زندہ ہیں اس لئے ہمیں اپنے آپ کو اچھے حالات میں رکھنا چاہیے (اس مستقبل حالت کا بغیر اس کا مادہ آسان ہے) افضل اوقات ہم خودکامی کے اعزاز میں کہتے ہیں کہ ہم بہتر محسوس نہیں کر رہے۔ جتنی ہماری طبیعت اُنیک نہیں ہے۔ اس لئے ہم یہ بات پہلے ہی جان چکے ہوتے ہیں کہ وہ نہ کچھ طبیعت ضرور ہوتا ہے۔ یہاں خیال اس امر کا شمار ہوتا ہے کہ ہمارے جسم میں عمومی دکاندہ میں کیل جنرلی آئے۔ سردی اور دوسرے درجوں کی ناخوش گوار علامات جسم کی مطابقت کے رد ہوا تو قیام کی کوشش ہوتی ہے۔ لیکن آپ کے لئے سردی یقیناً مطابقت محسوس نہیں ہوتی۔

جب بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تو اندرونی اعضاء کے ساتھ ساتھ پتھوں اور رگوں میں مطابقت بہتر طور پر گردش نہیں کرتی یعنی دوران خون صحیح کام نہیں کرتا، جسمانی اور جذباتی پریشانی عدم توازن کا اظہار ہوتی ہے۔ یہ تبدیلیاں بالآخر زندگی کی طاقت بچانے کی کوشش ہیں اور طویل زندگی کو فروغ دیتی ہیں۔

ہزاروں سال قبل جین اور بھارت میں قدیم طبی کتب میں "عدم توازن" کو بیماری کی وجہ قرار دیا گیا مثلاً جب دل غیر متوازن ہو جاتا ہے تو "قلندہ نظام خون" یا "بلڈ پریشر" کم (نظام خون) کو بلڈ پریشر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ جب پانکریاز (Pancreas) متاثر ہوتا ہے تو پانچ

گلیسیمی (Hypoglycemia) (کو بلڈ پریشر) بلڈ یا شوگر (ہائی بلڈ شوگر) کی صورت میں لگتا ہے۔ جب ہم اپنی طبیعت شراب محسوس کریں یہ طبیعت کی خرابی کی ایک مضبوطی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے یا انسانی جسم کے مختلف نظاموں کی گڑبگ بھی ہو سکتی ہے۔

انسان کا تعلق فطرت سے ہے۔ اگر ہم فطرت پر کاربند رہیں تو ہمیں کلی مسائل کا سامنا ہی نہ کرنا پڑے۔ یعنی ہم بیمار نہ ہوں۔ اگر ایسا ہے تو کلی انسانوں کو کلی مسائل کیوں درپیش ہوتے ہیں اس حقیقت کے ادراک کے بغیر ہم میں سے کلی لوگ فطرت سے مطابقت کے بغیر زندگی گزارتے ہیں جب ہمارا طرز زندگی جس میں ہمارے روزمرہ کے تمام افعال شامل ہیں۔ فطری مطابقت اختیار نہ کریں تو مسائل سامنے آنے لگتے ہیں۔ اس صورت حال سے غصے کے لئے ہمیں یہ غور کرنا چاہیے کہ ہماری روزمرہ زندگی میں کیا چیز ناموزوں ہے، ہم کہاں کہاں عدم توازن پیدا کر چکے ہیں ہم فطری قانون کی خلاف ورزی کیسے کر رہے ہیں؟

ایک دفعہ جب بیماری یا عدم توازن پیدا ہوا ہے تو ہم سب اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ہم یہ کوشش نہیں کرتے؟ حتیٰ کہ شادی پر تو ہم پہلے ہی ایک نیا توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے ہم علاج میں بہت مصروف ہو جاتے ہیں۔ ہم ایک ڈاکٹر سے دوسرے ڈاکٹر کے پاس جاسکتے ہیں اور محسوس کئے بنائے ذات پر بہت وقت صرف کرتے ہیں۔ ہمارے پاس دوسروں کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا کیونکہ ہم پہلے ہی اپنے مسائل میں مگرمے ہوتے ہیں جنہی میں ذہنی اور ارتکاز کرتے ہیں تو ہماری ذہنیت میں تبدیلی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں نہ صرف جسم بیمار ہوتا ہے بلکہ ذہن بھی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہماری ساخت میں کھریوں غلیے شامل ہیں یہ غلیے جسم کے اندر ارد گرد خلیوں کے (مائع غلول) کہاؤ کی حالت سے یا آسانی متاثر ہوتے ہیں۔ اگر جسمانی غلول تیزابی حالت کے زیادہ قریب ہو جائے تو ہر غلیے پر اس کا اثر فوراً متاثر ہوتا ہے، اور ان خلیوں سے بننے والے اعضاء پر

بھی اثرات واقع ہوتے ہیں۔ تیز دست یا مردہ اعصابی غلبے پر اسے انسانی جسم کی کارکردگی کو ذرا مائی طور پر تبدیل کر سکتے ہیں۔ بیشتر سائنسی تحقیق صحت مند اعصابی نظام کی اہمیت ظاہر کرتی ہے۔

علاماتی شبیہ (جس میں دن کے وقت کی سرگرمیاں شامل ہیں) اور مابعد علاماتی شبیہ (جس میں رات کے وقت اور شفا کی سرگرمی شامل ہے) کے درمیان عدم توازن ہمیں آج کل نظر آنے والے عمومی مسائل کی وجہ ہوتا ہے۔ اعصابی نظام کا یہ عدم توازن جسم کے تمام تلیوں اور اعضاء کو متاثر کر سکتا ہے۔ تلیوں کی سطح کا عدم توازن پر اسے انسانی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جب ہم غیر موزوں غذا کھا لیں جیسا کہ چینی یا پکتائی یا حبیب سانس بہت آہستہ یا تیز ہو عدم توازن کا امکان بہت حد تک بڑھ جاتا ہے۔ جب عدم توازن سامنے آئے تو ہمیں اس ذرائع کے تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ آپ کی سوچ سے بھی آسان ہے اکثر بار بار پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ تو ہمارے روزمرہ کے معمولات ہوتے ہیں جن میں وہ کام بھی شامل ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ اور وہ کام بھی شامل ہیں جو ہم نہیں کرتے ہمارے کھانے سانس لینے حرکت کرنے، سوچنے اور تشویش پر قابو پانے کے انداز کا ایک طائرانہ جائزہ ہماری غلطیاں ظاہر کر دے گا۔

ہماری صحت یا باقی کا عمل شروع ہونے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ہم زیادہ متوازن حالت میں ہوتے ہیں بیماری کی علامات کم ہوتی جاتی ہیں اور نتیجتاً غائب ہو جاتی ہیں۔ دریں اثناء ہماری دیکھی صرف ہماری اپنی ذات پر ہی نہیں ہوتی بلکہ ہم دوسروں کے بارے میں بھی سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم اس متوازن حالت کو برقرار رکھیں حتیٰ کہ ٹھوڑی بہت تبدیلیاں تو واقع ہو سکتی ہیں تو ہم اس قدر طاقت کے مالک بن جائیں کہ اپنے خاندان اور دوستوں کی مدد کے لئے اس طاقت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اس توازن کو برقرار رکھنے کا فن ہی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ ایک دیکھ مٹنی ضرب اٹھائیں اس طرح سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

”جب تم اپنی سماعت تبدیل نہیں کرو گے سمعہ ممکن

ہے کہ تم پہلی ہی جگہ ہر دس جگہ“

## صحت کے بنیادی اصول

اگرچہ ہم اس انداز میں سوچ سکتے ہیں کہ بہت زیادہ طاقت و ہمت اور اچھی صحت ہمارا پیدائشی حق ہونا چاہئے لیکن جلد ہی ہمیں یہ حقیقت جانتا پڑتی ہے کہ یہ بات شاید ہی درست ہے۔ اچھی صحت کا حامل ہونا اور پھر اسے برقرار رکھنا لگا تار توجہ اور بہت زیادہ کام کا تقاضہ کرتا ہے۔ ہم سب عام یا خاص بیماری کے شکار ہے کسی بھی قسم کی بارے میں سوچ سکتے ہیں۔ ہم اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ اس شخص کے کسی کام کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہو کہ اس کے عناصر ہیں جو بیماری سے بچا سکتے ہیں اور صحت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ مورد قیٰ جنینیات، تعلیم اور پوری زندگی میں جاری کاروباری سرگرمیاں نہ صرف ہمارا کردار تشکیل دیتی ہیں بلکہ ان سے ہمارا جسم بھی تشکیل پاتا ہے۔ خوراک و شروبات، جذبات، تشویش اور ہمارے خیالات ہمارے جسم میں کیمیائی تبدیلیاں لاتے ہیں۔ اور انہی امور سے یہ طے ہوتا ہے۔ کہ ہم کون ہیں؟ ہم اپنی خاندانی جنینیات اور ماحول کا حراج ہوتے ہیں۔

ہمارے خاندانی ورثہ اور پرورش کے ماحول کے علاوہ روزمرہ میں انجام دیے جانے والے کام، ہماری بہتر ساخت کی تشکیل میں مدد دینے کے لئے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ روزمرہ کی ہماری سرگرمیاں صحت کے بنیادی اصول قرار دی جاسکتی ہیں۔ زندگی کے یہ پہلو ہماری صحت و طاقت کے اہم ستون ہیں۔ اگر ہم اس بنیاد کے حوالے سے محتاط رہیں تو اس پر قبضہ ہونے والا سب کچھ ہمیں زندگی میں پیش آنے والے طوفانوں سے بچائے گا۔ روزمرہ زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہی اس قدر اہم ہوتی ہیں کہ ان کے ذریعے عظیم مسرت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔

اپنے فہم اور ادراک، خیالات، سانس، حرکات، خوراک، جنسی تعلقات اور نیند کے حوالے سے سرگرمیوں کا بطور جائزہ لیں کیونکہ یہی صحت کے چھ بنیادی اصول ہیں۔ انہی پر آپ کی جسمانی

صحت اور جذباتی سرمت کی کامیابی یا ناکامی کا دار و مدار ہے۔

### فہم وادراک

دماغ تمام جسمانی و خائف اور خیالات کو کنٹرول کرتا ہے یہ مرکزی کنٹرول آفس کے طور پر کام کرتا ہے۔ دماغ سر میں واقع ہوتا ہے جو جسم کا سب سے اعلیٰ اور اونچا حصہ ہے دماغ کا کام تمام جسمانی حرکات، خیالات اور جذبات کو مربوط بنانا ہے۔ جسم کے تمام اعضاء دماغی حالت سے متاثر ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جسمانی حالت ذہن پر بھی اثر اعزاز ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خوراک سے خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کا معیار خیالات کے معیار پر اثر اعزاز ہوتا ہے۔ جسم اور ذہن کو الگ الگ کو نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ ذہن ہی ہے جو پورے جسم کی سمت کا حین کرتا ہے۔ دماغ سے جسم اور جسم سے دماغ کو جھپٹنے والے پیغامات گردن میں سے گزرتے ہیں یہ گردن ہی ہے جو اس رابطے کا کردار ادا کرتی ہے یہ بات اہم ہے کہ گردن چمک دار، آرام دہ اور مناسب حالت میں ہوتی ہے ہمارے جسمی اعضاء کو یہ دماغی ماحول سے منقطع کے موصول کنندہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جسمی اعضاء دماغ سے موصول شدہ پیغامات جسم کے توانائی کے نظام کو ارسال کرتے ہیں۔

### چارٹ انرجی بہاؤ

|                 |                                                                         |
|-----------------|-------------------------------------------------------------------------|
| بچھڑے           | ہوا کی وصولی اور اخراج ہوگوزن تک مجلول جذب کرتی ہے جبکہ فاضل مادوں کا   |
| بڑی آنت         | اخراج کرتی ہے۔ بچھڑوں کی معاون ہے۔                                      |
| معدہ            | خوراک موصول کرتا ہے اور ہضم کرتا ہے                                     |
| چیکر پاؤ (البہ) | ہارمونز بناتا ہے اور مائع باختر چیر بناتا ہے۔                           |
| دل              | دوران خون کا ذمہ دار ہے اور جذباتی استحکام کو برقرار رکھتا ہے۔          |
| چھوٹی آنت       | خوراک سے غذائی طاقت جذب کرتی ہے ہڈیوں کے گوے سے مل کر خون پیدا کرتی ہے۔ |

|            |                                                                                                                                                                      |
|------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| مثان       | فاضل مائع مادے کو ذخیرہ کرنا اور باہر نکالنا                                                                                                                         |
| گردہ       | خون فیلٹر کرنا اور صاف کرنا                                                                                                                                          |
| ہارٹ گورنر | دوران خون کا انتظام کرتا ہے اس کا تعلق دل کے جسمانی اور جذباتی پہلوؤں سے بھی ہے۔ پورے جسم میں دوران خون کو باقاعدہ بناتا ہے اور جسم کے تمام افعال کو مربوط بناتا ہے۔ |
| پتہ        | عطر، پچھائی کے باختر، انکم کا ذخیرہ کرتا ہے۔                                                                                                                         |
| جگر        | خون صاف کرتا ہے، ذخیرہ کرتا ہے اور بناتا ہے۔                                                                                                                         |

دماغ کا کام موصول شدہ پیغامات کو ترتیب دینا، محفوظ رکھنا اور اسے آگے بھیجنا ہوتا ہے۔ مشرقی ادویات کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے کہ انسانی جسم میں ایک نظام کا دوسرے نظام کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی وجہ سے مختلف منج کے رد عمل کے طور پر دماغ میں پیدا ہونے والے جذبات جسم کے کسی بھی عضو کے وظائف میں گڑبید کرنے کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ فصد، خوف، تشویش، جوش، خروش، فخر، عین، جگر و پشائی اور خوشی کے جذبات کا پورے جسم پر اثرات ضرور ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں سادہ سی مثال اس شخص کی دی جاسکتی ہے جو پشائی کی وجہ سے اپنے معدے کے اسر کو بڑھا لیتا ہے اگر جسم اور ذہن میں توازن برقرار نہ رہے تو کوئی بھی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ بہت زیادہ جذبات بھی جسم پر اثر اعزاز ہوتے ہیں۔ ہمارے ورثہ کی قدیم و موجودہ یادداشت اور تازہ ترین حاصل شدہ یادداشت ہمارے ذہن کی حالت اور معیار سے متاثر ہوتی ہے۔ ہمارا ارادہ، احساسات، حسرت کی جسم، ذہن اور روح کے وظائف کی بنیاد ہیں۔ اگر ہماری سوچ بالکل واضح اور درست ہو جائے تو ہم ذہن سے زیادہ توقعات وابستہ نہ کریں۔ کیونکہ ہم سوچے اور استدلال کرتے ہیں اس لیے ہم دوسرے جانوروں سے مختلف ہیں ہماری سوچ ہی زندگی میں ہماری راہنمائی کرتی ہے

## سانس

اچھی صحت برقرار رکھنے میں سانس کا اہم حصہ ہے یہ ہماری غذا کا اہم ترین جز ہے۔ ہم خوراک سے حرارت، حیات، نمائندگی اور چٹائی حاصل کرتے ہیں لیکن سانس کے ذریعے ہمارے اندر جانے والی ہوائے طبعی ہم کو کھائی جانے والی خوراک سے بہت زیادہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ ہوا میں موجودہ آکسیجن کا بغیر خوراک ہمارے اہتمام کو طاقت نہیں، ہم پہنچا سکتی۔ جس طرح ہوائے طبعی آگ نہیں، جل سکتی۔ کاربن اور ہائیڈروجن کے ساتھ آکسیجن کا مرکب خوراک کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ اعمال حرارت پیدا کرتے ہیں اور زندہ اشیاء کو جسمانی کام کے لئے طاقت مہیا کرتی ہے جس طرح ہاضمے کا عمل ششوں کا عمل ہوتا ہے اور دماغ کام کرتا ہے سانس لینے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی ہے جو اگر خارج نہ کی جائے تو جسم میں ذخیرہ ہو جاتی ہے نتیجے میں پٹھوں کے ارد گرد زہاریت پیدا ہو جاتی ہے۔ زندہ رہنے کے لئے سانس لینا ضروری ہے لیکن ہمیں یہ غور کرنا چاہئے کہ ہم کس طریقے سے سانس لیتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس چیز کا احساس کیا ہے کہ جب آپ کسی جیس، ڈرائیو، فلم میں کھوئے ہوئے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کا سانس بھی رک گیا ہے یا جب آپ فیسے میں ہوتے ہیں تو آپ کا سانس بہت تیز ہوتا ہے جیسے سینہ باہر نکلا رہا ہو۔ تیز سانس اس بات کی علامت ہے کہ کوئی خرابی ضرور ہے۔ جب آپ سانس تیز ہوتو آپ کی جسمانی اور ذہنی طاقت دونوں ہی کمزور ہوتی ہیں۔ اچھی صحت برقرار رکھنے کے لئے گہرا سانس بہترین طریقہ ہے۔ مکمل لمبے اور گہرے سانس لینے اور خارج کرنے سے سمجھوے اچھی طرح پھیلتے اور سکتے ہیں ان دو مختلہ حرکات سے سانس میں توازن برقرار رہتا ہے۔ سانس کا تعلق اعصابی نظام مثیق اور نیم مثیق حالت سے ہے۔ شفقت اور خیر خواہی اندرونی اعضاء کی کارکردگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ سانس اعصابی نظام پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تمام اندرونی اعضاء کے وظائف پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ نظام انہضام کے لئے سانس خون کے معیار پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ گہرے سانس لینے اور خارج کرنے کا تعلق دوران خون سے

ہوتا ہے۔ لمبے، گہرے اور باقاعدہ سانس سے نہ صرف جسمانی غلیوں کو ضروری آکسیجن ملتی ہے بلکہ دماغی استحکام بھی پیدا ہوتا ہے۔ پُرسکون سانس لینے کی صورت میں ہی ذہن پُرسکون ہو سکتا ہے۔ سانس اندر لے جائیگا تو پیچھڑے پھیلتے ہیں اس طرح جسم میں تناؤ کی ایک حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے اعصابی نظام بیدار ہو جاتا ہے۔ سانس باہر نکالیں تو پیچھڑے سکتے ہیں اس طرح عصبی سرگرمی کو بھی سکون ملتا ہے اور جسم کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔ تشریش کم ہو جاتی ہے۔ سانس روکنے سے ذہنی ارتکاز پیدا ہوتا ہے اس سے طاقت اور جسمانی حرکات پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس سے قدامت پسندی بھی پیدا ہو سکتی ہے اگر آپ اکثر بے چینی محسوس کریں تو آپ سانس پر زیادہ توجہ دیں۔ شعوری طور پر لمبے لمبے سانس لیں اور زیادہ لمبے لمبے پُرسکون سانس لیں۔ آپ یہ کام کسی وقت بھی کر سکتے ہیں اگر آپ سانس پر قابو پا سکتے ہیں تو آپ بالکل آزاد حیثیت کے مالک بن سکتے ہیں۔

سانس کی روزانہ کی مشق آپ کو مجموعی طور پر بہت بہتر بنائے گی۔ روزانہ اس مشق پر کچھ وقت ضرور صرف کریں۔ چلنے اور کام کرنے کے دوران بھی گہرے سانس لینے کی مشق کریں۔ تاہم دلچسپ ذیل مشق کے ذریعے سب سے پہلے اپنی سانس سے شعوری طور پر آگاہ ہوں۔ بعد ازاں آپ درست سانس لینے کے عمل کو اپنی روزمرہ زندگی سے مربوط کر سکتے ہیں۔



فرش پر یا کرسی پر کرسی سیدھی کر کے بیٹھ جائیں اُلتی پاتی مار کر نہ سکون حالت میں بیٹھیں سوچا بند کر دیں اور آنے والے خیالات پر غور نہ کریں۔ اپنے کندھوں بھر بازوؤں اور گردن۔ آخر میں سر کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں غم کُلی آنکھوں کے ساتھ اپنے سامنے فرش سے پانچ فٹ کے فاصلے پر دیکھیں صرف اپنی ناک کے ذریعے سانس لیں اور ایک ہی رفتار یعنی دھتے سے سانس اندر لے جائیں اور باہر نکالیں۔ دھتی طور پر آپ یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ آپ کا پورا جسم سانس لے رہا ہے یعنی سانس کا عمل صرف ناک اور پیچھڑوں کے بجائے پورے جسم سے جاری ہے۔ آپ جتنی دیر پسند کریں یہ مشق کر سکتے ہیں لیکن ایک وقت میں میں منٹ سے زیادہ کریں۔ ہم چار منٹ سے زیادہ دیر تک ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ مگر یہ سانس کے ذریعے ہم آکسیجن کی مجموعی مقدار کے ساتھ سات منٹ تک بھی رہ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم آکسیجن کے ذریعے خون کو بہتر بناتے ہیں اس کے بدلے میں آکسیجن زیادہ طاقت ملتی ہے اور ضروری قوت حیات ملتی ہے کیسہ ہونے کی صورت میں کیسہ کٹے آکسیجن کو پختہ نہیں کرتے وہ کھدے ماحول میں بڑھتے ہیں مناسب خوراک، سانس، ورزش اور جسمانی حرکات کے اشتراک سے کیسہ کے مریض اپنی طبیعت میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ اگر ان چیزوں کا اثر قوی اور بھی ہو لیکن اثر مثبت ہوگا۔ خون کی بہتری پورے جسم کی صحت کی بنیاد ہے اور خون کو کسی صورت میں بہتر قرار دیا جاسکتا ہے جب اس میں آکسیجن اور دوسرے ضروری اجزاء کی صحیح مقدار موجود ہوگی۔ یہ چیز موزوں سانس کا عمل قدرتی خوراک اور ورزش سے پیدا ہوتی ہے۔

### حرکت

ہمارے جسم حرکت کرنے اور چرت رہنے کے لئے بنے ہیں پیدا ہونے سے لے کر موت تک یہ عمل جاری رہتا ہے۔ جدید لوگ ماضی کے لوگوں کی طرح جسمانی حرکت انجام نہیں دیتے ماضی میں لوگوں کی اکثریت کھیتوں میں کام کرتی تھی جس کے لئے زیادہ جسمانی محنت اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیدل چلنا، چمکانا اور وزن اٹھانا ایسی سرگرمیاں تھیں جو کھیتوں میں

کام کرنے والے لوگوں کا فطری حصہ ہوتی تھیں۔ آج کل جیٹا لوجی کی مدد سے بہت کم لوگوں کو سخت کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسا لگتا ہے مستقبل میں ہمیں اس سے بھی کم کام کرنا پڑے گا۔ دھڑکی کام کے دوران دماغ کا استعمال زیادہ ہوتا ہے لیکن جسم پورے دن میں کئی ٹکٹوں تک مصروف رہتا ہے کم حرکات و سکنات کی وجہ سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں دوران خون اور پٹوں کے مسائل شامل ہیں۔ قدیم لوگوں کو خوراک حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کرنا پڑتی تھی۔ خوراک کا حصول اس قدر آسان نہیں تھا وہ خوراک حاصل کرنے کے لئے بہت سرگرم ہوتے تھے چونکہ خوراک کی بہتات نہیں تھی۔ اس لئے وہ کم کھاتے تھے جنگلی جانور بھی خوراک کے حصول کے لئے ڈھاکرتے ہیں تو ان کی توانائی خرچ ہوتی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ہمیں خوراک کے حصول کے لئے اس قدر مشکل پیش نہیں آتی ہم بھی کھاتے ہیں، بازار، ہوٹل، ریسٹورانٹ یا کافی شاپ پر جاسکتے ہیں۔ اس کے برعکس ورزش تو اب قریب قریب غائب ہو چکی ہے۔ جاگلک (سیر) ٹینس، موسیقی کی تعلیم وغیرہ میں لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ بعض صورتوں میں ایک ملٹی پلیٹ کی جسمانی سرگرمیوں کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیتا ہے۔ ماضی میں کئی امریکی جسمانی سرگرمیوں کے حوالے سے کسی حد تک سخت تھے اب وہ جو بھی جسمانی صحت کا کوئی پروگرام شروع کرتے ہیں تو انہیں خبردار کیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ خطرہ بلیوں کے مطابق ورزش ان کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ ہم اس چیز کا اور ادراک کیسے حاصل کر سکتے ہیں کیا ہمیں ورزش کرنی چاہئے؟ آئیے ورزش اور صحت کے حوالے سے کچھ تازہ ترین حقائق پر ایک نظر ڈالیں۔ ورزش کے ماحول کے مطابق ورزش کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ میں زیادہ لوگ دل کی بیماری کے باعث ہلاک ہوتے ہیں لیکن کیا یہ درست ہے؟ جواب بالکل واضح نہیں ہے اس سے قبل خیال کیا جاتا تھا کہ ورزش سے کسٹروئل لیول کم ہو جاتا ہے۔ (کسٹروئل وہ مادہ ہے جو خون کی تالیوں کو خصوصاً دل کی تالیوں کو تنگ کرتا ہے۔) (یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ ورزش بلڈ پریشر کو بھی کم کرتی ہے۔ جبکہ کہ حقیقت یہ ہے کہ ورزش کے

دوران آپ کا بلنہ پریش ہو جاتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ باقاعدہ ورزش سے خون میں کسٹریل لیول کم نہیں رہتا۔ تاہم اس سے بلند کثافت کی لاپرواہی کی سطح میں اضافہ نہ ہوتا ہے۔ جسے بہتر کسٹریل سمجھا جاتا ہے حقیقت سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کالچ ڈی ایل کی زیادہ مقدار کے حامل افراد میں دل کی بیماریوں کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ ورزش سے کالچ ڈی ایل کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اسی لئے جسمانی طور پر چاک و چوبند لوگ دل کے امراض کا کم ہی شکار ہوتے ہیں۔ تاہم اس اچھی خبر کی بنیاد اوسط اعداد و شمار میں اور اس کا اطلاق ہر فرد پر یکساں طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ مزید لیبارٹری ٹسٹ سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ دل کے امراض کے شکار افراد کو ورزش کے دوران بات ایک کا خطرہ سات گنا زیادہ ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ انہیں عمومی حالت میں یا کرسی پر بیٹھے ہوئے بات ایک ہو۔ کیا ہمیں ورزش کے دوران مرنے کے خوف سے کبھی ورزش ہی نہیں کرنی چاہیئے حقیقت سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ورزش کے دوران عارضی خطرات ایک مستقبل اور دور رس فوائد سے برحالہ کم ہیں۔ اس لئے ورزش کرنا بہتر ہے لیکن آپ زیادہ مومنہ ہیں تو احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کریں۔ ورزش شروع کرتے ہوئے آپ کو تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ مدد سے زیادہ نہ بیٹھیں۔ عمومی فہم استعمال کریں آپ کو غیر معمولی دھن پر انحصار کرنے کی بجائے روزمرہ زندگی میں ہی بعض مخصوص حرکات (ورزش) کو شامل کر سکتے ہیں۔ قرعہ سبز کے لئے گاڑی کے سہارے پیدل چلنے کو ترجیح دیں۔ بچوں کے ساتھ کھیلنے ہوئے یا گھر کا کام کرتے ہوئے تیزی سے کام کیجئے جھگنے یا اپنے ہاتھ پاؤں پھیلائے۔ اگر آپ کے خاندان میں دل کا مرض موروثی ہو، اگر نقل ازیں دل کی تکلیف لاحق ہو چکی ہو یا آپ کی عمر 35 سال سے زائد ہو یا آپ کا کافی عرصہ سے پیٹھ رینے کا کام کرتے ہوں یا آپ بہت سست رہتے ہوں تو آپ کو کوئی بھی ورزش شروع کرنے سے قبل بہت احتیاط کرنی چاہئے طبی ماہرین ایسے لوگوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ورزش پر دو گرام کے آغاز سے قس ڈاکٹر سے معائنہ کروائیں۔ کہ طبیعت کسی قسم کا دباؤ تو محسوس نہیں کرتی ایک دفعہ جب آپ ورزش کرنا شروع کر دیں تو خبردار کرنے والی بعض علامات کے

قائلے آپ کو نوٹیار رہتا چاہئے ورزش کے دوران سینے میں درد، گلے، بازوؤں، معدے، کندھے اور گردن یا گردن کے ارد گرد درد اس امر کی علامت ہوتا ہے کہ آپ ورزش ایک خاص حد سے زیادہ کر رہے ہیں۔ اس قسم کی ردی اس بات کا بھی اشارہ ہوتی ہیں کہ دل کی تالیوں میں دوران خون میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے۔ دل کو قوی رکھنے کے لئے ایک ہفتے کے دوران پندرہ میل دوڑنا زیادہ سے زیادہ ضروری فاصلہ ہے۔ ایک ہفتے کے دوران پندرہ میل سے زائد کی چالنگ (تیز دوڑنا) دل کو مزید قانکہ نہیں پہنچاتی۔ اس کے برعکس اس کی وجہ سے گھٹنوں اور جھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے اور دل کی تالیوں پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دل کے دورے کو خود دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ زیادہ ورزش کرنے کا مقصد (کارڈیو سیکر) مستحکم (کوئی بنا ہوتا ہے۔ اس سے صحیح فوائد حاصل کرنے کے لئے بڑے پٹوں مثلاً بازوؤں، ہاتھوں، پیٹ کی ورزش کرنا چاہئے یہ ورزش 25 سے 30 منٹ تک مسلسل کی جانی چاہئے اور ایک ہفتے میں تین سے چار مرتبہ اس ورزش کا اعداد کرنا چاہئے۔ جسمانی حرکت کا دار و مدار جھڑوں، ہاتھوں اور پٹوں پر ہوتا ہے۔ حرکت قائم رکھنے کے لئے ہمیں سانس کی قوی تنجی حاصل ہونا چاہئے۔ پیچھڑوں اور دوران خون کی طاقت دراصل استعمال کرنے سے فطری طور پر ہی بڑھتی ہے۔ ان میں ارتجاع کے لئے ہمیں ورزش ضرور کرنی چاہئے۔ ورزش کی دوسری اقسام مثلاً پیگا اور ڈوان (ایک طرح کا ڈانسی سٹائپ)۔ جسم سانس، ذہن اور دل کو مربوط بناتی ہیں۔ یہ سب طاقت کا استعمال سکھانے کے حوالے سے اہم ہیں۔ یہ ورزشیں مقدمہ قدامت میں بہتری پیدا کرتی ہیں۔ جس سے واضح طور پر نہ صرف اعصاب پر اثر پڑتا ہے بلکہ جسم کے ہر بڑے نظام پر بھی ان کا اثر مرتب ہوتا ہے۔ ورزش کا استعمال ان پروگرام جس میں مختلف حرکات اور سانس کی مشقیں بھی شامل ہیں بہت قانکہ و مند ہیں۔

### خوراک

صحت کے بنیادی اجزاء میں سے خوراک غالباً سب سے ضروری ہے۔ مخصوص خوراک





بھوک ہو، پانی پئیں جب پاس ہو،

جب ہمارے جسم کو کھانا کھانے یا پانی پینے کی کوئی ضرورت نہ ہو اور اگر ہم بہت زیادہ کھالیں یا زیادہ پانی پی لیں تب ہم اپنے باطن پر توجہ نہیں دے رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بجائے ہم اپنی حسی اشتہا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کسی بھی چیز کی زیادتی ہماری علاج کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ صرف فطری خوراک کا انتخاب کریں اور کھائیں۔ ہمیشہ فطری طریقے سے تیار کی جانے والی خوراک استعمال کریں۔ زیادہ اور کیمیائی مادوں سے پاک سبزیاں استعمال کریں۔ ذیوں میں بند یا فریز کی ہوئی اشیاء کے استعمال سے گریز کریں۔ مہر یا دیہ کے پانی سے تیار کی جانے والی سبزیاں معدنیات سے بھرپور ہوتی ہیں اور ان میں صحت کے لئے مفید اجزاء زیادہ ہوتے ہیں خوراک اچھی طرح چاہئے۔ اچھی خوراک اسی صورت میں بہتر ذائقہ دیتی ہے۔ جب آپ اسے زیادہ سے زیادہ چباتے ہیں مثلاً پلاؤ، زیادہ چپانے سے اور لذیذ لگتا ہے۔ جبکہ گوشت کا ذائقہ جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چپانے کا عمل آپ کو کسی چیز کے اچھے پائے سے ذائقے میں تیز کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ خصوصاً جب آپ تیار ہوں تو چپانے کا عمل تو اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ زیادہ نشاے والی خوراک کے پائے کا مکمل منہ ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا جس قدر زیادہ آپ خوراک چپائیں گے، مثلاً اسی قدر بہتر اثرات میں ہضم ہوگی۔ روحانیت اور حسانیت کے فروغ کے لئے بھی ضروری ہے کہ آپ خدا کو اچھی طرح چپائیں اس سے ذہنی استعداد اور فہم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اچھی طرح چپایا ہوا کھانا کھانے سے انسان مطمئن بھی ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ کھانا کھانے کی خواہش بھی کم ہو جاتی ہے۔ اچھی طرح چپانے والے گھٹن کو چائے کا دودھ کھانا دوسرے لوگوں کے ساتھ ہی ختم کریں۔

صرف 80 فیصد نگہائش کے مطابق کھائے۔ کبھی بھی مکمل پیٹ بھر کر کھانا نہ کھائیں۔ زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے۔ زیادہ کھانے سے دماغ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے بالوں سے ڈھکا ہوا ہو۔ آدمی فیکٹ محسوس کرتا ہے زیادہ کھانا انسان کی چستی اور سرگرمی میں

رکاوٹ بنتا ہے۔ اپنی نگہائش سے 80 فیصد کھانا کھانے والے فرد کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

کھانے سے لطف اندوز ہوں

کبھی کھانے تفکر اور غشی کے جذبات کے ساتھ کھائے جانے چاہئیں۔ کھانا کھانا جو کہ ایک فن ہے، اسے سمجھیں کھانا پیش کرنے کا عمل بھی ایک بہت سرت تجربہ ہونا چاہئے۔ اسے زندگی کی عظیم ترین خوشیوں کے طور پر کیا جانا چاہئے۔

ذہنی پریشانی کے وقت مت کھائیں

اگر آپ بہت زیادہ تجھے ہوئے ہوں تو کھانا نہ کھائیں۔ اگر جذباتی طور پر پریشان ہوں تو بھی کھانا نہ کھائیں۔ اس وقت انسانی جسم خوراک وصول کرنے یا اسے سوزوں طریقے سے ہضم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کھانا کھانے سے پہلے اپنے آپ کو سکون کرنے کے لئے سیر کریں۔

آپ کا کچن آپ کا دواخانہ بھی ہے

ہماری روزمرہ کی خوراک ہی ہماری دوائی ہوتی ہے۔ لہذا روزمرہ کے کھانے کا درست انتخاب اور تیاری اچھی صحت پر قرار رکھنے کے لئے لازمی ہے۔ مناسب خوراک سے اکثر اوقات بیماری سے بچا جاسکتا ہے۔ یہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ 70 فیصد بیماری کا تعلق کھانے سے ہوتا ہے۔ اس لئے کھانے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ صحت مندانا خوراک کی تیاری میں مہارت کے حصول کے لئے کھانا پکانے کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

جنس (Sex)

فطرت کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تمام جانور جنسی عمل افزائش نسل کے لئے کرتے ہیں۔ ہتھانے نسل کے لئے یہ عمل ضروری ہے۔ اس لئے عالمگیر توجہ نظر کے مطابق جنسی

عمل کا حیاتی مقصد افزائش نسل ہے جنسی عمل کا ایک دوسرا مقصد خوشی و مسرت کا حصول ہے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ یہ طبعیت کو چاہا لگتا ہے اور اس سے میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ مشکلات تو اس پیدا ہوتی ہیں جب لوگ جنسی عمل پر حد سے زیادہ زور دیتے ہیں اور تعلقات و معمولات اور ابلاغ کا مقصد صرف مباشرت سے حاصل شدہ ذاتی خوشی حاصل کرتے ہیں۔ کئی ذرائع کی وجہ سے جنسی عمل پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جانوروں سے حاصل شدہ زیادہ خوراک کھاتا ہے گوشت، مرغی کا گوشت اٹلے اور اس طرح کی دوسری خوراک سے جنسی اعضاء میں زیادہ تحریک پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بھی خوراک زیادہ کھانے سے ہو سکتی ہے اس اشتہا سے غیر معمولی جنسی رجحان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کا اظہار بالغ جنسی بائچوں کو جسنائی، جذباتی یا جنسی طور پر ہراساں کر کے جرائم کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ جاپان میں 1600 صدی عیسوی کے دوران اکی کین کاٹی بارا (Ekiken kai bara) نے یو جوکون (Yojokun) (ہائے صحت کا راز The Secret of Health and Preservation) نامی کتاب لکھی اس کتاب میں طویل زندگی کے فن اور جنسی کردار کے حوالے سے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اگرچہ ہم اکی کین کاٹی بارا (Ekiken kai bara) کی باتوں سے اختلاف کر سکتے ہیں لیکن 300 سال قبل لکھی گئی ان باتوں پر غور کرنا بہت دل چسپ ہے۔ مصنف کے مطابق 20 سال کی عمر تک لوگوں کو جانوروں کے دوران ایک مرتبہ جنسی عمل کرنا چاہئے 30 سال کی عمر تک ہفتے میں ایک مرتبہ 40 سال کی عمر تک 18 دنوں میں ایک مرتبہ 50 سال کی عمر میں 20 دنوں میں ایک مرتبہ، جب کہ 60 سال کی عمر کے بعد کسی شخص کو جسنائی طور پر صحت مند ہونے کی صورت میں ایک ماہ میں ایک مرتبہ جنسی عمل کرنا چاہئے۔ تاہم جو شخص بہت اچھی صحت کا حامل ہو اس میں جنسی خواہش بھی بہت زیادہ ہو تو یہ صورت اس کے لئے مسئلہ پیدا کر سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص جنسی خواہش سے زیادہ سے زیادہ کام لے تو اسے جنسی سکون حاصل کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور پھر اس عادت کو ترک کرنا مشکل ہو جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں

یوں کہا جا سکتا ہے کہ بہت زیادہ جنسی عمل یا ناکام جنسی عمل دونوں صورتوں میں بھی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کی جسنائی صحت اچھی ہے تو موزوں جنسی کردار خود ہی آپ کی صحت کا ضامن ہوگا۔

### نیند

سب سے زیادہ فطری اور لطف انگیز سرگرمیوں میں سے نیند ایک ایسی سرگرمی ہے جو ہم کبھی انجام دیتے ہیں۔ نیند دراصل کام نہ کرنے کا وہ دورانیہ ہے اور گرد کے ماحول کو مایہ نواز آگاہ ہوتے ہیں اور نری کوئی زچل ظاہر کرتے ہیں۔ نیند کے دوران خاص طور پر جسنائی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ نیند کے بذاتہ خود دو درجے ہوتے ہیں۔ پہلا درجہ نیند کا وہ حصہ ہے جب آنکھیں تیزی سے حرکت نہیں کرتیں اس عرصے کے دوران دل اور سانس کا نظام کسی حد تک سست پڑ جاتا ہے۔ اور پچھلے سانس کی حرکت دیتے ہیں نیند کے دوسرے درجے کے دوران نیند آنکھوں کی تیز حرکات یعنی نیند (Rapid eye movement Sleep Rem) کہا جاتا ہے۔ بند آنکھوں میں پتھوں کے نیچے آنکھوں کے ذیلے پار بار حرکت کرتے رہتے ہیں۔ اس دوران دل اور سانس کا نظام تیز ہو جاتا ہے اور بڑھے (خصوصاً گردن و عضلات) بالکل پڑ سکون ہو جاتے ہیں یہی وہ حالت ہوتی ہے جب ہم خواب دیکھتے ہیں اگرچہ اکثر لوگ خواب دیکھتے ہیں لیکن خواب دیکھنا صحت مندی کی علامت نہیں ہے۔ یہ تو آرام کی بجائے کام کرنے کا قائل ہے۔ نیند کے دوران جسم اور ذہن کو پڑ سکون حالت میں ہونا چاہئے۔ صحت مند لوگوں کو عام طور پر خواب نہیں آتے یعنی بہت کم آتے ہیں خواب دراصل جسنائی یا نفسانی خواہشات کا جسنائی اظہار ہوتے ہیں۔ اگر دن کے اوقات میں فرد جذباتی لحاظ سے مکمل طور پر مطمئن رہے تو نیند کے دوران انجام دی جانے والی خواہشات کا وجود نہیں رہے گا، اسی طرح جب ذہن میں غبار و گردانی کے حوالے سے مواد گردش نہیں کر رہا ہوگا (یعنی پکائی، پختی، گوشت، کافئی اور کیمیائی اشتہا انگیز اشیاء) اسی لئے کوئی تصادفی یا خواب بھی نہیں دیکھتا ہے۔ تاہم صحت مند لوگوں کو سچے خواب آ سکتے ہیں۔ جو روحانی ارتعاش کے ساتھ ساتھ رابطے کے لئے پیش گوئی کی اشیاء کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ آپ مناسب موزوں خوراک

کہا نہیں اور ورزش کریں تو آپ کے اعضا اور مختلف جسمانی نظام کی صحت مند ہونے کی صلاحیت میں بھی تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔ ہسٹر پر جانے سے تین گھنٹے قبل کوئی چیز نہ کھانے سے گہری نیند آتی ہے۔ نیند کے مختصر وقفے کے ساتھ ساتھ ایک صحت مند شخص کو کافی گہری نیند آتی ہے اس دوران جسم بہت ہلکا اور سانس کی رفتار آہستہ ہوتی ہے۔ نیند کے دوران جسمانی حرکات بہت کم ہوتی چاہیں۔ دراصل نیند کے دوران حرکات تو جسم کا اپنا ایک (الٹھیحہ) میکانیکی (نظام) ہے۔ اگر عدم توازن کی کوئی صورت حال ہو تو نیند کے دوران اس غیر معمولی حالت کی (الٹھیحہ) اور خاتمی کی کوشش کے لئے جسم مطابقت پیدا کرے گا۔ نیند کی صحت مندانہ حالت میں انسان کر کے مل سیدھا لیٹا ہوتا ہے اور اس کے بازو اطراف میں آرام دہ حالت میں ہوتے ہیں۔ عموماً پہلو کے مل پائے منہ سونا سناں کی نشان دہی کرتا ہے۔ نیند بالکل موت کی طرح ہوتی ہے۔ صرف اس وقت سانس چل رہی ہوتی ہے اور مختلف جسمانی نظام کم از کم رفتار کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں یہ نیند ہی حالت ہی ہوتی ہے کہ جب جسم کا خود دشمنی میکانزم کام کرتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب بے غلے تغیر ہوتے ہیں اور پرانے غلیے تعمیر نو کے عمل سے گزرتے ہیں۔ مثالی نیند کے بارے میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ بیدار ہوں تو آپ خوشی و مسرت محسوس کریں اور ذہن پر کوئی بوجھ نہ ہو۔ آپ کو شب کا اظہار حال ہوتا چاہیے۔ اور پُر امید و حقان رکھنا چاہیے۔ آپ کو ایک نئے نئے جوش و ناکھ کا آغاز کے لئے خود کو تیار محسوس کرنا چاہیے۔ ایک صحت مندانہ انسان سر درد بلکہ کسی بھی قسم کی احساس کے بغیر بیدار ہوتا ہے۔ نیند کے بعد اسے جسم میں خفگی کے بجائے تری محسوس ہوتی ہے۔ نیند ایک عظیم تازہ کر دینے والی اور طاقت بزم پہنچانے والی شے ہے۔

### نیند کے لئے چار شرائط

1. جب جسم اور ذہن بہت زیادہ تھک جائیں تو فطری طور پر نیند جلد آ جاتی ہے۔
2. اگر آپ نے معمولی سرگرمی پر مشتمل کام کیا ہے اور زیادہ تھکے ہوئے نہیں ہیں تو آپ کو

نیند نہیں آئے گی۔ آپ کے جسم کو اس صورت میں نیند کی ضرورت نہیں ہوتی۔

3. جب ذہن اور جسم کے درمیان عدم توازن کی صورت حال ہو تو عمومی طور پر نیند نہیں آئے گی۔ مثلاً جب کافی یا کسی اور ایسی ہی چیز کے مصنوعی اثر کی وجہ سے ذہن بہت زیادہ کام کر رہا ہو۔ یا فانی طور پر کسی شے کے بارے میں پریشان ہوں تو جسم تنگابو ایسی ہو ذہن آپ کو سوئے نہیں دے گا۔

4. جب واضح جسمانی مسئلہ موجود ہو خصوصاً گردن یا سر میں درد ہو تو فطری نیند آنا مشکل ہوتی ہے۔

### نیرولینگویسٹک پروگرامنگ (NLP)

#### Neuro Linguistic Programming

#### این ایل پی کیا ہے؟

این ایل پی جیٹا س کی ترقی یافتہ شکل ہے اور یہ ایک وسیع ترین علم ہے جس پر دنیا کے اعلیٰ ترین تعلیمی یافتہ لوگوں کی مزید ریسرچ جاری ہے۔ یہاں ہم مختصر سا احوال این ایل پی کا تحریر کرتے ہیں۔ این ایل پی Neuro Linguistic Programming کہتے ہیں۔ یہ علم بہت قدیم ترین ہے قدیم زمانہ میں اس کا نام کچھ اور تھا۔ این ایل پی باقاعدہ پیراناٹل (مادرائی) سائنس کا ایک الگ شعبہ ہے۔ اگر آپ اس کا تجربہ کریں، اس کا نام پھر معنی ذہن سے الٹگو سنگ یعنی زبان سے متعلق بنتا ہے۔ پروگرامنگ کا مطلب کسی چال یا طریق کار کا اپنانا جانا ہے۔ این ایل پی اس امر کا مطالعہ ہے کہ زبان لفظی اور معنوی اعتبار سے، ہمارے ذہن کو منظم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ شان دار نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل، اپنے ذہن کو منظم کرنے اور اس کے ذریعے کو ہر بوجھ کو ایسے نتائج حاصل کرتے ہیں۔

این ایل پی یہ بھی مشاہدہ کرتی ہے کہ لوگ کسی طرح خود سے ایسا رابٹہ بناتے ہیں جو نہ صرف پھر پھر مسائل کی صورت حال کو بلکہ ان کے اندر اس کا فیرویل کو بھی جنم دیتا ہے۔ نیورالنگویسٹک

پروگرامنگ۔۔۔۔۔ اگرچہ سائنسی حد تک یہ انتہائی صحیح اصطلاح ہے۔ ایک ایسی چٹائی کی وہ بھی ہو سکتی ہے جس کے بارے میں آپ نے پہلے نہ سنا ہو، ماضی میں، بنیادی طور پر یہ صرف قمریہ طوں اور معدودے چند خوش قسمت کاروباری منتظمین کو ہی بڑھائی جاتی رہی ہے۔ پہلی دفعہ، جب مجھے اس کا پتا چلا تو مجھے فوراً اسی احساس ہو گیا کہ یہ چیز میرے سابقہ مشاہدات سے خاصی مختلف ہے۔

این ایل بی ہمارے اپنے ذہن کی راہ رفتاری کے لئے، ایک منظم اندھ عمل مہیا کرتی ہے۔ یہ نہ صرف ہمیں ہماری حالت اور رویوں کی راہنمائی کرتی ہے بلکہ دوسروں کی صورت حال اور رویوں کو بھی گائیڈ کر سکتا ہے۔ مختصر آہ، اپنے پسندیدہ نتائج پیدا کرنے کے لئے اپنے ذہن کو بھرپور انداز میں چلانے کی سائنس ہے۔

این ایل بی کے مفروضوں میں سے ایک یہ بھی مفروضہ ہے کہ ہماری ذہنی کیفیات ایک جیسی ہوتی ہیں، سو دنیا میں اگر کوئی شخص کوئی کام کر سکتا ہے تو آپ بھی کر سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ اپنے نروس سسٹم کو بالکل اسی انداز میں چلائیں۔ لوگ مخصوص نتائج کس طرح حاصل کرتے ہیں، اسے ایجنہاکی انداز میں دریافت کرنا ڈانٹ کہلاتا ہے۔

ایک بار پھر دیکھتے ہیں کہ اگر دنیا میں دوسروں کے لئے یہ کرنا ممکن ہے تو آپ کے لئے بھی ممکن ہے۔ معاملہ یہ نہیں ہے کہ آپ وہ نتائج اخذ کر سکتے ہیں جو کوئی دوسرا کرتا ہے۔ بلکہ معاملہ نکتہ عملی کا ہے۔ یعنی وہ شخص یہ نتائج کس طرح پیدا کرتا ہے؟ اگر کوئی شخص (Terific

spellor) ہے تو اسے ماڈل کرنے کا ایک طریقہ ہے اور شخص چار پانچ صفت میں آپ خود ہی بن سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے جاننے والے کسی شخص کو اپنے بچے سے شاندار رابطہ کرتے دیکھتے ہیں تو آپ خود بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص صدمہ سے ہا آسانی اٹھ سکتا ہے تو آپ بھی اٹھ سکتے ہیں۔ صرف یہ ماڈل بنائے کہ دوسرے لوگ اپنے نروس سسٹم کو کس طرح گائیڈ کرتے ہیں۔ ظاہر ہے بعض کام دوسروں کی نسبت زیادہ پیچیدہ ہوتے ہیں، انہیں ماڈل کرنا اور وہ بارہ نقل کرنا زیادہ وقت لے سکتا ہے۔ تاہم آپ کی خواہش اور پختہ یقین اسے متوازن اور تہدیل کرنے میں آپ

کے مددگار ہوں گے کیوں کہ کسی بھی انسان کا کیا ہوا کام بہر حال ماڈل کیا جاسکتا ہے۔ بعض صورتوں میں وہ نتائج اخذ کرنے کے لئے کسی نے اپنے ذہن اور جسم کو مخصوص انداز میں استعمال کرنے میں کوششوں اور غلطیوں کی وجہ سے سال ہا سال خرچ کر ڈالے ہوں گے، لیکن آپ تیار ہو کر ان اقدامات۔ جن کی پچھلی اور درستی میں کئی سال لگ گئے۔ یکوئی وقت ہمیں یوں یا اس شخص کی نسبت جس کے نتائج آپ ڈیڑا ناپا چاہتے ہیں، بہت کم وقت میں، اسی طرح کے نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

بنیادی طور پر، این ایل بی کی ترتیب میں دو افراد جان کر غور اور رچ ڈیٹیکٹر کا حصہ ہے۔ گزردہ دنیا کے نامور زبان دانوں میں سے ہے۔ جینڈرا لیکہ، یاضی دان، جناس قراپٹ اور کپیریکا کا ماہر ہے۔ دونوں نے ایک بے مثال کام کے لئے اپنی ذہانت کو کام میں لانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے سوچا کہ باہر نکل کر انتہائی شاندار کارنامے سر انجام دینے والے لوگوں کو ماڈل کریں۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو تلاش کیا جو ایک چیز پیدا کرنے میں بے پناہ مؤثر ثابت ہوئے۔ دو چیز جو ان کے خیال میں اکثر انسانوں کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ یعنی تہذیبی۔ انہوں نے کامیاب کاروباری لوگوں، اعلیٰ قمریہ طوں اور اسی طرح کے دوسرے لوگوں کا بخیر مشاہدہ کیا تا کہ ان سے وہ سبق و نتائج اور طریقے معلوم کر سکیں جنہیں انہوں نے سال ہا سال کی مسلسل کوششوں اور غلطیوں سے گزرنے کے بعد دریافت کیا تھا۔

جینڈرا اور گزردہ روپے کی مدد اعلیٰ کے کئی مؤثر طریقوں کے لئے انتہائی معروف ہیں۔ یہ کوڈیفیکیشن (Co-defection) انہوں نے تعلیم میں قراپٹ ڈاکٹر ملین ایمرسن، ایک غیر معمولی فیملی قراپٹ اور جینڈرا ساتر اور انسانی علم کے ایک ماہر گیکوری ٹینسن کو ماڈل کر کے حاصل کی۔ دونوں نے مثلاً یہ دریافت کیا کہ ساتر وہاں کس طرح مسلسل کامیاب تعلقات پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی جہاں دوسرے قراپٹ ناکام ہو چکے تھے۔ انہوں نے اس کے ان اقدامات سے مختلف انداز بھی معلوم کر لئے جنہیں وہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے استعمال

کرتی تھی۔ وہ انداز اور طریقے انہوں نے طلبہ کو سکھائے جو بعد ازاں ان طریقوں پر عبور حاصل کر کے اسی معیار کے نتائج پیدا کرنے میں کامیاب رہے، حالانکہ ان کے پاس ان معروف تھریسٹ ماہرین کا برسر کاس تجربہ نہیں تھا۔ انہوں نے وہی کچھ بولے اور تھنڈا دھیل پایا۔ ان تین معروف ماہرین کے بنیادی طریقوں کو ماڈل بنا کر کام کرتے ہوئے، مینڈلر اور گرنز نے اپنے طریقے اسلوب بنائے شروع کر دئے اور ان کی تعلیم بھی دینے لگے۔ یہی اسلوب عام طور پر اب Neuro Linguistic Programming (نورالنگوسٹک پروگرامنگ (این ایل پی) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان دونوں شخصیات افراد نے تبدیلی پیدا کرنے کے طاقت ور اور موثر طریقوں کی ایک سیریز کے ساتھ ساتھ ہمیں اور بہت کچھ بھی دیا۔

مینڈلر اور گرنز نے تین ایسے بنیادی اجزاء معلوم کئے، جنہیں انسانی کمال کی کسی بھی شکل کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے، لازماً ڈیولپمنٹ کیا جانا چاہیے۔ یہ ان ذہنی اور جسمانی اقدامات کی وہ حقیقی شکلیں ہیں، جن کا ہمارے پیدا کیے جانے والے نتائج کی کوئی بھی براہ راست تعلق بنا ہے۔ ان تینوں دروازوں کو یوں سمجھئے کہ شاعر Banquet hall میں کھل رہے ہیں۔

پہلا دروازہ یقین

شخص یقین کے مسلم کی نمائندگی کرتا ہے۔ انسان کا یقین کیا ہے۔ وہ کیسے ممکن اور کیسے ناممکن خیال کرتا ہے۔ یہ دونوں، بڑی حد تک اس کے کچھ کر سکتے یا نہ کر سکتے کی صلاحیت کا یقین کرتے ہیں۔ ایک پرانا قول ہے۔

”چاہے آپ کسا بغین یہ ہو کہ آپ سمجھ نہ کر سکتے ہیں چاہے یہ بغین کہ آپ نہیں سمجھ سکتے۔ آپ سمجھا سکتے ہیں۔“

یہ بات کافی حد تک صحیح ہے کیوں کہ جب کسی کام کر سکتے یا نہ کر سکتے کا یقین نہیں ہوتا تو آپ مسلسل اپنے نروس سسٹم کو پیغامات بھیج رہے ہوتے ہیں جو وہ نتائج پیدا کرنے کی آپ کی صلاحیت کو محدود یا بالکل ختم کر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر آپ اپنے نروس سسٹم کو کچھ کرنے کی

صلاحیت کے متعلق مثبت پیغامات دیتے ہیں تو وہ آپ کے ذہن کو آپ کے مطلوبہ نتائج پیدا کرنے کے مسئلہ دینے لگتے ہیں اور اس طرح آپ کی صلاحیت کا راستہ کھل جاتا ہے۔ چنانچہ کسی شخص کے اعلیٰ سسٹم کو ماڈل بنا کر آپ نے وہ پہلا قدم اٹھایا، جو اسی طرح کے نتائج پیدا کرنے کا محرک بن گیا۔

### دوسرا دروازہ ذہنی ترتیب (Syntax)

جولائی کھولا جانا چاہیے، ذہنی ترتیب (Syntax) کا ہے۔ ذہنی ترتیب دو طریقہ ہے جس سے لوگ اپنے خیالات کو منظم کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا کوڈ ہے، ایک فون نمبر میں سات عدد ہوتے ہیں لیکن اپنے مطلوبہ شخص تک رسائی کے لئے آپ کا نہیں صحیح ترتیب میں ڈائل کرنا ہوتا ہے، بالکل یہی بات آپ کے ذہن کے مخصوص حصے اور نروس سسٹم تک پہنچنے کے لئے بھی صحیح ہے کیوں کہ یہی انتہائی موثر انداز میں آپ کے ذہن کو آپ کے مطلوبہ نتائج تک لے جاسکتے ہیں۔ درحالات میں بھی یہی بات صحیح ہے۔ اکثر اوقات لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رہائش بنا پاتے کیوں کہ مختلف کوڈ اور مختلف ذہنی ترتیب استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ کوڈ کو کھولیں اور آپ دوسرے دروازے سے گزر کر، لوگوں کی بہترین خوبیوں کو ماڈل بنانے کی منزل پر جا سکیں۔

### تیسرا دروازہ ہے فزیکالوجی

آپ کا ذہن اور جسم عمل طرز پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ آپ اپنی فزیکالوجی۔۔۔ سانس لینے اور جسم کو تھامنے کا آپ کا انداز، آپ کی وضع قطع، چہرے کے تاثرات، آپ کی حرکات و سکنات کی نوعیت اور کوئی بھی، جس طرح استعمال کرتے ہیں، دراصل یہی آپ کی کلیات کا یقین کرتا ہے۔ پھر یہ کلیات ان رویوں کی، جو آپ پیدا کر سکتے ہیں، وسعت اور کوئی کو یقین کرتی ہیں۔

دراصل، ہم ہر وقت ہی ماڈل کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ ہلانا کسی طرح سیکھتا ہے؟ جو جان کھلاڑی پرانے کھلاڑی سے کس طرح سیکھتا ہے؟ آگے بڑھنے کا خواہش کا روپاری شخص

کس طرح اپنی کھنی کا ڈھانچا تشکیل دیتا ہے؟ یہ کاروباری دنیا سے ماڈلنگ کی سیدھی سادی ایک مثال ہے۔ دنیا میں بہت سے لوگ ایک خاص طرح بہت پیسہ بناتے ہیں۔ آپ کو صرف ایک آزمودہ سسٹم ڈھونڈنا ہے اور اسے ڈیجیٹل کیڑا لانا ہے ممکن ہو تو پہلے سے بھی بہتر انداز میں۔ جو لوگ اس طرح کرتے ہیں، کامیابی بہر صورت ان کے قدم چڑھتی ہے۔

عدنان محمد خوشگئی بعض لوگوں کے خیال میں، دنیا کا امیر ترین آدمی ہے۔ وہ اس مقام تک کیسے پہنچا؟ سیدھی بات ہے۔ اس نے رائلٹیر، مارکٹ اور سی طرح کے دوسرے دولت مند افراد کو ماڈل بنایا۔ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ اچھی حاصل کی۔ ان کے اعتقادات کا بغور جائزہ لیا اور ان کی حکمت عملیوں کو ماڈل کر ڈالا۔ ڈیجیٹل جی ایک جاس حاصل کرنے سے نہ صرف بچا بلکہ اس نے اعلیٰ ترین کامیابیاں بھی حاصل کیں۔ آخر کیسے؟ جب وہ ہسپتال میں قحطی اس کے دوستوں نے ان لوگوں کی مثالیں اس کے سامنے رکھیں جنہوں نے عظیم مشکلات پر قابو پایا تھا۔ اس نے امکان کو ماڈل بنایا اور یہ شیت ماڈل اس کے تجربے سے حاصل شدہ منفی تاثرات سے کہیں زیادہ طاقت ور تھا۔ کامیاب ہونے والوں اور ناکام لوگوں کے درمیان فرق اس بات کا نہیں ہوتا کہ ان کے پاس (بظہور کلیت) کیا تھا بلکہ فرق یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ذرائع اور اپنی زندگی کے تجربات کو کس طرح دیکھنے اور انہیں استعمال کرنے کا چناؤ کیا۔

این ایل بی ایک بے پناہ طاقتور آدمی ہے لیکن بہر حال وہ کہی ہے جس کو آپ اپنے تصورات، اپنی حکمت عملیوں، اپنی بصیرت کی نشوونما کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ کوئی حکمت عملی ہر وقت کام نہیں آیا کرتی۔ ماڈلنگ حقیقت کوئی نئی چیز نہیں۔ ہر عظیم سوچنے والے کوئی بھی نئی چیز بنانے کے لئے، اپنے سے پہلے کے لوگوں کی رویاؤں اور ایجادات کو ماڈل بنایا ہے۔ ہر بچے نے اپنے ارد گرد کی دنیا کو اپنا ماڈل بنایا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ بالکل ہی انہی سیدھی اور غیر محرک عمل پر ماڈل بنانے لگتے ہیں۔ سوچے سمجھے بغیر ہم کچھ تصورات ایک یا دوسرے شخص کی لیتے ہیں اور کسی اور شخص میں موجود انتہائی اہم چیز کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں۔ ہم یہاں کسی کی

اچھی چیز اور وہاں کی نئی چیز کو ماڈل بناتے ہیں۔ ہم سوچے، محسوس کو ماڈل بناتے ہیں، جسے قابل احترام بناتے ہیں، لیکن اس کے بارے میں یہ قطعاً نہیں جانتے کہ اس کی فعالیت کی نقل کیسے کی جائے۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں این ایل بی میں ابھاری جاتی ہیں۔

۲۔ ”اگر آپ اپنے مقصد کے لئے کسی شخص کی معدردی حیثیتنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اسے اپنی بے غرض دوستی کا بغیر دلا کر دیکھیں“

ہم تعلق کیسے بناتے ہیں؟ ہم باہمی مطابقت در پانت کر کے یا اسے پیدا کر کے تعلق کو جنم دیتے ہیں۔ این ایل بی کی زبان میں ہم اس عمل کو ”انکاس“ یا ”مطابقت“ کہتے ہیں۔ آپ اپنی پسند کو ”نکس“ کرتے ہیں یعنی لباس یا پسندیدہ سرگرمی کا یکساں مشاہدہ یا خیال اپنا سکتے ہیں۔ رستوں یا تعلقات کو نکس کیا جاسکتا ہے، یعنی یکساں دوست یا شاسا۔ اعتقادات یا خیالات کا انکاس بھی ممکن ہے۔ یہ عمومی مشاہدات ہوتے ہیں۔ یہ وہ طریقے ہیں جن سے ہم دوستیاں اور تعلقات بناتے ہیں۔ ان سب مشاہدات میں ایک قدر مشترک ہوتی ہے۔ ان کا ابلاغ انکسوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ الفاظ کے ذریعے ایک دوسرے کو اپنے متعلق معلومات ہم پہنچانا، مطابقت یا ہم آہنگی پیدا کرنے کا سب سے عام انداز ہے۔ تاہم تجرباتی مطالعوں سے پتا چلتا ہے کہ لوگوں کے ماہین ابلاغ کا صرف 7% حصہ الفاظ کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ آواز کا لہجہ 39% معنویت دیتا ہے۔ ابلاغ کا 55% سب سے بڑا جزو۔ جسمانی فعالیت یا جسمانی حرکات و سکنات سے عبارت ہوتا ہے۔ گفتگو کرنے والے انکس کے چہرے کے تاثرات، تاریخ، حرکات کی نوعیت اور کوئی بھی اس کے الفاظ سے ابھرنے والے مفہوم سے کی جاسکتی ہے جو آخر کار آپ پر حملہ آور ہوتا ہے، آپ سے خوف ناک باتیں کرتا ہے اور آپ کو قہقہے لگانے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہاں الفاظ کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ اس کا انداز بیان ہے، اس کا لہجہ اور اس کی حرکات و سکنات ہیں جو آپ کو چہرے پر مجبور کر دیتے ہیں۔



چنانچہ اگر ہم محض اپنی گفتگو کے مواد سے کوئی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو گویا ہم دوسرے شخص کے ذہن پر اثر انداز ہونے والے اور اسے ہم آہنگی کا بیٹھ بھڑ انداز میں پکچائے والے دوسرے طریقوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ کسی شخص کی ”عکاسی“ یا اس کی جسمانی کیفیت سے کیا نیت پیدا کرنا، تعلق پیدا کرنے کا ایک بھڑین ذریعہ ہے۔

عظیم ماہر چنانچہ ڈاکٹر ملٹن ایمرسن کی طرح بقدر استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے دوسرے لوگوں کے سانس لینے کے انداز، وضع قطع، لب و لہجہ اور حرکات و سکنات کو گھس کرنا سیکھا۔ اور اس عمل کے بعد، انہوں نے منوں میں زیر دست تعلق پیدا کر لیا۔ بالکل ہی اجنبی اور نا آشنا لوگ بے چون چران پر یقین کرنے لگے۔ سو اگر آپ صرف الفاظ کی مدد سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں تو ذرا اس ناقابل یقین حد تک طاقتور تعلق کا اعجازہ لکھائیے جس میں الفاظ اور جسمانی حرکات و سکنات، دونوں کا بھرپور کردار ہو۔

الفاظ صرف انسانی ذہن کے شعور پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں جب کہ حرکات و سکنات اس کے لاشعور کو متاثر کر رہی ہوتی ہیں۔ یہاں ذہن سوچ رہا ہوتا ہے۔ کیا بات ہے۔ کیا بات ہے۔ کیا بات ہے۔ بندہ تو بالکل میرے جیسے ہے اس کا مطلب ہے ٹھیک ٹھاک ہی ہوگا۔ اور چاہا حساس شروع ہوتے ہی، ایک ذہر دست کشش اور تعلق جنم لینے لگتا ہے۔ اور چونکہ یہ عمل لاشعوری ہے، اس لئے بہت زیادہ نوٹ نہ لیتے ہوتا ہے۔ آپ کو تعلق کے احساس کے علاوہ کسی اور بات کا پتا ہی نہیں ہوتا۔

### مثلث Trangle اور دائرہ Circle کی اہمیت

جن حواس سے ہم کشش و ثقل میں متبذد و متوجہ ہوتے ہیں ان کا نام شعور ہے اور جن حواس میں ہم کشش و ثقل سے آزاد ہو جاتے ہیں ان کا نام لاشعور ہے۔ شعور اور لاشعور دونوں اہروں پر قیام پانے پر ہیں۔ شعوری حواس میں کام کرنے والی اہر مثلث Trangle ہوتی ہیں اور لاشعوری حواس میں کام کرنے والی اہر دائرہ Circle ہوتی ہیں۔ شعوری حواس ناظم اور آپسیں میں بند ہیں اور لاشعوری حواس ناظم اور آپسیں سے آزاد ہیں۔ یہ دونوں حواس ایک ورق کی طرح

ہیں۔ ورق کے دونوں صفحات پر ایک ہی تحریر لکھی ہوئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ورق کے ایک صفحہ پر عبارت ہمیں واضح اور روشن نظر آتی ہے۔ ذہن بھی شعوری اور لاشعوری دونوں حواس پر قائم ہے۔ انسان کی طرح ذہن کے بھی دو رخ ہیں۔

ایک رخ کا نام طولانی حرکت ہے۔ اور طولانی گردش مثلث ہے۔

دوسرے رخ کا نام گھوری حرکت ہے۔ اور گھوری گردش دائرہ ہے۔

یعنی ذہن جب اپنے مدار پر حرکت کرتی ہے تو وہ طولانی گردش میں ترچھی ہو کر پچلتی ہے اور گھوری گردش میں اپنے محور کے گرد گھومتی ہے۔ طولانی گردش مثلث ہے اور گھوری گردش دائرہ ہے۔ ذہن پر آپاد مخلوق میں سے انسان کی تخلیق میں بحیثیت گوشت پوست مثلث غالب ہے اس کے برعکس جنات میں دائرہ غالب ہے اور فرشتوں کی تخلیق میں جنات کے مقابلے میں دائرہ زیادہ غالب ہے۔

انسان کے بھی دو رخ ہیں۔ غالب رخ مثلث اور مغلوب رخ دائرہ ہے۔ جب کسی بندہ پر مثلث کا ظہور کم ہو جاتا ہے۔ اور دائرہ غالب آ جاتا ہے۔ تو وہ جنات و فرشتوں، ماورائی مخلوق اور دوسرے سیاروں میں آپاد مخلوق سے متعارف ہو جاتا ہے۔ طولانی گردش مشرق و مغرب کی سمت میں سفر کرتی ہے اور گھوری گردش شمال سے جنوب کی طرف ہوتی ہے۔ ہماری ساری زندگی بیداری اور خواب کی حالتوں میں گزرتی ہے۔ خواب ہماری زندگی کا نصف حصہ ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کے اندر ایسے حواس بھی کام کرتے ہیں جن کے ذریعے انسان کے اوپر غیب کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ خواب اور خواب کے حواس میں ہم ناظم اور آپسیں کے ہاتھوں میں کھلو نہیں بلکہ ناظم اور آپسیں ہمارے لئے کھلو پانے ہوتے ہیں۔ خواب میں چونکہ آپسیں اور ناظم (مکانیت اور زمانیت) کی بکڑ بکڑیاں نہیں ہیں اس لئے ہم خواب میں ان حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ جو زمان اور مکان سے ماورائیں۔

”جب ذہن میں کوئی خیال آتا ہے تو اس کا کوئی نہ

گوئی گماناتی سبب ضرور ہوتا ہے۔ خیال کا انا اس بات کسی دلیل ہے کہ ذہن کے پردوں میں گوئی حرکت ہوتی ہے یہ حرکت ذہن کسی ذاتی حرکت نہیں ہو سکتی اس کا تعلق کائنات کے اُن تاروں سے ہے جو کائنات کے نظائر کو ایک خاص ترتیب میں حرکت دیتے ہیں۔ مثلاً ہوا کا جب گوئی نیز جھونکا آتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ کمرہ ہوائی میں گوئی تغیر رونما ہوا ہے اس ہی طرح جب انسان کے ذہن پر گوئی چیز وارد ہوتی ہے تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ انسان کے لاشعور میں گوئی حرکت واقع ہوتی ہے اس کا سمجھنا ذہن انسانی کی تلاش ہے۔

### برمودا ٹرائی اینگل Bermuda Triangle

دنیا کی واحد پر پاور اور ایک کے قریب واقع ہونے کے باوجود کوئی ریسرچ اس ٹرائی اینگل کی اصل حقیقت یا عقیدے کو نہیں کھول سکی کہ جاتا ہے کہ برمودہ ٹرائی کی اصطلاح 1960ء کی دہائی میں ایک مصنف وینسٹ گڈیس Vincent Gaddis نے سب سے پہلے استعمال کی۔ اس سے اس کی مراد وہ ٹرائی علاقہ ہے جو بحر اوقیانوس میں امریکی ریاست فلوریڈا کی جنوب مغربی اس سے لے کر ہاس، پاپوئیکو Puerto rico شمال میں برمودہ اور پھر واپس جنوب مغرب میں فلوریڈا تک پہنچنے کے فرضی خطوط کے درمیان موجود ہے۔ یعنی اس خطہ کی سمندری حدود میں واقع ہے۔ برمودا ٹرائی اینگل کے ایک طرف خطہ اور دوسری طرف کرم پانی ہے۔ گرم پانی سے ہر وقت بھاپ اُٹھتی رہتی ہے۔

شہیلی ٹرائی ٹرائی موت کا گھون سا رہ زمین کی غمیری قوت، ان دیکھا خطہ وغیرہ یہ وہ اہتاپات ہیں جو برمودا ٹرائی اینگل کو طے ہیں۔ جدید دنیا کی تمام تر سائنسی اور تکنیکی ترقی کے

باوجود برمودا ٹرائی اینگل اب تک ایک مہل ہونے والا پراسرار مسئلہ بنا ہوا ہے۔ 5 لاکھ مربع میل پر پھیلے ہوئے سمندر کے اس ٹرائی اینگل کی فضائی اور بحری حدود میں اب تک ہنگاموں ہوئی اور بحری جہاز، ہزاروں مسافروں سمیت گم ہو چکے ہیں اسی بنا پر اس سمندری مہلے اور فضا کو جہازوں کا قبرستان قرار دیا گیا ہے۔

اب تک کی سائنسی تحقیق اور تجربات کے بارے میں ایک حقیقہ یہ بھی ہے کہ یہاں بجلی کی ایسی مقناطیسی لہریں Electro Magnetic Waves ہیں جو آنے والی ہر چیز کو برق رفتاری سے اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور پھر بھرنے والی جہاز یا بحری جہاز ان روشنیوں یا برقی لہروں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان چکا چوند روشنیوں سے انسانی آنکھ خیرہ ہو جاتی ہے اور دماغ ٹاؤف۔

برمودہ ٹرائی اینگل کی حدود میں حادثے کا شکار ہونے والے بحری و بری جہازوں کی تباہی سے پہلے کوئی ایسا بیٹام نہیں موصول ہوا جس سے حادثے کے اسباب کا کھوج لگایا جاسکے۔ حقائق تو یہاں تک بتاتے ہیں کہ برمودہ ٹرائی اینگل کے علاقے میں امدادی کارروائی کرنے یا حادثات کا کھوج لگانے کے لیے بحری یا فضائی راستے سے جو بھی گیا وہ واپس نہ آ سکا، اس لیے یہ سنے کرہ بھی اب ممکن نہیں ہو سکا کہ اس ٹرائی اینگل میں ایسی کیا صورت حال ہے کہ جاندار یا بے جان اشیاء کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

یہ علاقہ شروع سے پراسرار سمجھا جاتا رہا ہے۔ 1492ء میں کولمبس نے جزائر غرب البینڈ پر نظر انداز ہونے سے پہلے ایک واقعہ جہاز کے روزنامے میں تحریر کیا کہ انہوں نے ایک بہت بڑے آتشیں گولے کو سمندر میں گرے دیکھا ہے۔ ۱۹ ستمبر کو کولمبس اور مغلے کے ایک آدمی نے پانی کی سطح پر ایک غیر معمولی چمک کو نمودار ہو کر یکدم غائب ہوتے دیکھا۔ کولمبس کو سوسے سے پہلے یہ بات معلوم تھی کہ ملاحوں کا خیال ہے کہ مغرب کی جانب سفر کرنے سے جہاز دنیا کے پرے کے کنارے جا گرے گی۔ بعض تجربکار ملاحوں کا کہنا تھا کہ آگے سا رنگ سمندر آتا ہے۔ جہاں بلیاں کسی جہاز کو گرج سلامت آگے جاتے نہیں دیتی۔ کولمبس جس وقت اس سمندر سے گزر رہا تھا

تو اس نے یہ غیر معمولی بات نوٹ کی کہ قصبہ نما کی سوئی شمال سے شمال مغرب کی جانب انحراف کر رہی ہے۔ جون جون یہ آگے بڑھتے رہے قصبہ نما کی سوئی کے انحراف میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ محلے کے تمام ارکان سخت خوفزدہ ہو گئے کہ ضرور کوئی انہونی بات ہو کر ہے گی۔ کیونکہ قصبہ نما کی یہ غیر معمولی حرکت ثابت کر رہی ہے کہ وہ کسی پُر اسرار علاقے میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان میں بات و تہمت کے جراثیم پھیلنا شروع ہو گئے۔ ادھر کو ایسے کو بھی یقین تھا کہ قصبہ نما کی سوئی قطبی تارے کی ہجائے کسی اور ہی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ درحقیقت سوئی کہہ ارض کے قصبہ شمال کی جانب اشارہ دے رہی تھی اور کو ایسے پھل پھل تھا جس نے یہ انحراف دیکھا۔ (Mystics of the world X By C.Prick P:148) کائنات کے ان کھنڈوں کو یاد رکھو کہ ان کا تعلق بھی اسی خط (258)

بہت ازاں معلوم ہوا کہ دنیا میں بعض مقامات ایسے ہیں جہاں قصبہ نما کی سوئی بیک وقت قطبی تارے کی اصلی شمالی سمت اور زمینی مشاہد میں کا شمالی قصبہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے اور برمودہ مثلث کا مغربی خط 80 طول بلد پر ایسا ہی مقام ہے۔ اس امر کی یہ دریافت کے بعد سے سمندر کا یہ علاقہ بحری اور فضائی ٹریفک کے اعتبار سے پُر رش ہوتا چلا گیا۔ زیادہ رش کے تناسب سے حادثات کے امکانات بھی بڑھتے گئے گئے۔ ہر پلے پلے حیران کن حادثات وقوع پزیر ہوئے جنہوں نے ذمہ دار افراد کو پریشان کر دیا۔ اس علاقے سے گزرنے والے کئی بحری جہاز کشتیاں، آبدوزیں، حتیٰ کہ لڑاکا اور مسافر ہوائی جہاز اس طور سے غائب ہوئے کہ کہنا پڑتا ہے کہ زمین کھانگی یا آسمان ٹک گیا۔

اس سلسلے کی ابتدا 1945ء سے ہوئی دیکھ کر 5 تاریخ کو 5 ہزار طیارے قلمو پڑا سے 320 میل پر محیط مشن کے لیے روانہ ہوئے۔ انہیں ٹھانٹ 19 کا نام دیا گیا تھا۔ ان طیاروں پر 15 تجربہ کار افراد سوار تھے۔ ان کا سفر مشرق سے شمال میں بہاس کی طرف اور وہاں سے واپس مستقر کی جانب طے تھا۔ پر واز کے دو گھنٹے بعد ہوا باز ٹیلر نے اطلاع دی کہ اس کے دونوں قصبہ نما غیر معمولی طور پر غلط ریڈنگ دے رہے ہیں اور انہیں چیکر طم نہیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر اعجازہ لگایا کہ وہ اصل راستے سے ہٹک کر دو سو میل دور

قلمو پڑا کیلئے کے علاقے تک آگئے ہیں۔ اس کے نوٹ نوٹ کر نہ سمجھ میں آنے والی آوازوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ آخر میں یوں معلوم ہوا جیسے اندھن شتم ہو رہا ہے اور وہ لوگ ان کے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ہنگامی حالات کے پیش نظر ایک جیز رفتار مارش طیارے کو فوری طور پر بھجوا دیا گیا۔ اس میں یہ غوی تھی کہ پانی پر بھی اثر تسک تھا۔ اس میں چندہ افراد سوار تھے مگر وہاں کے کچھ دور بعد یہ بھی اچانک گم ہو گیا۔ اگلے چندہ دن تک بری، بحری اور فضائی دستے دو لاکھ پچاس ہزار میل کے رقبے میں چھ جہازوں یا ان کے محلے کے افراد کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ مگر کسی چیز کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ (World of Incredible But True P:204)

1972ء میں حکومت امریکہ کے جیسے جیسے تمام موسمیاتی سیاروں کے بارے میں قومی بحری اور ہوائی ایئر فیسر ٹینٹ کی جانب سے یہ اطلاع ملی کہ جیسے ہی مصنوعی سیارہ برمودا کے علاقے پر سے گزرتا ہے تو اس دوران زمین پر آنے والی لہریں ایک ڈم سے کمزور پڑ جاتی ہیں۔ خیال تھا کہ اس علاقے میں مقناطیسی شعاعوں کا بے پناہ اثر موجود ہے جو بالائی فضا میں 800 میل کی بلندی پر گزرتے ہوئے مصنوعی سیاروں کی مقناطیسی نیچوں پر برے اثرات ڈال رہا ہے جس کے نتیجے میں شپ چلا چلا رک جاتا ہے یا واپس گھومتے لگتا ہے۔ (کائنات کے ان کھنڈوں کا تعلق بھی اسی خط 259)

ایک تحقیق بھی بتاتی ہے کہ اس علاقے میں پائیا جانے والا کرنٹ یعنی برقی رو دنیا کے استعمال میں آنے والی بجلی کے کرنٹ کی نسبت انتہائی طاقتور اور زبردست مقناطیسی طاقت کا حامل ہے۔ اس کی گرفت میں آنے والی کوئی چیز کچ کر دیر بچ کرنے والوں کے ہاتھ نہیں آتی، یہی وجہ ہے کہ اس سے اس کی اصل حیثیت اور قوت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

اس سلسلے میں ایک سائنسی نظریہ بھی موجود ہے۔ سائنسی نظریے کے مطابق ”برمودا کے علاقے کی مقناطیسی قوت کسی خاص جگہ پر اتنی زیادہ طاقتور ہو چکی ہے کہ وہ اپنی زد میں آنے والی ہر شے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔“ (رومانا ایسٹ کا گزشتہ 2004ء، رومنہ راکا کا مضمون برمودا کی بجلی) برمودا کی طوم کے نقشہ نظر سے برمودا فرائی ایگل کو دیکھیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ

”یہ جگہ ماورائے قطیفی شعاعوں کی آگاہ ہے اس علاقے میں داخل ہوتے ہی انسانی آنکھ کو بہت بڑی شکل کا گول دائرہ نظر آتا ہے اور اس دائرے میں انتہا کے نظر تک ایک دوسرے کے اندر چھوٹے چھوٹے دائرے نظر آتے ہیں، ان دائروں میں بے انتہا مقناطییت اور کشش ہے۔ جب آپ کی نظر پہلی بار دائرے پر پڑتی ہے تو مسلسل آپ ایک دائرے سے دوسرے دائرے میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں، حتیٰ کہ آپ خود ان دائروں کا ایک حصہ بن کر گم ہو جاتے ہیں۔ یہ دائرے چونکہ ماورائے قطیفی شعاعوں کے مقناطیسی دائرے ہیں اس لئے ان میں اتنی کشش اور مادی روئی ہوتی ہے کہ بڑے سے بڑا جہاز بھی اس دائرے کا حصہ بن آجائے تو چند لمحوں میں شعاعوں کی مقناطیسی حدت کی وجہ سے تحلیل ہو کر ان دائروں کا حصہ بن جاتا ہے، اور اس کا نام نشان مٹ جاتا ہے۔“

قرآن پاک میں چند آیات شاید اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔  
قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَنَّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا نَفْقًا فَفَقَّعْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ  
اَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مِيْرٍ وَالدِّينِ پَر رَحْمَ فَرْمَا

ترجمہ: کہ آسمان و زمین نے دونوں باہر ملے ہوئے بہرہ مر نے انہیں جدا کیا اور پیدا کسی مہر نے ہانی سے مر جاندار چیز نو کیا بہرہ ابعاد نہیں لائیں گے ۹۔ (سورہ الانبیاء آیت 30)  
وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَجِجْرًا مَحْجُورًا۔

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے ملاہا دو سمندر کو بہرہ (اہلک) ہمشہا یہاں ہجھانے والا ہے اور یہ (دوسرا) سخت نمکین۔ مکتورا اور حائل کر دیا ان کے درمیان اہلک ہر دہ اور اہلک رکاوٹ جو

(دونوں کو ملنے سے) ادھر کے ہوئے ہے۔ (سورہ الفرقان آیت نمبر 53)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ۔

ترجمہ: نواں کھنڈ اس نے دو سمندر آپس میں ٹکراتے ہوئے۔ حائل ہے ان کے درمیان اہلک ہر دہ کہ تجاوز نہیں کرتے اپنی حد سے۔ (سورہ الرحمن آیت نمبر 19-20)

### روح کارنگ

روح کارنگ نیلا ہے اور نہ سکون زندگی کارنگ بھی نیلا ہے۔ نیلے رنگ میں وسعت ہے اس لئے آسمان اور سمندر کارنگ بھی نیلا ہے۔

### یقین

جن مریضوں کو ٹھیک ہونے کا یقین ہوتا ہے وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جنہیں صرف امید ہوتی ہے وہ کچھ بہتر ہو جاتے ہیں اور جنہیں شک ہو وہ کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔

روح کی بیداری

زندگی سے ماہی اور بیزار لوگوں کو اندر سے جگا دینا، ان کو بیدار کرنا ہوتا ہے اور وہ محسوس کر سکتا ہے جو خود بھی بیداری اور بے قراری کو مٹا جا کر ایک انوکھی سرشاری پا چکا ہو۔

### زندگی کا فلسفہ

زندگی کا فلسفہ یہ ہے کہ آدمی بڑا ہوتا ہے تو اپنے ساتھ کچھ نہیں لاتا اور مرتا ہے تو اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاتا۔

### ٹمک اور محاسن

جب خون میں محاسن کی نسبت ٹمک کا توازن برقرار نہیں رہتا تو انسان کا مثالی جسم (تیشلی جسم متحرک ہو جاتا ہے)۔

## کیا آپ جانتے ہیں

سوال: تعویذات میں جادو سوس اور دوسری مختلف اشکال کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ اور یہ ہندو کیسے اور کیا کام کرتے ہیں۔

جواب: یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ کائنات میں انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین مہضت ہے اور اللہ تعالیٰ خود احسن المخلوقین ہیں۔ معلوم واضح ہے کہ دوسری مخلوق بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے القیارات کے تحت تخلیق کر سکتی ہے۔ بالفاظ دیگر انسان اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں مقیہ یا آخر میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ مثلاً آگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے ہم اس تخلیق سے قیہ اور تخریب کے دونوں کام لے سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

”معرفة حديد (الوہاء حات) لفلز کما لودان میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد ہیں۔“ (سورہ الحديد آیت 25)

گہرائی لوہے سے جہاں انسانی فلاح و بہبود کے لیے بڑی معشیتیں تیار کی جاتی ہیں۔ وہاں اس دھات کو تخریب میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور کیا چار پا ہے۔ یعنی یہی صورت کائنات میں موجود ہر اس شے کی ہے۔ جس پر قدرت نے ہمیں اختیار دیا ہے۔ انسان کے اندر کام کرنے والی ساری صلاحیتوں کا دار و مدار ذہن پر ہے۔ ذہن کی طاقت ایسے ایسے کارنامے انجام دیتی ہے۔ جہاں شعور بھی ہر اس اوزار و خوف زدہ نظر آتا ہے۔

انسان کی دریافت کا یہ کتنا بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے ایک معمولی ذرہ اہلک کو اتنا بڑا اور جد سے دیا کہ اس ایک اہلک سے لاکھوں نامیں ضائع ہو چکی ہیں۔ جس طرح کائنات کی ہر تخلیق میں جلی اور پھشیدہ طاقتوں کا ایک سمندر موجزن ہے اور ان ساری طاقتوں کی اصل روشنی ہے۔

اللہ نور السموات والارض

عملیات اور تعویذات میں بھی روشنی کام کرتی ہے چونکہ انسان اشرف المخلوقات

ہے۔ اس لیے روشنی ہر اس کو تصرف کا اختیار دیا گیا ہے۔ تعویذ کے خانوں میں جو روشنیوں کام کرتی ہیں وہ ذہن انسانی کے تابع ہیں۔ لیکن یہ بات بہت زیادہ غور طلب ہے کہ کسی بھی عمل کے صحیح نتائج اس وقت سامنے آتے ہیں جب ہماری صلاحیتیں، دلچسپی اور یکسوئی ایک جگہ مرکوز ہو۔ یکسوئی حاصل نہ ہونے کی وجہ سے روشنیوں بکھر جاتی ہیں۔

یہی حال تعویذات کے خانوں میں لکھے ہوئے ہندسوں کا بھی ہے۔ کوئی عامل جب تعویذ لکھتا ہے تو وہ اپنی پوری صلاحیتوں کو روپ عمل لا کر اپنی ماورائی قوتوں کو حرکت میں لے آتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

بِأَنحَالِ شَيْءٍ خَلَقْنَا بِقَلْبِهِ

”معرفة ہر چیز کو معین مقدار سے پیدا کیا ہے۔“ (سورہ فرقہ 146)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ

”ہر چیز کے خزانے معارف ہاں میں اور ہر معین مقدار میں ہر چیز کو نازل کر سکتے ہیں۔“ (سورہ جبر آیت 21)

تعویذات کے اندر لکھے ہوئے ہندسے بھی اس قانون کے پابند ہیں۔ پیراناہمل علوم کی زد سے یہاں ہر چیز مثلث Triangle اور دائرہ Circle کے تانے بانے میں بنی ہوئی ہے۔ فرق یہ ہے کہ کسی نوع کے اوپر دائرہ غالب ہے اور کسی نوع کے اوپر مثلث غالب ہے۔ مثلث کا ظہور نام آپس (Time Space) کی تخلیق کرتا ہے۔ اور جس نوع پر دائرہ غالب ہوتا ہے۔ وہ مخلوق لطیف اور ماورائی کہلاتی ہے۔ جو ہمیں نظر نہیں آتی جیسے جنات اور فرشتے، انسان چونکہ اشرف المخلوقات اور اللہ تعالیٰ کی بہترین مہضت ہے۔ اس لیے وہ چاہے تو خود کو مثلث کے دباؤ سے آزاد کر کے دائرہ میں قدم رکھ سکتا ہے۔ جیسے ہی وہ دائرہ کے اندر قدم رکھ دیتا ہے۔ اس کے اوپر جنات کی دنیا اور فرشتوں کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ یہی دائرہ اور مثلث تعویذ میں ہندسے بن کر عمل کرتے

ہیں۔ جو نقطہ سے شروع ہو کر ۹ (نو) کے ہندسے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اب ہم شلٹ، دائرہ اور نقطہ کی تشریح کرتے ہیں۔

### نقطہ (۰)

ذہن میں ایک نقطہ ہوتا ہے اس میں کوئی لمبائی چوڑائی نہیں ہوتی بلکہ وہ نقطہ کے تصور کی اصل ہے۔ جب کسی طاقت کو یا کسی عمل کو مضاعف کرنا ہو (مضاعف کرنے سے مراد یہ ہے کہ طاقت یا کسی عمل کی طاقت کو دو گنا، تین گنا، دس گنا کرنا یا ایک لاکھ گنا یا اس سے بھی زیادہ گنا کرنا ہو) تو ایسی صورت میں سیدھی طرف ایک نقطہ لکھتے ہیں۔

### ایک کا ہندسہ (۱)

اگر یہ طاقت کسی چیز کو کمزور کرنے کے لیے استعمال کی جائے تو ایک لکیر اوپر سے نیچے کی طرف یعنی ایک کا ہندسہ (۱) استعمال کیا جاتا ہے۔

### دو کا ہندسہ (۲)

اگر اس طاقت کو قویہ اور تیز دھنوں کے لیے استعمال کیا جائے یعنی معز و ختم کرنے کے لیے اور مفید کو تحقیق کرنے کے لیے تو اس لکیر (۱) یعنی ایک کے ہندسے کو دائیں طرف اوپر کی سرے میں نصف دائرہ بنایا جاتا ہے۔ اس سے دو (۲) کا ہندسہ بن جاتا ہے۔

### تین کا ہندسہ (۳)

اگر بہت ساری چیزیں لفظ ہیں۔ ان کو مٹانا ہے اور صرف ایک کو مفید میں تحقیق کرنا ہے تو دو نصف دائرے سیدھی لکیر یعنی ایک کے ساتھ شامل کر دیے جائیں تو یہ تین (۳) کا ہندسہ بن جائے گا۔

### چار کا ہندسہ (۴)

اگر ایک خط کو حذف کرنا اور دوسری بہت سی مفید طاقتیں تحقیق کرنی ہیں تو الف کسورہ

اور نصف دائرہ کو ایک کے ہندسے میں ملائیں۔ یہ چار کا ہندسہ بن جائے گا۔

### پانچ کا ہندسہ (۵)

اگر صرف مضرت رساں حالات پیش نظر ہیں اور صرف مشکلات ہی مشکلات درپیش ہیں۔ یعنی غامضی دنیا سے حوادث پے در پے متعہ ہو رہے ہیں اور تسلسل کے ساتھ آرہے ہیں۔ تو آنے والے واقعات کو روکنے کے لیے دورانے ذہن کی طاقت استعمال کرنی پڑے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا۔ دو نصف دائروں کو اس طرح ملا دیا جائے جس میں شلٹ نمایاں ہو۔ یہ پانچ (۵) کا ہندسہ بن گیا

### چھ کا ہندسہ (۶)

اگر ذہن کے اندر قبیر کی صلاحیتیں معطل ہیں تو ان کو حرکت میں لانے کے لیے ایک (۱) کے ساتھ بائیں طرف اوپر کی حصہ پر نصف دائرہ کا اضافہ کر دیں گے۔ یہ چھ کا ہندسہ بن گیا۔

### سات کا ہندسہ (۷)

مشکلات و ناسازگار حالات میں اگر طبیعت اختراع کر رہی ہے۔ اور انسان کام کرتے کرتے صحیح کام کو خود ہی بگاڑ دیتا ہے یا کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے کہ اس کے مفید نتائج نہ نکلیں تو اس کے لئے دو خط استعمال ہوتے ہیں۔ ایک سیدھا اور ایک آڑا، دونوں کو ملایا جائے تو سات (۷) کا ہندسہ بن جائے گا۔ اس سے ذہن کی تخریبی حرکات، اشتعال اور جاتی کے رد و ثبات مسدود ہو جاتے ہیں۔

### آٹھ کا ہندسہ (۸)

تخریبی حرکات، اشتعال اور جاتی کا رجحان اور اس قبیل کی دوسری چیزیں اگر ماحول سے آ رہی ہیں۔ اور طبیعت ان کا اثر قبول کرنے پر اس لئے مجبور ہے کہ وہ ماحول کی پابند ہے اس قسم کے آنے والے بیرونی حملوں کو روکنے کے لیے۔ دو آڑے خط استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے آٹھ (۸) کا ہندسہ وجود میں آتا ہے۔

### مثالث

گھر میں یا درمیانِ حجرِ حبی آجائیں۔ ان کو شتم کرنے کے لیے تین آڑے خطا تو بی میں لکھے جاتے ہیں۔ جو ثلث شکل اختیار کر لیں گے۔ اسلاف سے ورثہ میں ملی ہوئی بیماریاں، بری عادتیں شتم کر کے قیصر مقرر ہو تو اس ثلث میں ایک نقطہ (۰) لگا دیا جاتا ہے۔ اور ان حجرِ حبی اور ثلث کے علاوہ آسمانی ہائیں، آسب گیس، ہوا کے ذریعے جراثیم، مہلک مسموم، وہابی لہریں وغیرہ وغیرہ کی روک تھام ہو جاتی ہے۔

خون میں سقم واقع ہو جائے۔ کینسر لاحق ہو جائے تو ایک سیدھی کیر یعنی ایک (۱) کے اوپر کی سرے کو کھانے ہوئے نصف شک ثلث بنا دیا جاتا ہے۔ یہ کینسر اور کینسر کے قبیل کے دوسرے امراض کا شافی علاج ہے۔

### نو کا ہندسہ (۹)

اسب رو گیا نو کا ہندسہ ۹ کا ہندسہ چھٹی ہوئی چیزوں اور وسائل معلوم کرنے کے لیے یعنی روپیہ، ضروریات کی چیزیں، کھانے، پینے کی چیزیں حاصل کرنے کے لیے کی طرح بیروں سے لکھا جاتا ہے۔ مثلاً کاندھ کے اوپر دھات کی الواح کے اوپر، ہرن کی جھلی کے اوپر، بیجوت پتر کے اوپر، کھال کے اوپر، ہڈی کے اوپر، یکساں سطح کے اوپر، گولائی کے اوپر، ناخن کے اوپر، سونے چاندی اور انگوٹھی میں گھیندے کے اوپر، جو مسائل سمجھ میں نہ آئیں ان کو حل کرنے کے لیے بھی ۹ کا ہندسہ استعمال ہوتا ہے۔ جو امراض بہت وسیعہ ہوں۔ ان کو دفع کرنے کے لیے بھی نو کا ہندسہ لکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر پانچ پن، مرگی، مائیکل، لیا، ماہی، داساس کتزی، کندھائی کو دور کرنے اور حافظہ بحال کرنے میں ۹ کا ہندسہ عجیب و غریب صفات کا حامل ہے۔ ۹ کا ہندسہ غلط تحریکات کو دفع کرتا ہے اور ذہن کے اندر مضمر تحریکات کو ختم دیتا ہے۔ ۹ کا ہندسہ انگوٹھی عملیات و طلسماتی دنیا میں مشہور و معروف ہے کہ یہ انگوٹھی رطل سے مضمر اثرات کو ختم کرتی ہے اور حلال کے کاموں میں رکاوٹوں کو ختم کر کے اس کی زندگی میں استحکام پیدا کرتی ہے۔

### قرآن کریم کے سائنسی اثرات

ہم لوگ مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھتے ہوئے قرآنی آیات پڑھ کر دُعا کرتے ہیں تو اس کا اثر ہوتا آج کا دور ایسی ہے اور سائنس دان ہر بات پر تحقیق کرتے ہیں۔ قرآن کے براہِ راست شیطانی اثرات سے کوئی بچ کر نہیں۔ آپ سب نے دُعا کی قوت تو آزمائی ہوگی۔ جب بھی کوئی بزرگ مرشد، دوست یا مریش خود کلام الہی پڑھ کر دُعا کرتا ہے تو براہِ راست اثر ہوتا ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ آواز کی گونج "یکو" انتہائی طاقتور ہوتی ہے۔ اس سے پیاز تک اڑ سکتے ہیں۔ اسی "یکو" کو استعمال کر کے قلب میں گردے اور پتے کی پتھریاں تک توڑ کر نکال دی جاتی ہیں۔ چھوٹے اور محدود پیمانے پر گونج کو استعمال کیا جاتا ہے۔ قلب کی شریانوں کی بیکٹیریائی رسولیوں کا علاج بھی اس سے کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر احمد قاضی اور ان کے ساتھیوں نے قرآن کی قرات کے اثرات کا تجربہ پر مطالعہ کیا ہے۔ جن لوگوں کو ہائی گلیڈ پر پیش قدمی قرآن پاک سننے سے کم ہو گیا۔ دل کی رفتار تیز تھی وہ بتدریج صحیح ہو گئی اور چلتے چلتے صحیح سمجھے ہوئے مہرے کی بات ہے کہ قرآن کے اثرات کا صرف مسلمانوں پر ہی اثر نہیں ہوا بلکہ غیر مسلموں پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوئے۔ "ال م" (الم) کی گونج دل کو متاثر کرتی ہے جبکہ "یٰسین" کی گونج دماغ کے چھ ذریعہ گھینڈ کو متاثر کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ خاموشی سے تلاوت کی بجائے بلند آواز میں تلاوت کی ہدایت فرمائی۔ حضور ﷺ نے خاموش تلاوت اور بلند آواز میں قرات قرآن کا مقابلہ عطر کی بند اور کھلی شیشی سے فرمایا کہ خوش الحان قاری کی آواز تلاوت عطر کی کھلی شیشی والی خوشبو جیسی ہوتی ہے۔

جس طرح ایک اچھا بول کی تسکین اور صحت کا ذریعہ ہے بالکل اسی طرح ایک بُرا



بول غمخت اور کراہت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ایک لمحہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ آپ کے وظائف اور آیات کا تکرار کیا اثر کرتا ہے۔ تو انہوں نے اس لمحہ کو نہ اٹھایا کہا جس سے لمحہ کو ختم کیا۔ کہنے لگا میں نے آپ سے سوال کیا اور آپ نے مجھے گالی دی ہے تو اس بزرگ نے فرمایا۔ گالی کے الفاظ ہی تو ہیں ان کا اتنا اثر کیسے ہوا کہ تیرے تن بدن میں آگ لگ گئی ہے۔ بالکل یہی کیفیت ایک دھپنے کے اثرات کی ہے۔ ڈاکٹر بیلول پاول آسٹرا لوجسٹ (حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھا) کہتا ہے کہ قرآن پاک الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک خاص انرجی اور طاقت کا بیڑا ہے۔ یہ طاقت نہ صرف پڑھنے والے کے اندر منتقل ہوتی ہے بلکہ یہی طاقت اس کے قریب بیٹھے والوں کو بھی گھیر لیتی ہے۔ آج بھی بے شمار لوگ قرآن کے فیض سے اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ قرآنی آیات سے علاج اور مسائل کے حل کے لئے ہماری کتاب ”فیضان القرآن“ کا مطالعہ فرمائیں۔

مرچو

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما

شائع کردہ:

انٹرنیشنل انشٹی ٹیوٹ آف روحانیل سائنسز جو علی گٹھا

ملنے کا پتہ

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان (درہنہ)

اسلام نگر جو علی گٹھا ضلع اڈاکاڑہ

www.roohaniyat.com

+92-44-4774734 +92-44-4008534

قیمت مبلغ = 200 روپے علاوہ ڈاک خرچ

کا کتابی شفا کی انرجی رکھی (تبادلہ طریقہ علاج) جو جسمانی، روحانی، جینی اور نفسیاتی امراض کے لیے پوری دنیا میں جاری و ساری ہے۔ جو ساری رکھی ہینگ پر اردو میں پہلی جلد لکھانی تصنیف

رکھی ہینگ کورس

انافات

حکیم غلام سرور شہاب

رکھی کرینڈ ماسٹر

پریشان

ہونے کی ضرورت نہیں

آپ پٹنا نوم کی تعلیم حاصل کر کے

ہزاروں روپے کمائیں گے۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیرانا رمل سائنسز

میں روحانی سائنس کا علم سرور شہاب کی زیر سرپرستی پٹنا نوم کی مکمل تعلیم اور مناسب عملی تربیت کا معقول انتظام ہے۔ شاہکین خواتین اور حضرات پٹنا نوم سکے کو روحانی اور نفسیاتی مریضوں کا کامیاب علاج اور قلبی، کاروباری، ازدواجی اور شخصیت کے مسائل بھی پٹنا نوم کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔ پٹنا نوم کے ذریعے ڈپریشن، مایوسی، اداوی، شرمیلان، احساس کمتری اور عادات بد سے چھکارا حاصل کیا جاسکتا ہے علاوہ از ہی شہرت و عزت اور دولت حاصل کر کے باوقار زندگی گزار سکتے ہیں۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی الفاظ آنا ضروری ہے۔

پرنسپل: غلام سرور شہاب

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیرانا رمل سائنسز

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان

معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0333-6974734 0300-4967412

کیا آپ کامیاب روحانی معالج بننا چاہتے

تاکہ ہدایت سے بے نیاز ہو کر روزانہ ہزاروں مریضوں کا کامیاب علاج کر سکیں۔ تو آج ہی دنیا کے دیگر تمام طریقہ ہائے علاج سے زیادہ قوی الٹرا سونک الٹرا سونک الٹرا سونک کامیاب ترین طریقہ علاج

سپر چوئل ہیپنگ انرجی

کورس کر لیں۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیرانا رمل سائنسز

میں روحانی سائنس کا علم سرور شہاب کی زیر سرپرستی سپر چوئل ہیپنگ انرجی کورس کر لیا جاتا ہے۔ سپر چوئل ہیپنگ کا علم آپ کو فاسٹ کیا جاتا ہے جس کے لئے کسی چلے، دھپنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی لمبے چڑے عملیات پر مبنی کی ضرورت نہ روزانہ ہدایت کی ضرورت، ایک مرتبہ جب آپ یہ سائنس کا علم حاصل کر لیں گے تا حیات آپ کے پاس رہے گا نہ اسے کوئی جھین سکا ہے نہ اس میں کمی ہوتی ہے نہ کسی قسم کی رجعت بلکہ جوں جوں وقت گزرے گا علم کی طاقت بڑھتی جائے گی۔ اس علم سے آپ بدن انسانی میں پیدا ہونے والی تمام امراض کا باسانی کامیاب علاج کر سکیں گے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی الفاظ آنا ضروری ہے۔

پرنسپل: غلام سرور شہاب

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیرانا رمل سائنسز

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان

معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0333-6974734 0300-4967412

## کائناتی انرجی

### رِکی (Reiki)

رِکی دو جاپانی الفاظ کا مرکب ہے "رے" اور "کی" کے معنی یونیورسل یاور کاڈ پاور، اللہ کی طاقت اور "کی" انسانی پاور۔ جب یہ دونوں قوتیں ملتی ہیں تو رِکی وجود میں آتی ہے۔ رِکی دوسرے طریقہ ہائے علاج سے مختلف ہے دوسرے طریقوں میں مشقت اور دہائیات پر عمل کرتا پڑتا ہے۔ جبکہ "رِکی" صرف دہائیات پر مشتمل ہے اور باقی کام آپ خود پہ خود کرتے رہتے ہیں۔ کائناتی انرجی کو "رِکی ماسٹر" ایک خاص طریقہ سے دوسروں کو ٹرانسفر کرتا ہے تو ان میں مہلک پاور (شفا بخشی کی طاقت) آجاتی ہے۔ جس سے رِکی تھلز انسانوں، جانوروں، نبات کی تمام تہیاریوں کا علاج کر سکتا ہے۔ رِکی طریقہ علاج پوری دنیا میں مشہور اور کامیاب طریقہ علاج ہے۔

### انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

میں روحانی کارغلام سرور شہاب کی زیر سرپرستی رِکی کو سکھایا جاتا ہے۔ یعنی رِکی کا علم ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔

جواب طلب امور کے لئے جوائی افادہ نام ضروری ہے۔

پرنسپل: غلام سرور شہاب

### انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

### اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان

معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0333-6974734 0300-4967412

## رِکی (Reiki)

مغربی اور یورپی ممالک میں ہمیں انگریزی ادبیات کی طرف لگا رکھا ہے لیکن خود نیچر کی جانب بڑھ رہا ہے جبکہ عالمی سطح کے دوا ساز ادارے محض اپنی ادبیات کی فروخت کے لئے ایسی مصنوعات مارکیٹ میں لا رہے ہیں۔ جو انسان کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بن رہی ہیں، ایسی صورت حال میں انسان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ وہ فطرت کی طرف لوٹ جائے۔ ان طریقوں میں رِکی ایک نہایت ہی ممتاز اور منطقی طریقہ علاج ہے جو فطرت کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرتا ہے۔ رِکی کے ذریعے کائناتی توانائی کو ہاتھوں اور تصور کے ذریعے انسانی جسم میں منتقل کیا جاتا ہے۔ رِکی کے ذریعے ان تمام امراض کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ جن کے سامنے دیگر طریقہ ہائے علاج بے بس ہیں۔ رِکی ایک تیسری اور ثبت توانائی ہے جس کے منہرے اصول انسان کو اعلیٰ ظرف اور نیک سیرت بنا دیتے ہیں۔

### انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

میں روحانی کارغلام سرور شہاب کی زیر سرپرستی رِکی کو سکھایا جاتا ہے۔ یعنی رِکی کا علم ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔

جواب طلب امور کے لئے جوائی افادہ نام ضروری ہے۔

پرنسپل: غلام سرور شہاب

### انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

### اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان

معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0333-6974734 0300-4967412

### چمپا پاور کورس

چمپا پاور کورس میں سات خاص قسم کی مشقوں کی عملی تربیت دی جاتی ہے جس سے مندرجہ ذیل کام حاصل ہوتے ہیں

- 1۔ روزانہ پانچ منٹ کی مشق سے گردوں پر توانائی کا بہاؤ متوازن ہو جائے گا اور آپ گردوں اور پیشاب کی دیگر تکالیف سے محفوظ رہیں گے۔
- 2۔ ذہنی صلاحیتیں اور سوچنے کی قوتیں بیدار ہوتی ہیں۔ اس سے پھرے کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے اور جھریاں ختم ہو جاتی ہیں اور بڑھی ہوئی عمر میں بھی چہرہ شاداب رہتا ہے اور نسوانی حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔
- 3۔ اس مشق سے جنسی قوت میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً نہ کویت ملتی ہے۔
- 4۔ اس کے ذریعے ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ہر گھنٹی ہوئی ہوئی چیز آسانی سے ذہن نشین ہو جاتی ہے۔
- 5۔ یہ عمل بھی پانچ منٹ کا ہے اس سے ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
- 6۔ اس مشق سے مجسمہ دوں کو تقویت ملتی ہے۔ سانس کے مراکزوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

7۔ پانچ منٹ کی یہ مشق ہر طرح کے ذہنی تھکاؤ، تھکن اور اعصابی کھچاؤ کے لئے مفید ہے اس کے ذریعے آپ اپنے اندر دینی توانائی اور کام کرنے کا نیا جوش و ولولہ محسوس کریں گے۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز  
میں روحانی سکالر غلام سرور شہاب کی زیر سرپرستی چمپا پاور کورس کرایا جاتا ہے۔  
پرنسپل: غلام سرور شہاب

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز

0333-6974734 0300-4967412

روحانیات کی تعلیم اور ترویج کے لیے  
پیشہ ورانہ اور غیر پیشہ ورانہ سطح پر

## رہنما میلنگ کورس

از انوارات

محمد امجد شہاب

رہنما گریڈ 1 سٹر

شائع کردہ

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پیرانارمل سائنسز، روحانی سکالر

قیمت: مبلغ = 200 روپے

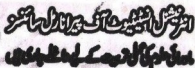
ملنے کا پتہ

اورہ فیضانِ روحانیہ پاکستان (ب) علامہ امجد شہاب، روحانی سکالر

www.roohaniyat.com

+92-66-4774734 +92-66-4066234

E-mail: ghulam.sarwarshahab@hotmail.com

[illegible]

رہی کہ اگر آپ اعلیٰ سائنس کے طالب علم ہیں تو آپ کو بھی یہی علم ملے گا کہ اس کا سبب صرف طلاق ہے۔

[illegible]

**چنانچہ** کے اور بے دماغی اور گھٹیا طبی امراض کا کامیاب علاج کیا جا سکتا ہے۔ طبی نگاہوں میں لازماً طبی اور فحشیت کے مسائل بھی چنانچہ کے ارسلے مل کے ہاتھ میں ہیں۔

[illegible]

اصطلاحاً ایک قوم پر مبنی ملک ہے جسے دو یا انکے سے زیادہ ملکوں کے طور پر پارٹی یا ایجنسی تسلیم کیا جاتا ہے اور اقوام  
 کے درجہ پر مبنی ملک کا نام ہے۔

پہلے پادری ایک اور قسمی طاقت ہے جس سے صرف پادریوں کے ہاتھ میں ہے۔ گناہ سے روکنا اور ان کی اصلاح کرنا ہے۔  
دیکھو اور علیٰ غلہ کے کوڑے بھی بہت جلدار ہمارے گناہ کے ہیں۔

۴۱  
 علامہ رشاد  
 اعظمی ریسرچ اینڈ اینالائزنگ  
 ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ  
 0333-6974734 0300-4967412 OR Visit: www.roshanayat.com

مادرائی علوم پر جامع اور اخلاقی تصنیف کے خالق کو مبارک ہو  
جسویں رنگی ماہر، سیریل ملر لکچرار ہے، ماہر جاسٹ جج قاضی عبدالملک  
قاضی، چیف جسٹس ہمدرد قاضی محمد سیال سے تحریر فرماتے ہیں

[illegible][illegible][illegible]

قاری عبدالملک

قادر، چشتی، سپہرودی، قلندر  
قاری دینہ منشا، چوک گھاس منڈی، جہان سوزی گلی۔ ساہیوال

0321-6912294 موبائل



## معروف روحانی مکتبہ طائفہ حکیم غلام اسرار شہاب کی تصانیف



ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان (مرکز) اسلام نگر، حویلی کھٹیا ضلع اوکاڑہ پنجاب

فون: +92-0333-6974734، +92-0300-4967412

Website: [www.roohaniyat.com](http://www.roohaniyat.com)